عمران سیریز
بلیک ماسک
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ سنیک کلرز سلسلے کا نیا اور مکمل ناول "بنیک ماسک" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس بار سنیک کلرز کے جوانا اور ٹائیگر دونوں پر اس قدر تابڑ توڑ اور خوفناک قاتلانہ حملے شروع ہو گئے کہ ان کے بچ جانے کا سکوپ کم سے کم ہوتا چلا گیا اور پھر چند غنڈوں اور بدمعاشوں کے منظم گروہوں نے عمران کو بھی سنیک کلرز کے ساتھ ساتھ اپنے نرغے میں لے لیا تو عمران جیسا شخص بھی ان عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں کے ہاتھوں زچ ہو کر رہ گیا۔ خوفناک جسمانی فائٹس، قتل و غارت اور بدمعاشوں اور غنڈوں سے سنیک کلرز کی خوفناک لڑائیوں اور انتہائی تیز رفتار ایکشن کے ساتھ ساتھ لمحہ بہ لمحہ اور ہر سطر پر پھیلے ہوئے اعصاب شکن سسپنس نے اس ناول کو نہ صرف منفرد بنا دیا ہے بلکہ سنیک کلرز کی ایسی صلاحیتیں بھی پہلی بار سامنے آئی ہیں جو آپ کے لئے بھی حیرت کا باعث بن جائیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گا۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے اور حسب روایت ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

خان پور کٹورہ سے این۔ اے۔ بزمی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا

مستقل قاری ہوں۔ "جیوش چینل" واقعی اچھوتا ناول ثابت ہوا ہے کیونکہ اس میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیلیوں سے جنگ کرنے کے لئے فلسطینیوں سے بے حد کم مدد لی ہے۔ اسرائیل کے سلسلے کے ناول ہمیں بے حد پسند آتے ہیں۔ اس لئے ہماری درخواست ہے کہ آپ اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں"۔

محترم این۔ اے بزمی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ اسرائیل کے سلسلے کے ناول نہ صرف آپ کو بلکہ تقریباً تمام قارئین کو بے حد پسند ہیں اور آپ سمیت تقریباً سب کی یہی فرمائش ہوتی ہے کہ اس سلسلے کے زیادہ سے زیادہ ناول لکھے جائیں لیکن یہ بات تو آپ بھی جانتے ہوں کہ یکسانیت بہرحال بوریت کا باعث بن جاتی ہے۔ اس لئے ان کے درمیان وقفہ دیا جاتا ہے اور دوسرے سلسلوں پر ناول لکھے جاتے ہیں۔ پھر بھی میں کوشش کروں گا کہ اس بار یہ وقفہ زیادہ طویل ثابت نہ ہو۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سرگودھا سے محمد اسلم شاہد لکھتے ہیں۔ "ہم آپ کے بہت ہی پرانے قاری ہیں۔ کافی عرصے سے میجر پرمود اور کرنل فریدی عمران کے ساتھ کسی مشن میں اکٹھے نہیں ہوئے۔ اس لئے عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود پر کوئی مشترکہ اور خاص نمبر جلد از جلد لکھیں"۔

محترم اسلم شاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے بہت پرانے قاری کے الفاظ لکھ کر آثار قدیمہ کی یاد دلا دی ہے کہ جیسے میں صدیوں سے لکھ رہا ہوں اور آپ بھی صدیوں سے پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ بہرحال آپ کے اس خلوص اور محبت کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ میجر پرمود، کرنل فریدی اور عمران کا مشترکہ سلسلہ ظاہر ہے خاصا ضخیم بن جائے گا اور ان دنوں مہنگائی نے ایسا ناطقہ بند کر رکھا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ پورے عمران کی بجائے آدھے عمران پر ناول لکھا جائے تاکہ ناول قارئین کی قوت خرید سے باہر نہ ہو سکے۔ بہرحال آپ کی فرمائش سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد آپ کی فرمائش پوری کر سکوں۔ آئندہ بھی آپ کے خط کا منتظر رہوں گا۔

جلال پور پیروالہ ضلع ملتان سے محمد ساجد مغل لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا گذشتہ کئی سالوں سے خاموش قاری ہوں۔ آپ کے روحانیت پر لکھے گئے ناول بے حد پسند آتے ہیں۔ اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں تاکہ ماڈرن نسل کو اسلام کی شان اور حقانیت کے بارے میں معلوم ہو سکے۔ کیونکہ آپ کا طرز تحریر اس قدر دلکش ہوتا ہے کہ بڑے بڑے پیچیدہ مسائل بھی آپ چند لفظوں میں سمجھا دیتے ہیں اور ذہن پر کوئی بوجھ بھی نہیں پڑتا۔ ویسے آپ خود بھی شاید روحانیت کی طرف زیادہ مائل ہوتے جا رہے ہیں کہ اب آپ کے ناولوں سے ایکشن اور مزاح کی چاشنی ختم ہوتی جا رہی ہے"۔

محترم ساجد مغل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد

شکریہ۔ روحانیت پر لکھے گئے ناول قارئین کے تقریباً تمام طبقوں نے بے حد پسند کئے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ اس سلسلے کو جاری رکھا جا سکے۔ جہاں تک ناولوں میں ایکشن اور مزاح کی کمی کی بات ہے تو اصل بات یہ ہے کہ عمران اب ذہنی طور پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بالغ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے اب وہ ایکشن کو تماشہ سمجھنے لگ گیا ہے اور مزاح کی کمی دراصل ٹمپو کی تیزی کی وجہ سے محسوس ہوتی ہے۔ اب آپ خود بتائیں کہ انتہائی تیز رفتار ٹمپو کے دوران اگر اچانک مزاح شروع ہو جائے تو آپ شاید کتاب کو ہی بند کر دیں اور سست ٹمپو پر تو کتاب ویسے ہی بند کر دی جاتی ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی یہ شکایت دور ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

رانا ہاؤس کے بیرونی برآمدے میں جوانا ایک کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اسے یہاں اسی حالت میں بیٹھے ہوئے کافی دیر گزر گئی تھی۔ جوزف اس دوران کئی بار اس برآمدے سے گزرا اور ہر بار اس نے جوانا کو اسی حالت میں ساکت و جامد بیٹھے ہوئے ہی دیکھا۔

"کیا بات ہے جوانا۔ کیا سوچ رہے ہو"...... آخر جوزف سے نہ رہا گیا تو اس نے رک کر پوچھ ہی لیا۔

"کچھ نہیں بس ویسے ہی بیٹھا ہوں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے مسکرانے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ زبردستی مسکرا رہا ہے۔

"کیا ایکریمیا یاد آ رہا ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی سمجھ لو"...... جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر باس سے چھٹی لے کر چلے جاؤ اور دو چار ہفتے وہاں گزار آؤ"...... جوزف نے کہا۔

" اب میں وہاں جا کر کیا کروں گا"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا۔ کیا ایکریمیا بدل گیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" نہیں۔ ایکریمیا تو اب بھی ویسا ہی ہے البتہ میں بدل گیا ہوں۔ اب نہ میں شراب پیوں گا نہ کسی کو ٹیڑھی نظر سے دیکھنے پر اس کی گردن توڑ سکوں گا۔ پھر وہاں جا کر میں کیا کروں گا"...... جوانا نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم پر آج بوریت کے دیوتا کا اثر ہو گیا ہے"...... جوزف نے پاس پڑی ہوئی کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" جوزف میں سوچ رہا ہوں کہ یہاں میں کیوں رہ رہا ہوں۔ کیوں اپنا وقت اور اپنی زندگی ضائع کر رہا ہوں۔ ماسٹر اب کئی کئی ماہ ادھر کا رخ نہیں کرتا۔ پھر تم اور میں سارا دن یہاں بیٹھے مکھیاں مارتے رہتے ہیں۔ آخر یہ کیا زندگی ہے"...... جوانا نے اس بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں زندگی گزارنے کے لئے باس نے کبھی روکا تو نہیں۔ کار تمہارے پاس ہے۔ رقم بھی یہاں وافر مقدار میں موجود ہے اور کوئی حساب لینے والا بھی نہیں ہے جاؤ اور جا کر جو کرنا چاہتے ہو کرو"۔

جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہی تو اصل مسئلہ ہے۔ نجانے ماسٹر نے کیا جادو کر دیا ہے۔ اب کہیں جانے اور کچھ کرنے کو دل بھی نہیں چاہتا۔ سنیک کلرز والا ایک مشن مکمل کیا تھا زندگی میں کچھ لطف آنے لگا تھا لیکن اب اس سے بھی گئے"...... جوانا نے کہا۔

" تم نے بھی تو اگلی پچھلی ساری کسر اکٹھی نکالنی شروع کر دی تھی۔ یہ ایکریمیا نہیں ہے پاکیشیا ہے۔ یہاں اس طرح کا قتل عام پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ چاہے قتل ہونے والے غنڈے اور بدمعاش ہی کیوں نہ ہوں"...... جوزف نے کہا۔

" تم یہ بتاؤ کہ کیا تم یہاں اس زندگی سے مطمئن ہو۔ کیا تمہیں افریقہ اور اس کے جنگل یاد نہیں آتے"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

" غلام اپنے آقا کے تابع ہوتے ہیں اور آقا کا اطمینان غلام کا اطمینان ہوتا ہے۔ جب میں نے باس کو آقا تسلیم کر لیا ہے تو اب اس کے ہر حکم کی تعمیل ہی مجھ پر فرض ہے اور چونکہ آقا کا حکم ہے کہ میں یہاں رہوں اس لئے میں یہاں رہ رہا ہوں۔ افریقہ اور جنگل بھی مجھے اس وقت اچھے لگتے ہیں جب باس ساتھ ہو ورنہ نہیں"۔ جوزف نے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

" کاش میں بھی تمہارے جیسا ہوتا۔ بہرحال اب میں سوچ رہا ہوں کہ یا تو یہاں سے چلا جاؤں اور ویسے ہی دنیا میں گھومتا رہوں یا پھر

ماسٹر سے کہوں کہ وہ مجھے گولی مار دے"...... جوانا نے کہا۔
" سنو۔ مجھے احساس ہے کہ تم کیا سوچ رہے ہو اور اس میں
تمہارا قصور بھی نہیں ہے۔ مسلسل بے کاری کے ساتھ اگر ذہنی طور
پر اطمینان نہ ہو تو پھر ایسے ہی اثرات ہوتے ہیں۔ بہرحال تم فکر
مت کرو میں ابھی تمہیں ٹھیک کر دیتا ہوں"...... جوزف نے کہا۔
" کیا کوئی پراسرار عمل کرو گے"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔
" پاکیشیا میں ایسے علاقے موجود ہیں جہاں گندے پانی کے
جوہڑوں کے دیوتا شوشو کا اثر قائم ہے۔ اگر تم ان علاقوں کی صفائی
شروع کر دو تو تمہیں اس بوریت سے نجات مل جائے گی"۔ جوزف
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" گندے پانی کے جوہڑ، شوشو دیوتا، صفائی۔ کیا مطلب ہوا
تمہاری بات کا"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" چلو میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں۔ دارالحکومت کے شمال
مغرب میں ایک علاقہ ہے جسے ٹاگورا کہا جاتا ہے۔ یہ علاقہ خاصا بڑا
ہے۔ اس پورے علاقے میں بظاہر تو عام سے مکان ہیں اور متوسط
طبقے کے لوگ رہتے ہیں لیکن اس علاقے کے بیشتر گھروں میں ہر قسم
کا گندہ کام ہوتا ہے۔ فحش فلمیں جن سے شہر کے نوجوانوں کے
کرداروں کو یہاں خراب کیا جاتا ہے۔ انہیں لالچ دے کر اور بلیک
میل کر کے ان سے بعد میں جرائم کرائے جاتے ہیں۔ اس طرح
سینکڑوں معصوم نوجوان اس خوفناک چکر میں پھنس کر اپنے آپ کو

اور اپنے خاندانوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ وہاں کے شریف لوگ اس
کے خلاف آواز اٹھانے سے بھی ڈرتے ہیں اس لئے یہ پورا علاقہ
گندے پانی کا جوہڑ بن چکا ہے اور وہاں شوشو دیوتا کا گندہ کام نہ
صرف جاری ہے بلکہ بڑھتا جا رہا ہے۔ تم وہاں جاؤ اور اس علاقے کی
صفائی شروع کر دو"...... جوزف نے کہا اور جوانا کے چہرے پر حیرت
کے تاثرات ابھر آئے۔
" تمہیں اس کے بارے میں کیسے علم ہوا"...... جوانا نے حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا۔
" میں ایک بار وہاں سے گزرا تھا تو میں نے شوشو دیوتا کی بو
سونگھی تھی۔ پھر میں نے ٹائیگر سے بات کی تو ٹائیگر نے میرے کہنے
پر وہاں کا دورہ کیا اور مجھے وہ کچھ بتایا جو میں نے تمہیں بتایا ہے"۔
جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تو تم نے خود اس گندے پانی کے جوہڑ کی صفائی کیوں نہ کی"۔
جوانا نے کہا۔
" میں نے باس سے کہا تھا لیکن باس نے مجھے منع کر دیا۔ اس نے
مجھے کہا کہ رانا ہاؤس کو اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا اس لئے میں خاموش
ہو گیا"...... جوزف نے جواب دیا۔
" ٹائیگر نے وہاں کام کیا"...... جوانا نے پوچھا۔
" نہیں۔ ٹائیگر کے ذمے بھی باس نے ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے اور یہ
علاقہ اس کی ڈیوٹی میں نہیں آتا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن وہاں یہ سب کچھ کون کرا رہا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ٹائیگر کے مطابق ناگورا علاقے میں ایک ہوٹل ہے جسے شرفو کا ہوٹل کہا جاتا ہے۔ اس ہوٹل کا مالک شرفو کسی کالو بدمعاش کا نمائندہ ہے۔ اس کالو نے یہ سب کچھ وہاں شروع کرا رکھا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"تو اس کالو کی گردن توڑنے سے صفائی ہو جائے گی"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ کالو تو بس ایک مہرہ ہو گا۔ اس کی سرپرستی دارالحکومت کا کوئی بڑا بدمعاش کر رہا ہے لیکن وہ سامنے نہیں آتا۔ اصل مسئلہ اس گروہ کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کرنا ہے۔ ویسے ٹائیگر کا کہنا ہے کہ اس گروہ کا مرکزی کردار کوئی راجہ نامی بدمعاش ہے لیکن یہ راجہ بڑے ہوٹلوں یا کلبوں کا آدمی نہیں ہے اس لئے ٹائیگر اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم نے واقعی درست نشاندہی کی ہے۔ یہ واقعی سنیک کلرز کا مشن بنتا ہے لیکن اب ماسٹر سے اجازت تو بہرحال لینی پڑے گی"...... جوانا نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں باس سے تمہاری بات کرا دیتا ہوں"۔ جوزف نے کہا۔

"کیا تم میرا ساتھ نہیں دو گے۔ تم بھی تو سنیک کلرز کے ممبر ہو"۔ جوانا نے کہا۔

"باس کی اجازت کے بغیر میں رانا ہاؤس نہیں چھوڑ سکتا"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے تم ماسٹر سے میری بات کراؤ"...... جوانا نے کہا تو جوزف اٹھ کر چلا گیا۔ کافی دیر بعد وہ واپس آیا اور آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا ماسٹر نہیں ملا"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ باس فلیٹ پر موجود تھا میں نے اسے تفصیل سے سب کچھ بتا دیا ہے۔ باس نے کہا ہے کہ وہ خود رانا ہاؤس آ رہا ہے پھر بات ہو گی"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان دوپہر اور رات کے کھانے کی خریداری کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد فلیٹ کا دروازہ کھلنے کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سلیمان واپس آگیا ہے اور پھر واقعی سلیمان کے قدموں کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی لیکن عمران یکلخت چونک پڑا کیونکہ سلیمان کی چال میں وہ مخصوص انداز موجود نہ تھا جو اس کی چال کا خاصہ تھا۔ عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائیں اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد سلیمان ہاتھ میں شاپنگ بیگ سنبھالے دروازے کے سامنے سے گزرا۔

"سلیمان"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آرہا ہوں صاحب"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آیا تو وہ خالی ہاتھ تھا۔ ظاہر ہے وہ شاپنگ بیگ

پن میں رکھ کر واپس آیا تھا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے اندر آتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ عمران اسے سر سے پاؤں تک غور سے دیکھتا رہا۔

"کیا ہوا۔ کیا گر گئے تھے۔ چوٹ لگ گئی ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گرا تو نہیں بلکہ گرایا ضرور گیا ہوں۔ ٹانگ پر چوٹ لگی ہے لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے قدموں کی چاپ سن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری چال میں فرق ہے۔ تم ایک پیر کو پوری طرح زمین پر رکھ کر نہیں چل رہے تھے۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا تھا لیکن ہوا کیا ہے۔ کیا یادہ چوٹ تو نہیں لگی۔ دکھاؤ مجھے"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں صاحب۔ بس چوٹ لگی ہے اور ٹانگ کی چوٹ سے زیادہ ل پر چوٹ لگی ہے"...... سلیمان نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی حسینہ عالم نظر آگئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ے کہا۔

صاحب مذاق مت کریں میرا دل رو رہا ہے۔ کاش میں کچھ کر ا لیکن"...... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم واقعی سنجیدہ ہو"...... عمران نے کہا۔
" صاحب میں مارکیٹ سے شاپنگ کر کے واپس آ رہا تھا کہ
سلطانی محلے سے گزرتے ہوئے میرے کانوں میں کسی عورت کے
چیخنے کی آوازیں پڑیں تو میں چونک پڑا۔ میں نے مڑکر دیکھا تو ایک
مکان سے دو ہٹے کٹے بدمعاش نما آدمی ایک نوجوان کو گردن سے پکڑ
کر گھسیٹتے ہوئے باہر لے آ رہے تھے۔ اس کے پیچھے ایک عورت چیختی
ہوئی باہر آئی۔ گلی سے گزرنے والے لوگ بھی رک گئے۔ ارد گرد
کے مکانوں سے بھی لوگ باہر آ گئے۔ ان دونوں نے نوجوان کو گلی
کے درمیان زمین پر پٹخا اور پھر اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ سب
کے سامنے انہوں نے اس نوجوان کو انتہائی بے وزدی سے ہلاک کر
دیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ کالو کے خلاف مخبری کرنے والے کا یہی حشر
ہو گا۔ اس کے بعد وہ اطمینان سے جانے لگے تو میں نے آگے بڑھ کر
انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن ان میں سے ایک نے مجھے زور سے
دھکا دیا۔ میں نیچے گر پڑا اور میری ٹانگ پر چوٹ آ گئی اور وہ دونو
تیزی سے دوڑتے ہوئے گلی مڑ کر غائب ہو گئے۔ وہاں موجود کسی
آدمی نے بھی انہیں روکنے کی جرأت نہ کی۔ صرف اس نوجوان کی ما
وہ عورت زمین پر بیٹھی اپنے بیٹے کی لاش دیکھ دیکھ کر بین کر رہ
تھی۔ میں نے اٹھ کر لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ دونو
ماں بیٹے ٹاگورا کے علاقے کے رہنے والے ہیں۔ وہاں کسی
بدمعاش کا راج ہے۔ اس نوجوان نے ان کا راستہ روکنے کی کوش

کی تو ان دونوں کو وہاں سے نکال دیا گیا اور یہ دونوں یہاں آ کر رہنے
لگے اور پھر شاید اس جذباتی نوجوان نے کسی کو کالو بدمعاش کی
مخبری کی ہو گی اس پر اس کے آدمیوں نے یہاں آ کر اسے سب کے
سامنے ہلاک کر دیا اور اب کوئی بھی ان کے خلاف گواہی تک دینے
کے لئے تیار نہ ہو گا۔ بس صاحب کچھ نہ پوچھیں میرا کیا حال
ہوا"...... سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کی پیشانی
پر شکنیں سی پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا یہ سب کچھ دن دہاڑے ہوا ہے"...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں صاحب۔ انتہائی دیدہ دلیری سے یہ سب کچھ ہوا ہے اور
کسی کو جرأت تک نہیں ہوئی حالانکہ وہاں اتنے لوگ تھے کہ اگر
سب مل کر ان پر ٹوٹ پڑتے تو انہیں آسانی سے ختم بھی کر سکتے تھے
لیکن وہ سب لوگ انتہائی خوفزدہ تھے۔ وہ بت بنے سب کچھ دیکھتے
رہے۔ صرف میں نے آگے بڑھ کر انہیں پکڑنے کی کوشش کی تو
انہوں نے مجھے دھکا دے کر گرایا اور چلے گئے"...... سلیمان نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہاں دارالحکومت کا یہ حال ہے تو باقی ملک میں کیا
ہو رہا ہو گا۔ ہم اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر جس ملک کے لئے دن
رات کام کرتے ہیں وہاں شریف لوگوں کا یہ حشر کیا جاتا ہے"۔
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ٹھیک ہے جاؤ تم۔ میں دیکھوں گا کہ اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سلیمان خاموشی سے واپس چلا گیا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ سلیمان کی بات سن کر اس کا موڈ واقعی بے حد آف ہو گیا تھا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم جوزف۔ کیوں فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ جوانا پر بوریت کے دیوتا کا اثر ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ جوزف کی عادت تھی کہ وہ ہر بات کا تعلق دیوی دیوتاؤں سے ہی جوڑ دیا کرتا تھا اس لئے جب اس نے بوریت کے دیوتا کا نام لیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا تھا اور پھر جوزف نے جوانا سے ہونے والی ساری بات چیت تفصیل سے دوہرا دی۔ اس دوران جب جوزف نے ٹاگورا اور کالو کا نام لیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے سلیمان نے جو کچھ بتایا تھا اس میں بھی ٹاگورا اور کالو کا نام موجود تھا۔

"یہ ٹاگورا کوئی علاقہ ہے"...... عمران نے ساری تفصیل سننے کے بعد کہا۔

"دارالحکومت کے شمال مغرب میں ایک خاصا بڑا علاقہ ہے۔ متوسط طبقے کے لوگوں کی آبادی ہے باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تمہیں اس سارے سلسلے کا کیسے علم ہوا"...... عمران نے پوچھا تو جوزف نے جواب میں وہی ساری تفصیل دوہرا دی جو اس نے جوانا کو بتائی تھی۔

"تو تم اب کیا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"باس بوریت کے دیوتا کے اثرات ختم کرنے کے لئے آپ جوانا کو اجازت دے دیں کہ وہ اس گندے پانی کے جوہڑ کی صفائی شروع کر دے"...... جوزف نے کہا۔

"تو تم نے جوانا جیسے ماسٹر کلر کو اب جمعدار بنا دیا ہے کہ وہ گندے پانی کے جوہڑوں کی صفائی کرتا پھرے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر مجھے اجازت دے دیں اور جوانا کو ماسٹر کلرز میں واپس بھجوا دیں"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں خود آ رہا ہوں پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ رسالہ اس نے وہیں میز پر ہی رکھ دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان خود ہی اسے اس کی مخصوص جگہ پر رکھ دے گا۔ لباس تبدیل کر کے وہ فلیٹ سے نیچے اترا اور چند لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس

نہیں تھا اور جوزف نے جس طرح جوانا کی کیفیت بتائی تھی اس سے
عمران کو احساس ہو رہا تھا کہ جوانا پر واقعی بوریت کے دیوتا کے
اثرات ہونے چاہئیں اور پھر سلیمان نے بھی اتفاق سے جو کچھ بتایا تھا
وہی جوزف نے بتایا تھا اس لئے عمران نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنی
فراغت کا وقت اس گندے جوہڑ کی صفائی پر خرچ کر دے تو زیادہ
بہتر ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی۔

"تو تم پر بوریت کے دیوتا نے اثر جما لیا ہے۔ کیوں"...... عمران
نے جوانا کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا
دیا۔

"ماسٹر یہ تو جوزف ہر بات کو دیوی دیوتا سے جوڑ دیتا ہے۔
بہرحال واقعی میں فارغ رہ رہ کر مر جانے کی حد تک بور ہو چکا
ہوں"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سنیک کلرز کے لیڈر ہو۔ اس تنظیم کو تو اب سرکاری
سرپرستی بھی حاصل ہے لیکن شاید اب تمہیں سنیک نظر آنے ہی بند
ہو گئے ہیں"...... عمران نے سٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے
کہا۔

"سنیک تو بہت نظر آتے ہیں ماسٹر لیکن پہلا تجربہ ہی مہنگا پڑا
تھا"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے کہا تو جوانا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دیکھو ہر ملک میں جرائم بھی ہوتے ہیں اور بدمعاش بھی ہوا
کرتے ہیں لیکن ہر ملک کی معاشرت علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ پاکیشیا
میں بھی جرائم ہوتے ہیں لیکن ان جرائم کو روکنے کا یہ طریقہ نہیں
ہے کہ تم کسی اڈے میں جاؤ اور وہاں بے دریغ قتل عام شروع کر
دو۔ تمہیں چاہئے کہ ان معمولی سے لوگوں کو نظرانداز کر کے ان
بڑے سانپوں کو ٹریس کرو جو ان کی سرپرستی کرتے ہیں۔ جب تم
ان کا خاتمہ کر دو گے تو پھر یہ چھوٹے چھوٹے سانپ خود بخود بے ضرر
ہو جائیں گے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ ان چھوٹے
سانپوں کے دانتوں میں جو زہر کی تھیلیاں لگاتے ہیں ان کا خاتمہ
کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری ماسٹر مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکتا کہ میں ان بدمعاشوں
اور غنڈوں کو چھوڑ دوں اور آپ کی طرح جاسوسی کرتا پھروں جو
میرے آگے بولے گا میں اس کی گردن لازماً توڑ دوں گا چاہے وہ چھوٹا
سانپ ہو یا بڑا"...... جوانا نے صاف لفظوں میں کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم ان کی گردنیں نہ توڑو لیکن تم
گردنیں توڑنے کا میلہ لگا دیتے ہو بس یہی اصل مسئلہ ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اب وہ کام نہ کروں جو میں نے پہلے
کیا تھا"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر میری طرف سے اجازت ہے کہ تم ناگورا کے علاقے کی صفائی کا آغاز کر دو کیونکہ جوزف کے فون سے پہلے سلیمان نے مجھے جو کچھ بتایا ہے اس سے جوزف کی بات کی تائید ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"سلیمان نے کیا بتایا ہے۔ کیا اس کے ساتھ کوئی واقعہ ہوا ہے"...... جوانا نے چونک کر پوچھا تو عمران نے سلیمان کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی تو جوانا کا چہرہ یکلخت غصے سے سرخ ہو گیا۔

"کاش سلیمان کی جگہ میں وہاں ہوتا"...... جوانا نے کہا۔

"تو اب چلے جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر اب یہ کام میں کروں گا۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اجازت دے دی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں تمہاری تنظیم کا ادنیٰ سا ممبر ہونے کے ناطے تمہاری مدد کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی مدد کے بعد میرے کرنے کے لئے تو کوئی کام باقی نہ رہے گا البتہ آپ سنیک کلرز کی رہنمائی کرتے رہیں ہمارے لئے یہی کافی ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے صرف رہنمائی کرتا رہوں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تو بہرحال آپ کرتے رہیں گے البتہ میں آپ کو باقاعدگی سے

رپورٹ دیا کروں گا۔ آپ ہماری رہنمائی کر دیا کریں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو دراصل تم نہیں چاہتے کہ میں تمہارے ساتھ کام کروں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ میں دراصل یہ نہیں چاہتا کہ آپ اپنا کام چھوڑ کر ان چھوٹے چھوٹے غنڈوں اور بدمعاشوں سے لڑتے پھریں"۔ جوانا نے اس بار سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر میں ٹائیگر کو بلا کر تمہارے ساتھ بھجوا دیتا ہوں۔ وہ ان معاملات میں خاصا سمجھدار ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ پھر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور پھر ٹائیگر کو کال دینا شروع کر دی اور ٹائیگر کے کال اٹنڈ کرنے پر اس نے اسے فوراً رانا ہاؤس پہنچنے کا حکم دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

تہہ خانے نما کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی زنجیروں سے بندھا ہوا کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا اور آنکھیں پھٹی پھٹی سی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ آدمی اپنے لباس اور انداز سے کسی شریف خاندان کا فرد دکھائی دے رہا تھا۔ اس آدمی کے منہ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی اس لئے وہ خاموش کھڑا تھا۔ اچانک اس تہہ خانے نما کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک دیو قامت انتہائی ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ اس کے ایک کان میں بڑی سی بالی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ پر گہرے سرخ رنگ کی ہاف آستین شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر زخموں کے بے شمار مندمل شدہ نشانات تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور اس کی ٹھوڑی کی ہتھوڑا ٹائپ ساخت اس کی سفاکی اور بے رحمی کی نشاندہی کر رہی تھی۔ وہ بڑے اکڑے ہوئے انداز میں اندر داخل

ہوا۔ اس کے پیچھے دو نوجوان تھے۔ یہ دونوں اپنے لباس اور انداز سے بدمعاش اور غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں کوڑا تھا جبکہ دوسرے کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ سب سے آگے آنے والا اندر موجود ایک کرسی پر اکڑ کر بیٹھ گیا۔

"فضلو اس کے منہ سے ٹیپ ہٹاؤ"...... کرسی پر بیٹھنے والے نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

"یس باس"...... مشین گن بردار نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے بندھے ہوئے آدمی کے منہ پر چپکی ہوئی ٹیپ بڑی بے دردی سے اکھاڑی اور اس آدمی کے منہ سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

"ابھی سے چیخنے لگ گئے ہو۔ تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ کونسلر بن جانے کے بعد تم جو چاہے کرتے پھرو گے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں تقریباً دھاڑتے ہوئے کہا۔

"م۔ میں نے کیا کیا ہے۔ تم کون ہو۔ میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میرا نام شرفو ہے اور میں اس سارے علاقے کا بادشاہ ہوں۔ سمجھے۔ تم سلطانی محلے کے کونسلر ہو۔ وہاں ہمارا ایک دشمن جس نے ہمارے آدمیوں کے خلاف مخبری کی تھی چھپ کر رہ رہا تھا۔ ہمارے آدمیوں نے اسے تلاش کر لیا اور پھر اسے باہر نکال کر گلی میں

گولی ماردی تاکہ دوسروں کو عبرت ہو اور تم اس مرنے والے کی مار کے ساتھ ہمارے خلاف کارروائی کرانے کے لئے پولیس کے پاس گئے تھے۔ بولو گئے تھے ناں"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی جس نے اپنا نام شرفو بتایا تھا مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن یہ کونسلر ہونے کے ناطے میرا فرض تھا۔ میں اگر اس عورت کے ساتھ نہ جاتا تو علاقے کے لوگ مجھے برا بھلا کہتے"۔ بندھے ہوئے آدمی نے آہستہ سے کہا۔

"اور اب علاقے کے لوگ کیا کہیں گے جب تمہاری دو نوجوان بیٹیوں کو میرے آدمی تمہارے گھر سے نکال کر سڑک پر گھسیٹیں گے ان کے لباس پھاڑ ڈالیں گے اور ان کی بے حرمتی کریں گے اور پھر انہیں گولیاں ماری جائیں گی۔ تمہارے پورے گھر کو بموں سے اڑا دیا جائے گا اور اس کوڑے سے تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ پھاڑ دیا جائے گا اور جب تم اپنے گھر کے سامنے زندہ لاش بنے ہوئے پڑے ہو گے۔ بولو اس وقت علاقے کے لوگ کیا کہیں گے"۔ شرفو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا"...... اس ادمی نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"معافی کا لفظ میرے پاس نہیں ہوا کرتا۔ سمجھے۔ تم نے ہمارے خلاف کارروائی کر کے اپنا اور اپنے خاندان کا انجام بھیانک بنا لیا

ہے"...... شرفو نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے کچھ نہ کہو۔ میں وعدہ کرتا ہوں"...... ادھیڑ عمر ادمی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"گیٹو"...... شرفو نے اس کوڑا بردار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... گیٹو نے فوراً ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"چلو آگے بڑھو اور اس پر اتنے کوڑے برساؤ کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ زخمی ہونے سے نہ رہ جائے لیکن اسے زندہ رہنا چاہئے تاکہ یہ اپنی لڑکیوں اور اپنے گھر کا عبرت ناک منظر دیکھ سکے"...... شرفو نے کہا تو کوڑا بردار تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ اس بندھے ہوئے آدمی کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ گیٹو اس پر مسلسل کوڑے برسا رہا تھا۔

"بس رک جاؤ"...... شرفو نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو کوڑا بردار پیچھے ہٹ گیا۔ بندھا ہوا آدمی بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... شرفو نے کہا تو اس گیٹو نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر زور دار تھپڑ رسید کرنے شروع کر دیئے اور پھر وہ بندھا ہوا آدمی کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔

"تمہارا نام آغا ہے"...... شرفو نے کہا اور اس بندھے ہوئے آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو سنو میں نے تمہیں صرف ایک ہلکا سا سبق دیا ہے۔ اب

میرے آدمی تمہیں وہیں تمہارے گھر چھوڑ آئیں گے لیکن آج کے بعد اگر تم نے ہمارے آدمیوں کے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر وہی ہو گا جو میں نے پہلے بتایا ہے۔ پولیس اور انتظامیہ بھی ہمارے ساتھ اس کام میں شامل ہے اور ہم سے بڑی بڑی رقمیں لیتے ہیں اس لئے وہ ہمارے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو"۔ شرفو نے کہا۔

"میں کچھ نہیں کروں گا۔ میرا وعدہ"...... آغا نے آہستہ سے کہا تو شرفو کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"فضلو تم اسے کھول کر جیپ میں ڈال کر لے جاؤ اور اسے اس کے گھر کے قریب چوک پر اتار کر واپس آجاؤ"...... شرفو نے کہا۔

"یس باس"...... اس مشین گن بردار نے کہا۔

"گیٹو میں اب اپنے ٹھکانے پر جا رہا ہوں۔ تم نے یہاں کا خیال رکھنا ہے"...... شرفو نے کوڑا بردار کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... اس کوڑا بردار نے جواب دیا۔

"یہ میری طرف سے تمہیں آخری وارننگ ہے آغا ورنہ تمہارا جو حشر ہو گا وہ دنیا کے لئے عبرتناک ہو گا"...... شرفو نے بندھے ہوئے آدمی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا تیزی سے تہہ خانے نما کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جوانا کی جہازی سائز کی نئے ماڈل کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ جوانا ٹائیگر کو ساتھ لے کر پہلے عمران کے فلیٹ پر پہنچا تھا اور پھر ٹائیگر نے سلیمان سے سلطانی محلے کے اس مکان کی تفصیل معلوم کی جہاں پر ان غنڈوں نے اس نوجوان کو باہر نکال کر گولیاں ماری تھیں اور پھر وہ وہاں سے سلطانی محلے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"میری سمجھ میں یہ بات اب تک نہیں آئی کہ جب ان لوگوں نے کالو کا نام لے دیا ہے تو پھر اس عورت کے پاس جانے اور اس سے بات کرنے کا کیا فائدہ ہو گا۔ ہمیں سیدھا اس کالو کے پاس جانا چاہئے"...... جوانا نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب دراصل صرف ان بدمعاشوں کا خاتمہ ہی نہیں

چاہتے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ عام لوگوں کو بھی اس بات کا احساس ہو سکے کہ ان کا ساتھ دیا جا رہا ہے اور ان میں بھی ان کے خلاف لڑنے کا حوصلہ اور ہمت پیدا ہو سکے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو کیا ہم اس عورت کو ساتھ لے کر ان کے اڈے پر جائیں گے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں بلکہ اس کے بیٹے کو ہلاک کرنے والوں کو پکڑ کر اس محلے میں لے آئیں گے اور پھر سب کے سامنے ان کا حشر کریں گے تاکہ سب کو معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ مافوق الفطرت نہیں ہوتے بلکہ ان سے لڑا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بس اگلے چوک پر کار روک دو اس سے آگے تمہاری جہازی سائز کی کار نہیں جا سکے گی"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پھر چوک کی ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں اس نے کار روک دی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تنگ سی گلیوں میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"سنہری مسجد کہاں ہے"...... ٹائیگر نے ایک دکاندار کے پاس رک کر پوچھا۔

"ذرا آگے جا کر دائیں ہاتھ پر گلی اندر جا رہی ہے اس گلی میں ہے

سنہری مسجد"...... دکاندار نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ گلی میں بنی ہوئی ایک پرانی سی مسجد کے قریب پہنچ گئے۔ سلیمان نے بتایا تھا کہ اس سنہری مسجد کے قریب ہی اس عورت کا گھر ہے۔

"یہاں ایک نوجوان کو غنڈوں نے ہلاک کیا ہے۔ اس نوجوان کا گھر کہاں ہے"...... ٹائیگر نے گلی میں سے گزرنے والے ایک آدمی کو روک کر پوچھا۔

"وہ سامنے ہے لیکن آپ کون ہیں"...... اس آدمی نے حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر اور جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق اخبار سے ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس مکان کے دروازے کی کنڈی بجائی جس کی نشاندہی اس آدمی نے کی تھی۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان لڑکی باہر آ گئی۔ وہ ٹائیگر اور جوانا کو دیکھ کر انتہائی خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"جو نوجوان ہلاک ہوا ہے ہم اس کی ماں سے ملنا چاہتے ہیں۔ ہمارا تعلق اخبار سے ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"چاچی تو کونسلر آپا کے گھر گئی ہے۔ سنا ہے اسے بھی غنڈوں نے زخمی کر دیا ہے"...... اس لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کونسلر کا گھر کہاں ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔ وہ ...لیا تھا کہ کونسلر نے اس عورت کی مدد کرنے کی کوشش کی ہو

گی اور غنڈوں نے اس کونسلر پر بھی حملہ کر دیا ہوگا۔

"سنہری مسجد سے آگے چوتھا گھر ہے"...... لڑکی نے جواب ہوئے کہا۔

"اور چاچی کا نام کیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سب اسے چاچی رحمتے کہتے ہیں۔ انتہائی نیک عورت ہے۔ ان غنڈوں نے اس کے جوان بیٹے کو بے دردی سے مار ڈالا ہے اور چاچی رحمتے کی اب کوئی مدد ہی نہیں کرتا۔ کاش کوئی اس کی مدد کرتا"...... لڑکی نے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا۔

"ہم اس کی مدد کریں گے بہن"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے سنہری مسجد کی طرف مڑ گیا۔ جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ سنہری مسجد سے آگے ایک کافی بڑا گھر تھا جس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور سامنے بڑے سے صحن میں کرسیوں اور چارپائیوں پر کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جس کے جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں جبکہ ایک ادھیڑ عمر عورت اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔

"اب میں کچھ نہیں کر سکتا چاچی رحمتے تم جاؤ اور بس کرو"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے اس عورت کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر اور جوانا اندر داخل ہوئے تو وہ سب چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگے اور پھر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دو آدمی کھڑے ہوئے۔

"معاف کیجئے گا میں زخمی ہوں اٹھ کر آپ کا استقبال نہیں کر سکتا"...... اس آدمی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"آپ اس علاقے کے کونسلر ہیں اور سنا ہے کہ آپ کو بھی غنڈوں نے اس لئے زخمی کر دیا ہے کہ آپ نے اس عورت کی جس کے بیٹے کو غنڈوں نے ہلاک کر دیا ہے مدد کی ہے"...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے وہیں رک کر کہا۔

"جی ہاں۔ یہ عورت ہے وہ جس کا بیٹا ہلاک ہوا ہے اس کا نام چاچی رحمتے ہے۔ میں اس علاقے کا کونسلر ہوں۔ میں نے ان کے خلاف تھانے میں رپورٹ درج کرانے کی کوشش کی لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ مجھے اغوا کر کے لے گئے اور پھر انہوں نے مجھے کوڑوں سے پیٹا اور مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے ان کے راستے میں رکاوٹ بننے کی کوشش کی تو وہ میری بیٹیوں کو اغوا کر کے سب کے سامنے ان کی بے حرمتی کریں گے۔ میرے گھر کو بموں سے اڑا دیں گے۔ پولیس اور انتظامیہ ان سے بھتہ لیتی ہے اس لئے وہ ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی۔ یہ تو جناب انہوں نے مجھ پر رحم کھایا ہے کہ مجھے صرف دس بارہ کوڑے مار کر چھوڑ دیا ہے ورنہ وہ لوگ تو جو چاہتے کر سکتے تھے"...... کونسلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کون لوگ تھے اور کہاں آپ کو لے گئے تھے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں اس معاملے میں کچھ نہیں بتاؤں گا جناب۔ بس مجھ پر رحم

کریں آپ یقیناً اخبار والے ہیں اور نہ بھی ہوں تب بھی ان غنڈ
کو بہرحال اطلاع مل جائے گی اور پھر میری لڑکیاں اور میں برباد
دیا جاؤں گا"...... کونسلر نے کہا۔

"چاچی رحمتے آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کے بیٹے کو ہلاک کرنے
والوں کے حلیے کیا تھے۔ ان کے قدوقامت وغیرہ کی تفصیل
دیں"...... ٹائیگر نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا جو سر جھکا
خاموش کھڑی تھی۔

"کیا کرو گے پوچھ کر تم نے بھی اخبار میں چھاپ دینا ہے اور
کرنا ہے۔یہاں کوئی غریبوں کی مدد نہیں کر سکتا۔ کاش کوئی تو
ہوتا جو مجھ بیوہ کی مدد کرتا"...... عورت نے روتے ہوئے لہجے میں
کہا۔

"کیا ضرورت ہے حلیے پوچھنے کی۔ سلیمان نے تفصیل بتائی
ہے۔آؤ چلیں"...... جوانا نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کنفرم کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے آؤ چلیں"۔ ٹائیگر
نے کہا اور پھر وہ اس عورت سے مخاطب ہو گیا۔

"چاچی رحمتے ابھی اس ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ان
غنڈوں اور بدمعاشوں کا سر کھلے عام کچل سکتے ہیں اور تم فکر مت کرو
ہم جلد ہی ان دونوں کو پکڑ کر یہاں لے آئیں گے اور پھر تمہارے گھر
کے سامنے گلی میں ان سے تمہارے بیٹے کا انتقام لیا جائے گا"۔ ٹائیگر
نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ سب لوگ خاموش بیٹھے

حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھتے رہے۔

"اب کہاں جانا ہے۔ کہاں ہو گا ان کا ٹھکانہ"...... باہر گلی میں آ
کر جوانا نے کہا۔

"اصل گڑھ تو ٹاگورا میں ہے لیکن یہاں بھی ان کا ایک اڈا
موجود ہے۔ آؤ"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ مختلف گلیوں سے
گزرتے ہوئے ایک بڑی سی گلی میں پہنچ گئے۔ وہاں ایک ہوٹل سا بنا
ہوا تھا۔ ٹائیگر اس ہوٹل میں داخل ہو گیا جوانا اس کے پیچھے تھا۔
ہوٹل میں عام لوگ بیٹھے کھانا کھانے اور چائے پینے میں مصروف
تھے۔ وہ سب انتہائی حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر اور جوانا کو دیکھنے
لگے۔ ان کے چہروں پر ہلکے سے خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔
ایک طرف لکڑی کا چھوٹا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر
آدمی کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت اور خوف کے ملے جلے
تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ اس ہوٹل کے مالک ہیں"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب
جا کر اس ادھیڑ عمر آدمی سے نرم لہجے میں پوچھا۔

"ج۔ جی ہاں۔ آپ کون صاحبان ہیں"...... اس ادھیڑ عمر نے
ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم آپ کو کوئی نقصان نہیں
پہنچانا چاہتے۔ آپ ہمیں صرف یہ بتا دیں کہ یہاں کالو کا اڈا کہاں
ہے۔ ہم نے اس کے ایک آدمی سے ملنا ہے"...... ٹائیگر نے جواب

دیا تو ادھیڑ عمر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"جناب اس گلی کے بعد دوسری گلی آتی ہے۔اس میں ایک ہوٹل
ہے جسے سب لوگ سالار کا ہوٹل کہتے ہیں۔اس ہوٹل کا مالک است
سالار ہے۔بس وہی اس علاقے کا سب کچھ ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد
وہ دوسری گلی میں واقع ایک بڑے سے ہوٹل کے سامنے موجود تھے۔
اس ہوٹل میں واقعی غنڈوں اور بدمعاشوں کی اکثریت نظر آ رہی
تھی۔دیواروں پر نیم عریاں تصاویر کے فریم لٹک رہے تھے۔ٹائیگر او
جوانا جب ہوٹل میں داخل ہوئے تو ہوٹل میں موجود افراد حیرت
سے انہیں دیکھنے لگے۔خاص طور پر جوانا کا قدوقامت اور اس کا جسم
ان کے لئے حیرت کا باعث بن رہا تھا۔ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے
ایک پہلوان نما آدمی کھڑا تھا۔اس کا ایک کان آدھے سے زیادہ کٹا
ہوا تھا اور چہرے پر سختی اور کرختگی کے تاثرات نمایاں تھے۔
"کیا تمہارا نام استاد سالار ہے"...... ٹائیگر نے اس پہلوان
آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہاں اور تم کون ہو"...... اس پہلوان نے کرخت سے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہمیں استاد کالو نے بھیجا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو پہلوان
آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات

ابھر آئے تھے۔
"استاد کالو یا استاد شرفو نے۔استاد کالو تو بہت بڑا آدمی ہے"۔
استاد سالار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"استاد کالو کا مطلب استاد کالو ہی ہوتا ہے سمجھے"۔ٹائیگر نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔
"اوہ اچھا۔بہرحال کیا حکم ہے"...... استاد سالار نے اس بار نرم
لہجے میں کہا۔
"کیا ساری باتیں یہیں کھڑے ہوں گی"...... ٹائیگر کے
لہجے میں سختی تھی۔
"اوہ اچھا۔آؤ آؤ۔ادھر پیچھے خاص کمرہ ہے وہاں بیٹھتے ہیں"۔استاد
نے کہا اور تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ایک طرف دروازے
کی طرف مڑ گیا۔ٹائیگر اور جوانا بھی اس کے پیچھے تھے۔ایک چھوٹی سی
راہداری سے گزر کر وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں آ گئے جسے دفتر کے
انداز میں سجایا گیا تھا۔
"بیٹھو اور مجھے بتاؤ تم کون سی شراب پیتے ہو"...... استاد سالار
نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ ایک طرف
دیوار کے ساتھ رکھے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا جو شراب کی
بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔
"ادھر آؤ اور بیٹھ کر ہماری بات سنو۔ہم یہاں شراب پینے نہیں
آئے اور نہ ہمارے پاس زیادہ وقت ہے"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں

کہا تو استاد سالار تیزی سے مڑا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں استاد کالو کے نام کی وجہ سے تمہارا لہجہ برداشت کر گیا ہوں ورنہ۔ بہرحال بتاؤ کیا بات ہے"...... استاد سالار نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اپنا دماغ ٹھکانے پر رکھو استاد سالار۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تم استاد کالو سے ٹکرا سکتے ہو"...... ٹائیگر کا لہجہ بے حد سخت تھا جبکہ جوانا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بیزاری اور بوریت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ٹھیک ہے بتاؤ کیا بات ہے"...... اس بار استاد سالار نے نرم لہجے میں کہا۔

"جن دو لڑکوں نے اس محلے میں مخبر کو گلی میں ہلاک کیا ہے ہم نے ان سے ملنا ہے۔ استاد کالو تک ان کی بہادری اور وفاداری کی اطلاع پہنچ چکی ہے اور اس نے انہیں اپنے خاص آدمیوں میں شامل کرنے کا حکم دیا ہے اور ہم انہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آئے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ماسٹر اور راگو سے ہے لیکن وہ تو"...... استاد سالار کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"کیا کہنا چاہتے تھے تم۔ کھل کر بات کرو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ دونوں تو انتہائی عام سے غنڈے ہیں۔ استاد شرفو نے مجھے

حکم دیا تھا کہ میں اس مخبر کو ہلاک کرا دوں۔ میں نے ان دونوں سے کہا اور انہوں نے میرے حکم پر ایسا کر دیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ یہاں کا نیا منتخب ہونے والا کونسلر ہلاک ہونے والے کی ماں کو ساتھ لے کر تھانے گیا ہے تو میں نے استاد شرفو کو اطلاع بھیج دی اور استاد شرفو نے کونسلر کو اپنے آدمیوں سے اغوا کر کے اسے ہلکا سا سبق دے دیا۔ اصل کام تو میں نے کیا ہے"...... استاد سالار نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ استاد سالار کو اس بات پر رنج ہے کہ استاد کالو نے اس کی بجائے ان دو عام سے غنڈوں کو کیوں اس پر ترجیح دی ہے وہ ان غنڈوں کی نفسیات جانتا تھا۔

"استاد کالو کو معلوم ہے اور جلد ہی تمہیں بھی اس کا صلہ مل جائے گا۔ بہرحال ان دونوں کو بلاؤ ہمیں جلدی ہے ورنہ استاد کالو کو غصہ آ گیا تو پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا اڈا"...... ٹائیگر نے کہا تو استاد سالار نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"استاد سالار بول رہا ہوں۔ ماسٹر اور راگو کو ہوٹل بھیج دو ابھی اور اسی وقت"...... استاد سالار نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ ابھی پہنچ جائیں گے"...... استاد سالار نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد راہداری سے قدموں کی آواز ابھری اور دو ہٹے کٹے آدمی اندر داخل ہوئے۔ وہ واقعی عام سے غنڈے اور بدمعاش تھے۔ انہوں نے حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر

اور جوانا کو دیکھا اور پھر استاد سالار کو سلام کر کے وہ ایک
کھڑے ہو گئے۔
" تمہیں بڑے استاد کالو نے انعام دینے کے لئے طلب کیا ہے۔
ان کے آدمی ہیں ان کے ساتھ جاؤ"...... استاد سالار نے کہا تو
دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔
" بڑے استاد کالو نے۔اوہ۔اوہ۔ کیا واقعی"...... ان دونوں
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ہاں۔ آؤ ہمارے ساتھ جلدی کرو ورنہ دیر ہونے پر بڑا استاد
ناراض بھی ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور جوانا بھی
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
" تم سے پھر ملاقات ہو گی استاد سالار۔ ویسے فکر مت کرو تمہیں
بھی انعام ملے گا"...... ٹائیگر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل سے باہر گلی میں پہنچ گئے تھے۔
" تم میں سے ماسٹر کس کا نام ہے اور راگو کس کا ہے"۔ ٹائیگر
نے کہا تو ان دونوں نے اپنی اپنی شناخت کرا دی۔
" آؤ پہلے ہم نے اس کونسلر آغا کے ڈیرے پر چلنا ہے۔ اس
کونسلر کے نام بھی بڑے استاد کا پیغام ہے۔ پھر آگے چلیں گے"۔
ٹائیگر نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر
بعد وہ دوبارہ اسی سنہری مسجد والی گلی میں پہنچ گئے اور پھر سنہری مسجد
سے آگے جب وہ کونسلر کے ڈیرے پر پہنچے تو وہاں ابھی تک لوگ

موجود تھے۔ شاید وہ سب کونسلر کی عیادت کے لئے آ جا رہے تھے۔
کونسلر انہیں دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔
" وہ چاچی رحمتے کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کونسلر سے مخاطب ہو
کر کہا۔
" وہ اندر زنان خانے میں ہے۔ کیوں"...... کونسلر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
" اسے بلاؤ۔ یہ ہیں وہ دونوں جنہوں نے اس کے لڑکے کو ہلاک
کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی آنکھوں سے انہیں دوبارہ دیکھ لے
کیونکہ اس کے بعد ہم نے چلے جانا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو کونسلر
نے ایک لڑکے کو بلا کر زنان خانے بھجوا دیا۔ ماسٹر اور راگو اکڑے
ہوئے کھڑے تھے اور اس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے یہ
علاقہ ان کا مفتوحہ علاقہ ہو۔ وہاں موجود افراد کے چہروں پر خوف کے
تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد چاچی رحمتے وہاں پہنچ گئی۔
" دیکھو چاچی رحمتے یہ دونوں وہی آدمی ہیں ناں جنہوں نے
تمہارے بیٹے کو ہلاک کیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔
" ہاں۔ ہاں۔ یہی ہیں نامراد۔ ذلیل کمینے"...... چاچی رحمتے نے
چیختے ہوئے کہا۔
" خبردار تم نے اب اگر کوئی بکواس کی تو گولی مار کر تمہیں بھی
ڈھیر کر دیں گے۔ ہمیں صرف تمہارے بیٹے کو مارنے کا حکم ملا تھا اس
لئے ہم نے تمہیں زندہ چھوڑ دیا ورنہ تمہیں بھی ساتھ ہی ڈھیر کر

دیتے"۔ ماسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چاچی رحمتے تم اپنے گھر جاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... چاچی رحمتے نے چونک کر پوچھا۔

"یہ کونسلر صاحب پہلے ہی زخمی ہیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ ان کی شکایت اوپر پہنچے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"شکایت۔ کیسی شکایت جناب۔ میں نے کیا کیا ہے"۔ کونسلر نے یکلخت گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو چاچی رحمتے میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے گھر جاؤ"۔ ٹائیگر نے اس سے سخت لہجے میں کہا تو چاچی رحمتے خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آؤ ماسٹر اور راگو"...... ٹائیگر نے ان دونوں سے کہا اور پھر اس نے بھی مڑ کر بیرونی پھاٹک کا رخ کر لیا۔ وہ دونوں مڑے اور ان کے پیچھے جوانا بھی مڑ گیا۔ چاچی رحمتے تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے گھر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ شاید وہ کسی وجہ سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ٹائیگر ان دونوں کو ساتھ لئے اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ جب چاچی رحمتے اپنے مکان کے قریب پہنچی تو ٹائیگر نے اسے آواز دی۔

"چاچی رحمتے رک جاؤ اور میری بات سنو"...... ٹائیگر نے کہا تو چاچی رحمتے مڑ کر رک گئی۔

"یہاں ان دونوں نے تمہارے بیٹے کو ہلاک کیا تھا اس لئے اب یہ دونوں تمہارے سامنے یہیں ہلاک کئے جائیں گے اور تم اپنی

آنکھوں سے ان کا حشر دیکھو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... ماسٹر اور راگو دونوں نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں نے اس عورت کے بیٹے کو ہلاک کیا تھا اس لئے اب مکافات عمل کے لئے تیار ہو جاؤ"...... ٹائیگر نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ان کے پیچھے موجود جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھائے اور دوسرے لمحے وہ دونوں اس کے ہاتھوں میں لٹکے ہوئے ہوا میں اٹھتے چلے گئے۔ اس نے ان دونوں کو گردنوں سے پکڑ کر ہوا میں اٹھا لیا تھا۔ ان دونوں کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگیں۔

"جلدی کرو جوانا"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان دونوں کو نیچے پٹخ دیا اور وہ دونوں نیچے گر کر اٹھنے ہی لگے تھے کہ ٹائیگر نے اچھل کر پوری قوت سے ماسٹر کی پسلیوں میں لات ماری تو ماسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گلی گونج اٹھی جبکہ راگو اٹھنے ہی لگا تھا کہ جوانا نے اس کے سینے پر پیر رکھ دیا اور وہ زمین پر پڑا بری طرح تڑپنے لگا۔ اس کے منہ سے بھی چیخیں نکلنے لگی تھیں۔

"ارے ابھی سے۔ ابھی تو تم نے اس بے گناہ نوجوان کی ہلاکت کا پورا پورا حساب دینا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور ایک بار پھر ماسٹر کو لات جما دی اور ماسٹر کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی۔ گلی اب آدمیوں اور عورتوں سے بھر گئی تھی۔ وہ سب دیواروں سے لگے

حیرت بھرے انداز میں یہ سب ہوتا دیکھ رہے تھے۔

"بس کافی ہے۔ زیادہ وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... اچانک جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی اس لات کو زور سے جھٹکا دیا جو اس نے راگو کے سینے پر رکھی ہوئی تھی کہ پچک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی راگو کے منہ اور ناک سے خون کے فوارے سے نکلنے لگے۔ اس کا سینہ بری طرح پچک گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر ماسٹر کو لات مارتا جوانا نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا اور بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ماسٹر کو گردن سے پکڑ کر پوری قوت سے ساتھ والی دیوار پر دے مارا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ماسٹر کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی اور اس کا جسم نیچے فرش پر جا گرا۔

"اب تمہاری تسلی ہو گئی چاچی رحمتے تمہارا بیٹا تو واپس نہیں لایا جا سکتا تھا لیکن تمہارے بیٹے کو ہلاک کرنے والوں کو سبق تو سکھایا جا سکتا تھا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے چاچی رحمتے سے کہا جو حیرت سے بت بنی کھڑی ہوئی تھی۔

"تم۔ تم۔ وہ۔ تم۔ کیا تم ان کے مخالف غنڈے ہو"۔ چاچی رحمتے نے رک رک کر کہا۔

"ہم غنڈے نہیں ہیں۔ ان غنڈوں کا خاتمہ کرنا ہمارا مشن ہے۔ بہرحال اب تم سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں جاؤ پولیس خود ہی ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جناب۔ جناب کونسلر صاحب آپ کو بلا رہے ہیں جناب"۔ ایک آدمی نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ چل نہیں سکتے اس لئے بلا رہے ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"تم یہیں رکو جوانا میں آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جلدی آنا"...... جوانا نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اس گھر کی طرف چل پڑا جو کونسلر کا ڈیرا تھا۔

"جناب جناب۔ یہ آپ نے کیا کیا۔ اب تو وہ استاد شرفو مجھے اور میرے گھر کو تباہ و برباد کر دے گا"...... کونسلر نے ٹائیگر کو دیکھتے ہی روتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ انتہائی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"کون استاد شرفو"...... ٹائیگر نے پوچھا۔ وہ دوسری بار یہ نام سن رہا تھا۔

"وہ ان غنڈوں کا سردار ہے"...... کونسلر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو اسی لئے تو ہم نے انہیں گلی میں لے جا کر مارا ہے۔ اگر تم استاد شرفو کے بارے میں مزید کچھ جانتے ہو تو وہ بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"صرف اس کا حلیہ اور شکل بتا سکتا ہوں اور مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... کونسلر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"کافی ہے۔ ویسے تم بے فکر رہو یہاں کے کسی آدمی کا بال تک

بیکا نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑ گیا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ گلی میں ان دونوں کی لاشوں کے پاس اکیلا جوانا کھڑا تھا۔ عورتیں اور مرد سب غائب ہو چکے تھے۔

"آؤ جوانا اب اس استاد سالار سے بھی نمٹ لیں ورنہ وہ یہاں کے رہنے والوں پر عذاب توڑ دے گا"...... ٹائیگر نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر استاد سالار کے ہوٹل کے سامنے موجود تھے لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے تھے کہ جس ہوٹل کو وہ بھرا ہوا چھوڑ کر گئے تھے وہ اس وقت خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ کاؤنٹر بھی خالی تھا البتہ اس کے ساتھ ایک نوجوان کھڑا تھا جو شاید وہاں کام کرتا تھا۔

"استاد سالار کہاں ہے اور یہ ہوٹل کیوں خالی ہو گیا ہے"۔ ٹائیگر نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ۔ وہ آپ نے ماسٹر اور راگو کو ہلاک کیا ہے جناب"...... اس نوجوان نے ٹائیگر کے سوال کا جواب دینے کی بجائے خوف سے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"استاد۔ استاد پیچھے کمرے میں ہے۔ اسے ماسٹر اور راگو کی موت کی اطلاع مل گئی ہے۔ وہ استاد شرفو کو رپورٹ دے رہا ہے تاکہ اس کا حکم ملے تو آپ کو تلاش کر کے گولی مار سکے۔ یہاں موجود افرا

جھگڑے کی وجہ سے غائب ہو گئے ہیں"...... اس نوجوان نے کہا تو ٹائیگر ساری بات سمجھ گیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں اس کمرے میں داخل ہوئے تو استاد سالار جو ہاتھ میں رسیور پکڑے بیٹھا ہوا تھا انہیں دیکھ کر وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم۔ تم دونوں نے ماسٹر اور راگو کو ہلاک کیا ہے۔ کون ہو تم"...... استاد سالار نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"جوانا اسے باہر لے چلتے ہیں تاکہ باہر اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ اب شرفو اور کالو کے بارے میں یہ خود تفصیل بتائے گا"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اس کی بات سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور سالار کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھا لیا اور سالار کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں۔ اس نے ہاتھ پیر چلانے کی کوشش کی لیکن جوانا نے اپنے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے۔ ٹائیگر اس دوران دروازے کی طرف مڑ گیا تھا تو جوانا بھی سالار کو ہوا میں اٹھائے اس کے پیچھے چل پڑا۔ جب وہ ہال میں پہنچے تو وہ ویٹر بھی غائب ہو چکا تھا۔

"اسے کرسی پر بٹھا دو"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اسے ایک کرسی پر پٹخ دیا۔ سالار چند لمحوں تک تو ویسے ہی بے حس و حرکت بیٹھا رہا پھر اس کے ہاتھ حرکت میں آئے اور اس نے تیزی سے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنا شروع کر دی اور پھر اس کا بگڑا

ہوا چہرہ نارمل ہوتا چلا گیا۔

"اب بتاؤ سالار کہ شرفو کون ہے اور کہاں مل سکتا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم نے ماسٹر اور راگو کو کیوں ہلاک کیا ہے"...... سالار نے رک رک کر کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا وہ بری طرح چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ جوانا کا ہاتھ گھوما تھا اور اس کا زور دار تھپڑ کھا کر استاد سالار کرسی سمیت نیچے جا گرا تھا۔

"اب اگر جواب دینے کی بجائے سوال کیا تو ہڈیاں توڑ دوں گا۔ صرف جواب دو"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"استاد۔ استاد شرفو استاد کالو کا نائب ہے اور ان سارے علاقوں کا بادشاہ وہی ہے۔ استاد کالو تو ٹاگورا میں رہتا ہے"...... سالار نے اٹھ کر گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ اب اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ خاصا بھاری جسم کا پہلوان نما آدمی تھا لیکن جوانا نے جس طرح ایک ہاتھ سے اسے گردن سے پکڑ کر اٹھا لیا تھا اور پھر جس طرح اس کا تھپڑ کھا کر وہ نیچے گرا تھا اس سے وہ واقعی خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"کہاں رہتا ہے یہ شرفو"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"کھجور محلے میں اس کا بڑا سا ہوٹل اور کلب ہے۔ اس کا نام ریڈ ہوٹل ہے وہاں سب کام ہوتے ہیں"...... سالار نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"تم نے اسے فون پر کیا کہا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ کام میں مصروف ہے اس لئے میں اس سے بات کرنے کا انتظار کر رہا تھا کہ تم آ گئے"...... سالار نے کہا۔ وہ اب بڑی فرمانبرداری سے سب کچھ بتا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی گولیاں سالار کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔

"آؤ جوانا اب اس شرفو سے بھی دو ہاتھ کر لیں"...... ٹائیگر نے کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" اوہ۔ آؤ ٹونی میں تمہیں کال کر کے بلانے ہی لگا تھا"۔ ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" میں تو ویسے ہی یہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ تم سے بھی مل لوں۔ کیا بات ہے۔ کیا مجھ سے کوئی کام پڑ گیا ہے"۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ کیا تم کسی ٹائیگر کو جانتے ہو"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو ٹونی بے اختیار اچھل پڑا۔

" ٹائیگر کو۔ ہاں وہ پہلے بلیک کوبرے کے نام سے جانا جاتا تھا

اب وہ اپنے آپ کو صرف ٹائیگر کہنا اور کہلوانا پسند کرتا ہے۔ انتہائی تیز ذہن اور ہوشیار آدمی ہے۔ صرف بڑی پارٹیوں کے کام کرتا ہے اور بڑی بڑی رقمیں لیتا ہے۔ تمہیں اس سے کیا کام پڑ گیا ہے"...... ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس ٹائیگر کے ساتھ ایک دیوہیکل ایکریمی بھی دیکھا گیا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

" دیوہیکل ایکریمی۔ کیا وہ نیگرو ہے"...... ٹونی نے چونک کر کہا۔

" ہاں"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

" اوہ۔ میں سمجھ گیا کہ تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا استاد شرفو وغیرہ کا سیٹ اپ تمہارا تھا"...... ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں اور ان دونوں نے پورا سیٹ اپ ہی تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ مجھے اب اطلاع ملی ہے۔ صرف مجھے اس ٹائیگر کے بارے میں بتایا گیا ہے اور میں نے سوچا کہ تم سے پوچھ لوں اس لئے تمہیں بلوا رہا تھا کہ تم خود ہی آ گئے"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

" یہ ایکریمی جوانا ہے اور کچھ عرصہ قبل اس جوانا نے سنیک کلرز نامی تنظیم بنا رکھی تھی جس کا وہ چیف ہے اور اس نے دارالحکومت میں قتل عام کر ڈالا تھا اور بڑے بڑے بدمعاش اس کے ہاتھوں ے گئے تھے۔ لیکن پھر وہ غائب ہو گیا۔ اب ایک بار پھر نظر آنے لگا

ہے لیکن تمہیں کیا ضرورت ہے اس قدر چھوٹے درجے کے
بدمعاشوں کی سرپرستی کرنے کی۔ تم تو اسلحہ کے بڑے سمگلر ہو اور
تمہارا یہ کام بہت اچھے طریقے سے اور وسیع پیمانے پر چل
ہے"...... ٹونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"یہ چھوٹے درجے کے بدمعاش بڑے لوگوں سے زیادہ ہمارے
دھندے میں کام آتے ہیں۔ ان کے پولیس سے رابطے ہوتے ہیں او
یہ اسلحہ جہاں چاہیں آسانی سے پہنچا دیتے ہیں اس لئے میں نے باقاعدہ
ان کا سیٹ اپ تیار کر رکھا تھا۔ گو پورا سیٹ اپ تو ختم نہیں ہو
سکتا لیکن بہرحال ایک اہم حصہ ان لوگوں نے ختم کر دیا ہے اس
لئے میں ان کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں۔ بولو کیا تم یہ کام کر سکتے
ہو"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔
"کیا مطلب۔ کیا تم ٹائیگر کو ہلاک کرانا چاہتے ہو"......
نے چونک کر پوچھا۔
"ہاں۔ کیوں کیا اسے ہلاک نہیں کرایا جا سکتا"...... ادھیڑ
نے کہا۔
"کیوں نہیں۔ کرایا جا سکتا ہے لیکن وہ بے حد ہوشیار اور تیز آ
ہے۔ اگر وہ بچ گیا تو پھر وہ سیدھا تم تک پہنچ جائے گا۔ یہ بات سو
لو"...... ٹونی نے کہا۔
"مجھ تک وہ نہیں پہنچ سکتا۔ تم اپنی بات کرو۔ ٹائیگر اور
جوانا دونوں کا خاتمہ کرانا ہے۔ بولو کیا تم یہ کام کر سکتے ہو۔ معا

تمہاری مرضی کا ہو گا"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔
"سنو آرتھر۔ جو کچھ تم سوچ رہے ہو ایسا نہیں ہے۔ تمہارا خیال
ہے کہ ٹائیگر ایک عام سا غنڈہ ہے اس لئے تم کسی بھی آدمی کو
معاوضہ دے کر اس کو ہلاک کرا دو گے۔ میں ٹائیگر کو بہت اچھی
طرح جانتا ہوں۔ وہ ایک آدمی علی عمران کا شاگرد ہے اور علی عمران
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا کا خطرناک ترین
سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ جوانا اسی علی عمران کا آدمی ہے۔
اگر تم نے اس پر ہاتھ ڈالا تو نتیجہ یہ ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
تمہارے خلاف کام شروع کر دے گی اور پھر نہ تم رہو گے اور نہ
تمہاری تنظیم اور نہ تمہارا سیٹ اپ۔ سب کچھ ختم ہو جائے گا"۔
ٹونی نے کہا تو آرتھر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن پھر کیا میں خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں
اور انہیں اجازت دے دوں کہ وہ پورا سیٹ اپ ہی ختم کر دیں"۔
آرتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"وہ نچلے درجے کے بدمعاشوں اور غنڈوں کے خلاف کام کر رہے
ہیں۔ کرنے دو انہیں البتہ تم اپنا رابطہ ان سے ختم کر دو۔ اس طرح
وہ خود ہی دو چار غنڈوں کو ہلاک کر کے خاموش ہو جائیں گے۔
بدمعاشوں اور غنڈوں کی دارالحکومت میں کوئی کمی نہیں ہے۔ دس
بارہ مر جائیں گے تو اور آ جائیں گے تم کیوں آ بیل مجھے مار والا کام
کرنا چاہتے ہو"...... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی ایسی پارٹی تمہاری نظر میں ہے جسے یہ ٹاسک دے دیا جائے اور وہ کام بھی کرے اور ہمارا نام بھی سامنے نہ آئے کیونکہ میرے گودام اس علاقے میں ہیں جہاں یہ لوگ کام کر رہے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ان گوداموں تک پہنچ جائیں"...... آرتھر نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی سوچنے والی بات ہے۔ ٹھیک ہے پھر تم ایسا کرو کہ آسٹن سے رابطہ کر لو۔ وہ یہ کام کر سکتا ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی مجھے اس کا تو خیال ہی نہ آیا تھا۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ آسٹن کی تنظیم انتہائی منظم بھی ہے اور تیز بھی لیکن کیا وہ بھی تمہاری طرح ٹائیگر کا دوست نہ ہو"...... آرتھر نے کہا تو ٹونی ہنس پڑا۔

"میں دوستی کی وجہ سے انکار نہیں کر رہا تھا۔ میں دراصل اس لئے کہہ رہا تھا کہ میرے آدمیوں سے ٹائیگر اچھی طرح واقف ہے اس لئے اٹیک کرتے ہی وہ سمجھ جائے گا کہ ٹونی یہ سب کرا رہا ہے جبکہ آسٹن سے اس کی زیادہ ہیلو ہیلو نہیں ہے اور نہ وہ اس کے آدمیوں کے بارے میں زیادہ جانتا ہے اور اگر جان بھی لے تو آسٹن کا سیٹ اپ ایسا ہے کہ ٹائیگر اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آسٹن سے بات کر لوں گا اور مجھے یقین ہے کہ

وہ آسانی سے اور فوراً یہ کام کر گزرے گا"...... آرتھر نے کہا اور ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب بتاؤ کیا پینا پسند کرو گے"...... آرتھر نے کہا۔

"جو مرضی آئے پلا دو"...... ٹونی نے کہا تو آسٹن نے مسکراتے ہوئے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"کیا ہوا جوانا تم آج پھر بور نظر آ رہے ہو"...... ناشتے کے بعد جوزف نے چائے پیتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہاں ایسا کون سا کام کیا جائے جس سے بوریت دور ہو سکے"...... جوانا نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کل تم ٹائیگر کے ساتھ گئے تھے اور ٹائیگر نے مجھے بتایا ہے کہ خوب مار دھاڑ رہی ہے۔ پھر"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی مار دھاڑ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ٹائیگر بھی ماسٹر کی طرح کام کرنے کا عادی ہے کہ پوچھ گچھ کرتے رہو۔ دھمکیاں دیتے رہو اور آگے بڑھتے رہو۔ میں کل مجبوراً اس کے ساتھ رہا۔ مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکتا"...... جوانا نے کہا۔

"سنیک کلرز کے تم چیف ہو۔ ٹائیگر تو بس ایک رکن ہے۔ کام تم نے کرنا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"ماسٹر نے اسے ساتھ بھیج دیا اور اس نے بالکل اس طرح کمان اپنے ہاتھ میں لے لی جیسے ماسٹر لیا کرتا ہے اور میں دم چھلے کی طرح صرف اس کے ساتھ ساتھ بھاگتا رہا۔ حاصل وصول کچھ بھی نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ چند غنڈے مارے گئے اور بس"...... جوانا نے جواب دیا۔

"پہلے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا تھا"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اسے پہلے سلطانی محلے جانے اور چاچی رحمتے اور کونسلر سے ملنے سے لے کر دو غنڈوں کی ہلاکت پھر ہوٹل میں جا کر استاد سالار کی ہلاکت سے لے کر آگے استاد شرفو کے اڈے پر جانے تک کے تمام حالات بتا دیئے۔

"استاد شرفو کا کیا ہوا"...... جوزف نے پوچھا۔

"کسی کو معلوم نہیں تھا اس لئے ہم بس وہاں دو چار غنڈوں کو ہلاک کر کے واپس آ گئے۔ ٹائیگر نے کہا کہ وہ پہلے استاد شرفو اور استاد کالو کا کھوج نکالے گا پھر مجھے بتائے گا اور اس کے بعد ہی ان تک ہم پہنچیں گے"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو اس کی ٹھیک ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اب اس کی نوبت نہیں آئے گی"...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیوں نوبت نہیں آئے گی"...... جوانا نے حیرار

ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ استاد شرفو اور استاد کالو دونوں اب اس وقت تک غائب رہیں گے جب تک تم دونوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اور یقیناً ان لوگوں نے یا ان کے سرپرستوں نے اب تک تم دونوں کے قتل کی پلاننگ بھی کر لی ہو گی"...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل پڑا۔

"قتل کی پلاننگ۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں بیٹھے بیٹھے تمہیں الہام ہو جاتا ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے باس کا غلام ہوں اور غلام کے پاس باس کی ذہانت کا کچھ حصہ ہوتا ہے تب ہی تو وہ غلام بن سکتا ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ بہرحال میں ٹائیگر سے بات کرتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور اٹھ کر ڈائننگ روم سے باہر چلا گیا۔

"حیرت انگیز آدمی ہے یہ"...... جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی جوزف کی سمجھ نہ آئی تھی۔ وہ عام حالات میں تو بس ایک وحشی جنگلی نظر آتا تھا لیکن جب وہ بات کرتا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ ماسٹر عمران سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔ اب اس نے جو بات کی تھی وہ جوانا کے ذہن میں بھی نہ آئی تھی لیکن اب وہ غور کر رہا تھا تو اسے جوزف کی بات درست محسوس ہو رہی تھی۔ چند لمحوں بعد جوزف واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔ اس نے اس کو آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس

نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نیند کے دوران بیدار ہوا ہے۔

"جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ مجھے معلوم تھا کہ تم دیر گئے اپنے ہوٹل سے نکلتے ہو اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... ٹائیگر نے اس بار ہوشیار ہوتے ہوئے کہا۔

"جوانا سے میری بات ہوئی ہے۔ کل تم دونوں نے جو کچھ کیا ہے اس کا رد عمل کیا ہو گا"...... جوزف نے کہا۔

"رد عمل۔ کیسا رد عمل"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اچھی طرح بیدار ہو جاؤ پھر بات کریں گے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ تم نے فون کیوں آف کر دیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ٹائیگر کا ذہن ابھی نیند میں ڈوبا ہوا ہے اس لئے مزید بات کرنا فضول تھی"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد فون کی

گھنٹی بج اٹھی تو جوزف نے فون آن کر دیا۔

"رانا ہاؤس"...... جوزف نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جوزف یہ تم نے فون کیوں بند کر دیا تھا۔ میں پوری طرح ہوشیار ہوں"...... ٹائیگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر یہی بات تم باس سے کرتے تو اب تک موت کی سیاہ دلدل میں گلے تک پھنس چکے ہوتے۔ تمہیں معلوم ہے کہ کل تم اور جوانا نے غنڈوں کو ہلاک کیا ہے اور اس استاد شرفو کو تلاش کرتے رہے ہو۔ اس کے باوجود تمہارے ذہن میں ان کے ردعمل کے سلسلے میں کوئی بات نہیں حالانکہ تم خود ان لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ خاموشی سے تمہیں اس بات کی اجازت دیتے رہیں گے کہ تم دونوں جہاں چاہو جا کر قتل و غارت کرو جسے چاہو ہلاک کر دو"...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ان کا کیا ردعمل ہونا ہے۔ لازمی بات ہے کہ انہوں نے ہمارے پیچھے قاتل لگائے ہیں۔ وہ ہمیں ہلاک کرانے کی کوشش کریں گے لیکن میں نے رات کو ہی ان کا بندوبست کر لیا تھا۔ مجھے اطلاع مل جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پھر۔ تم کیا کرو گے"...... جوزف نے کہا۔

"پھر میں نے کیا کرنا ہے۔ ان ہلاک کرنے والوں اور ہلاک کرانے کی کوشش کرنے والے دونوں کا خاتمہ کر دوں گا اور کیا کرنا

ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس کس کا ہاتھ پکڑو گے۔ زیر زمین دنیا میں تو ہزاروں قاتل ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تم اور جوانا بغیر کسی ٹارگٹ کے کام کر رہے ہو۔ میں نے جوانا سے کہا تھا کہ وہ ٹاگورا کے علاقے کی صفائی کرے اور صفائی سے میرا مطلب تھا کہ وہاں کے بڑے گرگوں کا خاتمہ کر کے ان کے سرپرستوں کو ٹریس کر کے ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے لیکن تم دونوں وہاں کی بجائے اس سلطانی محلے کے چھوٹے چھوٹے بدمعاشوں پر ٹوٹ پڑے"...... جوزف نے کہا۔

"باس نے اس کا حکم دیا تھا کیونکہ سلیمان نے انہیں اس عورت کے بیٹے کی ہلاکت کا بتایا تھا اس لئے مجھے اور جوانا کو وہاں کام کرنا پڑا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ لیکن اب تمہارا کیا پروگرام ہے کیونکہ جوانا دوبارہ بور نظر آ رہا ہے اور یہ بھی سن لو کہ سنیک کلرز کا چیف جوانا ہے تم نہیں ہو"...... جوزف نے کہا تو دوسری طرف سے ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے میں آئندہ خیال رکھوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"او کے۔ تم معلومات حاصل کرو کہ تمہارے کل کے ایکشن کا

ان لوگوں میں کیا ردعمل ہے پھر جوانا کو رپورٹ دے دینا۔ پھر جیسے جوانا کہے ویسے کر لینا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" تم نے خواہ مخواہ ٹائیگر سے یہ بات کر دی "...... جوانا نے کہا۔

" کہنا ضروری تھا۔ بہرحال ایک بات میں تمہیں بتا دوں کہ اس طرح اگر تم مزید بور دکھائی دیئے تو باس تمہیں گولی بھی مار سکتا ہے۔ اسے ایسے لوگوں سے سخت نفرت ہے جن کے چہروں پر بیزاری نظر آنے لگ جاتی ہے"...... جوزف نے کہا اور اٹھ کر باہر چلا گیا البتہ فون پیس وہ وہیں چھوڑ گیا تھا۔

" کیسا وقت آ گیا ہے کہ اب جوانا کو بھی سمجھایا جانے لگا ہے اور دھمکیاں دی جانے لگی ہیں"...... جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جوانا نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

" رانا ہاؤس "...... جوانا نے کہا۔

" اوہ جوانا تم۔ جوزف کہاں ہے "...... دوسری طرف سے عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" وہ ابھی اٹھ کر باہر گیا ہے۔ اسے بلاؤں "...... جوانا نے کہا۔

" میں نے تم سے ہی بات کرنی تھی۔ تم نے کل کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ابھی جوزف سے یہی بات ہو رہی تھی اور پھر جوزف نے

ٹائیگر سے بات کی۔ میں تفصیل بتا دیتا ہوں"...... جوانا نے کہا اور پھر اس نے کل ہونے والے سارے واقعات بتانے کے ساتھ ساتھ جوزف اور ٹائیگر کے درمیان ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

" جوزف درست کہہ رہا ہے جوانا وہاں لازماً ردعمل ہوا ہو گا اور اب تمہیں اور ٹائیگر دونوں کو ہلاک کرنے کے لئے یقیناً کوئی کارروائی کی جائے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کوئی فرق نہیں پڑتا ماسٹر لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے سامنے کوئی خاص ٹارگٹ نہیں ہے۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے غنڈوں کو ہلاک کرنا کوئی کارروائی نہیں ہے"...... جوانا نے کہا۔

" کل تو تم نے اور ٹائیگر نے صرف اس نوجوان کی ہلاکت کا انتقام لیا ہے۔ آج سے تم اپنا اصل کام شروع کرو اور اس کے لئے تمہیں ٹاگورا جا کر وہاں اس شرفو اور کالو نامی غنڈوں کو تلاش کرنا ہے اور پھر انہیں فوری ہلاک کرنے کی بجائے ان سے ان کے سرپرستوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ ٹارگٹ خود بخود تمہارے سامنے آ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے فون آف کر کے اسے واپس میز پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جوانا نے ایک بار پھر فون پیس اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

"رانا ہاؤس"...... جوانا نے کہا۔
"ٹائیگر بول رہا ہوں جوانا۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں
ہم دونوں کی فوری ہلاکت کے لئے آسٹن گروپ کی خدمات حاصل کی
گئی ہیں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو جوانا
چونک پڑا۔
"آسٹن گروپ۔ یہ کون سا گروپ ہے"...... جوانا نے چونک
پوچھا۔
"زیر زمین دنیا کا ایک فعال گروپ ہے جس کا سربراہ آسٹن
ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کہاں ہوتا ہے یہ آسٹن"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے
پوچھا۔
"میں رانا ہاؤس آرہا ہوں پھر وہاں سے چلیں گے اس آسٹن
پاس"...... ٹائیگر نے کہا۔
"کس پارٹی نے اس کی خدمات حاصل کی ہیں"...... جوانا نے کہا۔
"یہی بات تو اس سے معلوم کرنی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے آجاؤ"...... جوانا نے کہا اور پھر دوسری طرف سے
رابطہ ختم ہونے پر اس نے فون پیس آف کیا اور اسے میز پر رکھ کر
اٹھ کھڑا ہوا تاکہ ٹائیگر کے آنے سے پہلے تیار ہو سکے۔ اب اسے
مسئلے میں دلچسپی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے
کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج
اٹھی۔
"سلیمان فون اٹھا کر لے جاؤ"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا
لیکن اس کے ساتھ ہی وہ خود ہی چونک پڑا۔
"اوہ۔ یہ خشک مضمون پڑھتے پڑھتے میرا ذہن بھی خشک ہو گیا
ہے۔ سلیمان تو مجھے بتا کر گیا ہے کہ وہ مارکیٹ جا رہا ہے اور میں
اسے آوازیں دے رہا ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ
اس دوران گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے رسالہ بند کر کے
اسے میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
عمران نے کہا۔

"فیاض بول رہا ہوں عمران۔ وہ تمہارا دیوہیکل حبشی جوانا تمہارا شاگرد ٹائیگر دونوں ہسپتال پہنچ چکے ہیں۔ کیا تمہیں اطلاع یا نہیں"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہسپتال پہنچ چکے ہیں۔ کیوں کب۔ کس طرح"...... عمران ۔ کہا۔

"وہ دونوں کار میں سوار لارنس روڈ پر جارہے تھے کہ ان کی کا بم مارا گیا ہے جس سے وہ دونوں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور لوگو نے انہیں جنرل ہسپتال پہنچایا ہے۔ مجھے میرے ایک انسپکٹر نے اطلاع دی ہے۔ میں نے ہسپتال فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ دونو زیادہ زخمی نہیں ہوئے کیونکہ کار غیر معمولی ساخت کی تھی جس وجہ سے وہ بچ گئے ہیں۔ بہرحال ابھی انہیں وہاں ایک ہفتہ رہنا گا۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ یہ کیا سلسلہ ہے۔ کیوا ایسا ہوا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ سنیک کلر کوئی کیس ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ سنیک کلرز ایک سرکا تنظیم ہے اور جوانا اس کا چیف ہے"...... عمران نے کہا۔ سوپر فیا کے یہ بتانے پر کہ وہ معمولی زخمی ہوئے ہیں عمران کو خاصا اطمینا ہو گیا تھا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن نجانے ہماری حکومت کو کیا سوجھ جاتا ہے

اس قسم کی تھرڈ کلاس تنظیمیں بنانا شروع کر دیتی ہے۔ سنیک کلرز یہ کیسا نام ہے اور پھر سرکاری تنظیم"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"حکومت کوشش کر رہی ہے کہ نکمے لوگوں کو ان کی سیٹوں سے ہٹا کر کام کرنے والوں کو آگے لایا جائے اور ابھی یہ معاملہ تجرباتی سطح پر ہے اس لئے ابھی تم سپرنٹنڈنٹ ہو ورنہ دیکھ لینا اگر یہی صورت حال رہی تو تمہاری جگہ کسی روز جوانا بیٹھا ہوا نظر آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھے نکما کہہ رہے ہو۔ مجھے۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ ہم کیا کچھ کرتے رہتے ہیں۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"معلوم ہے۔ اچھی طرح معلوم ہے۔ نئے سے نئے اکاؤنٹ کھلواتے رہتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے باقاعدہ اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کیونکہ ڈاکٹر صدیقی کے بات کرنے سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ فون آپریٹر نے انہیں اس کا نام نہیں بتایا ورنہ وہ اس انداز میں بات نہ کرتے۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ خیریت"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کہا۔

"جب تک خیریت رہتی ہے تب تک آپ سے بات ہی نہیں ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ہمارے ساتھ المیہ ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس میں اتنا طویل سانس لینے کی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر صاحب۔ آپ کی ضرورت اس وقت ہی پڑتی ہے جب خیریت غائب ہو جاتی ہے۔ بہرحال ٹائیگر اور جوانا دونوں زخمی ہو گئے ہیں اور اس وقت جنرل ہسپتال میں موجود ہیں۔ بتایا تو یہی گیا ہے کہ وہ معمولی زخمی ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ انہیں اپنے پاس شفٹ کرا لیں۔ اس طرح مجھے اطمینان رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن ان دونوں کو سپیشل سیکشن میں تو نہیں رکھا جا سکتا کیونکہ بہرحال ان کا تعلق کسی سرکاری محکمے سے تو نہیں ہے"۔

ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"جوانا ایک سرکاری تنظیم سنیک کلرز کا چیف ہے اور اس سرکاری تنظیم کا باقاعدہ سرکاری نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے اور ٹائیگر اس تنظیم کا رکن ہے اور وہ دونوں سرکاری کام کے دوران ہی زخمی ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے میں ابھی بندوبست کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ ٹائیگر اور جوانا کیا تمہارے سامنے کسی مشن پر گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر نے اطلاع دی تھی کہ کل کے واقعات کے ردعمل میں کسی آسٹن گروپ کو ان کے قتل کے لئے ہائر کیا گیا ہے اور پھر ٹائیگر میک اپ میں رانا ہاؤس پہنچا۔ اس نے جوانا کو بھی میک اپ کرنے کے لئے کہا لیکن جوانا نے انکار کر دیا اور پھر وہ دونوں جوانا کی کار میں بیٹھ کر اس آسٹن کے پاس گئے ہیں لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں باس"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لارنس روڈ پران کی کار پر بم مارا گیا ہے اور وہ دونوں زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئے ہیں۔ مجھے سوپر فیاض نے اطلاع دی تو میں نے انہیں سپیشل ہسپتال شفٹ کرنے کا ڈاکٹر صدیقی کو کہہ دیا ہے۔ خصوصی ساخت کی کار کی وجہ سے وہ زیادہ زخمی نہیں ہوئے۔ بہرحال انہیں ایک ہفتہ ہسپتال میں رہنا ہو گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہ آسٹن کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے ٹائیگر سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ پیشہ ور قاتلوں کے ایک بڑے گروپ کا چیف ہے اور زوالا کلب کا مالک ہے۔ آسٹن اس کا کوڈ نام ہے ورنہ وہاں یہ میگ کے نام سے پکارا جاتا ہے اور سب اسے میگ کے نام سے جانتے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں رانا ہاؤس آرہا ہوں۔ تم تیار رہنا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر اس نے کار پھاٹک کے اندر لے جانے کی بجائے ایک سائیڈ پر روک دی اور نیچے اتر کر رانا ہاؤس کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا ہی تھا کہ رانا ہاؤس کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف باہر آگیا۔ اس نے خاکی رنگ کی یونیفارم پہن رکھی تھی اور اس کے دونوں پہلوؤں میں ہولسٹر لگے ہوئے تھے۔

"ارے واہ۔ تم تو باقاعدہ تیار ہو چکے ہو"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا باس کہ میں تیار ہو جاؤں"۔ جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"حفاظتی نظام آن کر کے آجاؤ"...... عمران نے کہا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف سائیڈ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"یہ زوالا کلب کہاں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"یس باس۔ ڈیوس روڈ پر ہے"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی صوفے پر اکڑے ہوئے انداز
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر شراب کی بوتل پڑی ہوئی تھی
تھوڑی تھوڑی دیر بعد بوتل اٹھا کر شراب کا ایک لمبا گھونٹ لیتا
پھر بوتل واپس میز پر رکھ دیتا۔ اس دوران فون آ رہے تھے اور
مسلسل فون سن سن کر ہدایات دے رہا تھا۔ اب بھی اس نے
ہی بوتل میز پر رکھی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا
"یس"...... اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔
جیکی بول رہا ہوں باس۔ ٹائیگر اور جوانا والا ٹارگٹ ہٹ کر
گیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"اوہ۔ کس طرح۔ تفصیل بتاؤ"...... اس آدمی نے چونک کر
پوچھا۔
"ایک کار میں وہ جوانا نظر آ گیا۔ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا

قد و قامت کے لحاظ سے تو ٹائیگر ہی لگ رہا تھا لیکن اس کا چہرہ مختلف
تھا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں خود وہاں پہنچ گیا اور پھر ایک چوک پر جب
ٹریفک سگنلز کی وجہ سے کاریں رکیں تو میں نے بھی اپنی کار ان کی
کار کے ساتھ روک دی اور پھر میرے کانوں میں ٹائیگر کا نام پڑ گیا۔
جوانا اسے ٹائیگر کہہ کر پکار رہا تھا جس پر میں کنفرم ہو گیا کہ یہی
ٹائیگر ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمیوں کو اس کار کو اڑانے کا حکم
دے دیا اور لارنس روڈ پر میرے آدمیوں نے اس کار کو بم سے اڑا
دیا"...... جیکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"وہ دونوں ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں"...... باس نے تیز لہجے میں
پوچھا۔
"باس وہ موقع پر ہلاک نہیں ہوئے لیکن وہ اس قدر زخمی تھے کہ
ہسپتال پہنچنے پر یقیناً ہلاک ہو چکے ہوں گے"...... جیکی نے جواب
دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ تم نے کنفرم نہیں کیا۔ نانسنس۔ کنفرم
کرو اور اگر وہ زندہ ہوں تو ہسپتال میں جا کر انہیں گولیوں سے اڑا
دو۔ ہم نے بہرحال اپنا ٹارگٹ پورا کرنا ہے"...... باس نے کہا۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھ
کر ایک بار پھر شراب کی بوتل اٹھا لی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جیکی
کی کال دوبارہ آ گئی۔
"باس وہ زخمی ہیں لیکن انہیں کسی خفیہ ہسپتال میں شفٹ کر

دیا گیا ہے جہاں کا پتہ کوئی بھی نہیں جانتا"...... جیکی نے کہا۔

"خفیہ ہسپتال۔ وہ کون سا ہسپتال ہے اور کس نے انہیں شفٹ کیا ہے وہاں"...... باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس یہ معلوم ہو سکا ہے کہ سرکاری خفیہ ہسپتال کی ایمبولینس آئی اور ان دونوں کو لے گئی۔ میرے آدمی معلومات حاصل کر رہے ہیں"...... جیکی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اگر اس ہسپتال کا پتہ لگ جائے تو وہاں کاروائی کرو ورنہ بہرحال وہ ٹھیک ہو کر باہر تو آئیں گے تو پھر کارروائی شروع کر دینا۔ کام تو ہر صورت میں کرنا ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"...... باس نے رسیور اٹھا کر تیز لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ آرتھر تم۔ میں آسٹن بول رہا ہوں۔ تمہارا کام تو ہو گیا تھا لیکن وہ ابھی بہرحال زندہ ہیں اس لئے کام جاری ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کام ہو گیا تھا تو پھر وہ زندہ کیسے رہ گئے"۔ دوسری طرف سے آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے آدمیوں نے لارنس روڈ پر ان کی کار پر بم مارا جس سے

شدید زخمی ہوئے اور ہسپتال میں پہنچا دیئے گئے۔ میرے آدمی ہیں ہلاک کرنے ہسپتال پہنچے تو وہاں سے معلوم ہوا کہ انہیں سی خفیہ سرکاری ہسپتال میں شفٹ کر دیا گیا ہے جس کا پتہ نہیں رہا اس لئے میں نے اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اس سپتال کو تلاش کریں اور انہیں ہلاک کر دیں ورنہ بہرحال یہ باہر یں گے تب انہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... آسٹن نے تفصیل تے ہوئے کہا۔

"تو کیا ان کا تعلق حکومت سے ہے جو انہیں کسی خفیہ سرکاری سپتال میں پہنچایا گیا ہے"...... دوسری طرف سے آرتھر نے الجھے ے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ ٹائیگر کے بارے میں مجھے معلوم کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ی علی عمران سے ہے۔ شاید اس علی عمران نے یہ بندوبست کیا ہو ...... آسٹن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا ہئے"...... آرتھر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ آسٹن اپنا کام بہرحال مکمل کیا کرتا ہے"۔ ن نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تو آسٹن نے رسیور رکھ دیا لیکن اسی لمحے ساتھ پڑے

ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو آسٹن بے اختیار چونک پڑا
انٹرکام کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کال کلب سے کی جا رہی ہے

"یس"...... آسٹن نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"کاؤنٹر سے رابرٹ بول رہا ہوں باس۔ ایک صاحب
افریقی حبشی یہاں آئے ہیں۔ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان
نے اپنا نام پرنس بتایا ہے اور وہ افریقی حبشی ان کا محافظ
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پرنس۔ کیا مطلب۔ کیا وہ کسی ریاست کا شہزادہ ہے"
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہہ رہے
ڈھمپ ریاست ہو گی"...... رابرٹ نے کہا۔

"میری ان سے فون پر بات کراؤ"...... آسٹن نے کہا۔

"ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد
بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس میگ بول رہا ہوں۔ آپ کیوں مجھ سے ملنا چاہتے ہیں
آسٹن نے کہا۔

"ریاست ڈھمپ کے چند دشمن یہاں موجود ہیں اور ہم
خاتمہ کرانا چاہتے ہیں ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کے ذریعے آسٹن
رابطہ ہو سکتا ہے۔ ہم منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ ریاست ڈھمپ کہاں ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا
ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ سلسلہ کوہ ہمالیہ میں ایک آزاد اور خود مختار ریاست ہے"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے آپ رسیور رابرٹ کو دیں"...... آسٹن نے کہا۔

"یس باس۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد
رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"ان کو سپیشل آفس پہنچا دو میں وہیں آ رہا ہوں"...... آسٹن نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دولت خود چل کر آ گئی ہے۔ بہت خوب۔
آج واقعی قسمت زوروں پر ہے"...... رسیور رکھ کر آسٹن نے
مسکراتے ہوئے کہا اور شراب کی بوتل اٹھا لی۔ ظاہر ہے ایک پرنس
اب منہ مانگا معاوضہ دینے کی بات کرے تو پھر قسمت نے تو مہربان
ہونا ہی تھا۔

زوالا کلب کی عمارت خاصی پرانی تھی لیکن خاصی بڑی اور و
عمارت تھی۔ عمارت کی پیشانی پر کلب کے نام کا پرانا سا لیکن جہا
سائز کا بورڈ بھی موجود تھا۔ عمران نے کار ایک طرف سائیڈ پر کر
روک دی۔ کلب میں آنے جانے والے سب زیر زمین دنیا کے ا
نظر آتے تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ البتہ کچھ ایک
سیاح بھی ان میں شامل نظر آ رہے تھے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا
کے مین گیٹ میں داخل ہوا۔ جوزف اس کے پیچھے اس انداز میں
رہا تھا جیسے وہ عمران کا محافظ ہو۔ ہال میں بے پناہ شور تھا
منشیات کے غلیظ اور انتہائی بدبو دار دھویں سے تقریباً بھرا ہوا
شراب بھی وہاں کھلے عام پی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ
ایسی حرکتیں بھی کی جا رہی تھیں کہ ایسی حرکتوں کا عمران کم
پاکیشیا میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا

کے پیچھے دو نیم عریاں لڑکیاں موجود تھیں جبکہ ایک نوجوان آدمی کاؤنٹر کی سائیڈ پر سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے کاؤنٹر پر فون رکھا ہوا تھا۔ لڑکیاں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں۔

" پاکیشیا میں یہ سب کچھ کھلے عام ہو رہا ہے اور یہاں کی پولیس اور انٹیلی جنس کچھ بھی نہیں کرتی "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس یہ پاکیشیا کا سب سے بدنام کلب ہے۔ یہاں پولیس خوف سے نہیں داخل ہوتی۔ یہاں آدمیوں کو مار کر ان کی لاشیں تک غائب کر دی جاتی ہیں "...... جوزف نے جواب دیا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہے۔ کیا تم پہلے یہاں آئے تھے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے ٹائیگر نے اس بارے میں بتایا تھا "...... جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچ چکے تھے۔

" ہم ریاست ڈھمپ کے پرنس ہیں سنا تم نے۔ ہم نے تمہارے باس میگ سے ملنا ہے۔ ہم نے اس کے ذریعے یہاں اپنے دشمنوں کا خاتمہ کرانا ہے "...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر شاہانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں بات کرتا ہوں سر "...... نوجوان شاید عمران کے لہجے اور انداز کے ساتھ ساتھ اس کے عقب میں کھڑے دیوہیکل

جوزف اور اس کی یونیفارم اور ہولسٹروں میں موجود بھاری ریوالوروں کو دیکھ کر ہی مرعوب ہو گیا تھا۔ اس نے جلدی سے سامنے موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے باس کہہ کر وہ ساری بات دوہرا دی جو عمران نے اس سے کی تھی جس پر دوسری طرف سے اس سے براہ راست بات کرنے کے لئے کہا گیا تو عمران نے رسیور لے کر دوسری طرف سے بولنے والے کو یہ بتایا کہ وہ اس کے ذریعے آسٹن کو اپنے دشمنوں کے خلاف بک کرانا چاہتا ہے اور اس نے منہ مانگا معاوضہ دینے کی بات بھی خاص طور پر کر دی۔ اسے فون واپس کاؤنٹر مین کو دینے کے لئے کہا گیا تو عمران نے فون کاؤنٹر مین کو دے دیا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر مین نے دوسری طرف سے بات سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک آدمی کو بلایا۔

"ٹونی۔ پرنس اور ان کے محافظ کو سپیشل آفس پہنچاؤ۔ باس ان سے وہاں ملاقات کرے گا"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"آیئے سر"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک راہداری سے گزر کر ایک لفٹ میں پہنچ گئے۔ لفٹ نیچے اترتی چلی گئی۔ لفٹ جہاں جا کر رکی وہاں ایک اور راہداری تھی جس میں چار مسلح مشین گن بردار موجود تھے لیکن انہوں نے عمران اور جوزف کے ساتھ وہاں کے آدمی کو دیکھ کر انہیں کچھ نہ کہا اور وہ

تینوں اطمینان سے چلتے ہوئے راہداری کے آخر میں ایک دروازے پر پہنچ گئے۔

"یہ سپیشل آفس ہے جناب آپ اندر تشریف لے جائیں"۔ ساتھ آنے والے نے کہا اور سائیڈ پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور بند دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے اور شاید اسی لئے اسے سپیشل آفس کا نام دیا گیا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوزف تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن اس کی سجاوٹ میں نیم عریاں تصاویر کا زیادہ استعمال کیا گیا تھا۔ کمرہ خالی تھا۔

"دروازہ بند کر دو جوزف"...... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف نے مڑ کر دروازے کو لاک کر دیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز کی چست پتلون اور گہرے کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ شکل و صورت سے وہ زیر زمین دنیا کا کوئی نامور بدمعاش ہی نظر آتا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے کئی مندمل نشانات تھے۔

"آپ پرنس ہیں"...... آنے والے نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ عمران صوفے پر بیٹھ گیا تھا جبکہ جوزف اس کی سائیڈ پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں۔ کیا تم میگ ہو"...... عمران نے بیٹھے بیٹھے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام میگ ہے"...... آنے والے نے کہا اور پھر عمران کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا تمہارے ذریعے آسٹن سے بات ہو سکتی ہے"...... نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ خود کسی سے بات نہیں کرتا اس کے سارے معاملات میں ہی ڈیل کرتا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ آدمیوں کا خاتمہ کرانا چاہتے ہیں"...... میگ نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"دو آدمی ہیں جن میں سے ایک کا نام ٹائیگر ہے اور دوسرے نام جوانا"...... عمران نے کہا تو میگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ دونوں تو"...... میگ نے بے اختیار لیکن پھر فقرہ مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ رک گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ ان دونوں پر تمہارے آدمی پہلے حملہ کر چکے ہیں اور وہ دونوں اس وقت ہسپتال میں ہیں"۔ عمر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ۔ آپ کیسے جانتے ہیں یہ سب کچھ۔ کون ہیں آپ" نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام آسٹن ہے اور تم نے یہاں قاتلو

کا ایک بڑا گروپ بنایا ہوا ہے لیکن کلب میں تم میگ کے نام سے جانتے ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام علی عمران ہے اور ٹائیگر میرا شاگرد ہے اور جوانا میرا ساتھی۔ اگر تم اپنی ہڈیاں تڑوانا پسند نہ کرو تو پھر خود ہی بتا دو کہ تمہیں کس پارٹی نے اس کام کے لئے ہائر کیا تھا"۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ میگ حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کسی انسان کو زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"تم۔ تم۔ کیا واقعی تم علی عمران ہو"...... میگ نے رک رک کر کہا۔

"ہاں اور میں نے اپنا تعارف اس لئے کروایا ہے کہ تم ٹوٹ پھوٹ سے بچ سکو"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہرحال میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم اس طرح یہاں میرے پاس آ سکتے ہو اور یہ بھی درست ہے کہ میرا نام واقعی آسٹن ہے لیکن تمہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ تم میرے آفس میں ہو اور کوئی بھی پیشہ ور قاتل اپنی پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا"...... آسٹن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو آسٹن آخری بار کہہ رہا ہوں کہ پارٹی کا نام بتا دو اور پھر مجھے کنفرم کرا دو ورنہ"...... عمران نے ایک بار پھر سرد لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ صرف اتنی رعایت کر سکتا ہوں کہ زندہ واپس جانے کی اجازت دے دوں کیونکہ تمہارے خلاف میرے پاس کوئی بکنگ نہیں ہے اور میں خواہ مخواہ کسی کو ہلاک نہیں کرتا"...... آسٹن نے اس بار بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اگر تم بضد ہو تو ٹھیک ہے ہم واپس جاتے ہیں"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو آسٹن کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک ابھر آئی۔ وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"اپنی زندگی کو میری طرف سے تحفہ سمجھنا ورنہ یہاں صرف انگلی کی معمولی سی حرکت سے تم دونوں بے جان ہو سکتے ہو"۔ آسٹن نے فاتحانہ لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا عمران کا بازو گھوما اور آسٹن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلے میز سے ٹکرایا اور پھر پلٹ کر نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کے لئے جسم کو سمیٹا ہی تھا کہ عمران کا پیر اس کی گردن پر پہنچ گیا اور دوسرے لمحے آسٹن کا سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے بگڑتا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے پیر کا رخ تھوڑا واپس موڑا تو آسٹن کا انتہائی تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ نارمل ہونے لگ گیا اور اس کے حلق سے نکلنے والی خرخراہٹ کی آوازیں بھی مدھم ہونے لگ گئی تھیں۔

"بولو کون پارٹی ہے۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا آگے کی طرف موڑ دیا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ ہٹا لو پیر۔ پپ۔ پپ۔ پیر ہٹا"...... آسٹن کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"آرتھر۔ آرتھر پارٹی ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"کون آرتھر۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"آرتھر اسلحے کا سمگلر ہے۔ شان پلازہ میں اس کا آفس ہے۔ انٹرنیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کے نام سے"...... آسٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب بولو تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا نہیں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مم۔ مم۔ میں تم سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مم۔ میں نہیں کر سکتا"...... آسٹن نے رک رک کر کہا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"تم نے دیکھ لیا کہ یہ معمولی سا عذاب بھی کس قدر خوفناک ہے۔ اب اگر تم نے ہمارے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے اور آرتھر یا کسی اور کو اس سے کوئی دلچسپی نہ ہو گی کہ تم مر چکے ہو۔ وہ اپنے کام کسی اور سے کرا لیں گے"۔ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ آسٹن اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور دونوں ہاتھوں سے مسلسل اپنی گردن مسلنے میں مصروف تھا۔

"یہ واقعی انتہائی خوفناک عذاب ہے۔ انتہائی ہولناک اور مجھے احساس ہو گیا ہے کہ میں واقعی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے میں تمہارے خلاف اب کچھ نہیں کروں گا"...... آسٹن نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے کہا۔

"تم اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور اپنے آدمیوں کو حکم دو کہ وہ اب ٹائیگر اور جوانا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں کہہ دیتا ہوں"...... آسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں ان نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دو"...... عمران نے کہا تو آسٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ جیکی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میگ بول رہا ہوں جیکی"...... آسٹن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹائیگر اور جوانا کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ اب وہ دوبارہ نظر آئیں گے تو ان پر کام

کیا جائے گا"...... جیکی نے کہا۔

"سنو۔ میں نے پارٹی سے ان پر دوبارہ حملے کی رقم دینے کے لئے کہا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا ہے۔ اس کے مطابق ان کا زخمی ہونا ہی ان کے لئے کافی ہے کیونکہ وہ انہیں چند روز کے لئے سامنے سے ہٹانا چاہتے تھے اس لئے اب یہ مشن ختم ہو چکا ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو حکم دے دو کہ وہ اب آئندہ اس مشن پر مزید کام نہ کریں"۔ آسٹن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور آسٹن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیسے ہی گردن موڑی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آ رہا تھا جس کا رخ اس کی طرف تھا اور عمران کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے کچھ نہیں کہو گے"...... آسٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے ساتھیوں پر قاتلانہ حملہ کرایا ہے اس لئے تمہاری موت لازمی ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی مشین پسٹل سے گولیاں نکلیں اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آسٹن ہلکی سی چیخ مار کر صوفے پر ڈھیر ہو گیا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"آؤ"...... عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے

کہا۔

" باس باہر موجود افراد نے اگر اندر جھانک لیا تو گڑبڑ ہو جائے گی"...... جوزف نے کہا۔

" ہاں ان چاروں کا تم نے خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ راہداری میں وہ چاروں مسلح افراد بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑے تھے۔ اچانک جوزف نے بیک وقت دونوں ریوالور ہولسٹر سے کھینچے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں سنبھلتے یا کچھ سمجھتے خوفناک دھماکوں سے راہداری گونج اٹھی اور وہ چاروں اس طرح چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے حشرات الارض نیچے گرتے ہیں اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ اوپر پہنچ گئے۔ راہداری سے گزر کر وہ ہال میں پہنچے اور پھر اسی طرح اطمینان سے چلتے ہوئے ہال کے مین گیٹ سے باہر آ گئے۔

" اب کہاں چلنا ہے۔ کیا آرتھر کے پاس"...... جوزف نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا اس آرتھر کو تم اٹھا کر رانا ہاؤس لے آ سکتے ہو۔ اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ کرنی پڑے گی"...... عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آرتھر اپنے آفس میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور ٹونی کو اندر آتا دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" تم اس طرح اچانک"...... آرتھر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جلدی اٹھو اور میرے ساتھ چلو"...... ٹونی نے کہا تو آرتھر بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے اور کیوں جانا ہے"...... آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے اس آفس کا علم آسٹن کو تھا اور آسٹن ہلاک ہو چکا ہے اور اسے ہلاک علی عمران نے کیا ہے اس لئے اب وہ لامحالہ یہاں پہنچیں گے اور تم ان کے ایک بار ہاتھ چڑھ گئے تو پھر تمہارا بچنا محال ہے"...... ٹونی نے جواب دیا تو آرتھر کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ

سا گیا۔

"آسٹن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔
نے کہا۔

"تم یہاں سے تو چلو۔ اسی لئے تو میں خود آیا ہوں۔ کسی جگہ پر پہنچ کر تفصیل سے باتیں ہو جائیں گی"...... ٹونی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ"...... آرتھر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں علیحدہ علیحدہ کاروں میں سوار سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آگے آرتھر کی کار تھی جسے آرتھر خود چلا رہا تھا جبکہ اس کے پیچھے ٹونی کی کار تھی جسے ٹونی چلا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئیں اور پھر آرتھر کی کار ایک کوٹھی کے بڑے پھاٹک کے سامنے رک گئی۔ ٹونی نے بھی اپنی کار اس کے پیچھے روک دی۔ آرتھر نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک آدمی باہر آ گیا۔

"بڑا پھاٹک کھولو جیکب"...... آرتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور آرتھر کار اندر لے گیا۔ اس کے پیچھے ٹونی بھی کار اندر لے گیا۔

"یہ میرا خاص اڈا ہے اس کا علم میری ذات کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے"...... آرتھر نے کار سے اتر کر ٹونی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ اب تفصیل سے بات ہو سکتی ہے"...... ٹونی

نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک بڑے سے
یں جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا آ کر بیٹھ گئے۔
ی لمحے پھاٹک کھولنے والا اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور دو جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے شراب کی بوتل اور جام میز پر رکھے اور پھر واپس چلا گیا۔ آرتھر نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور دونوں جام بھر کر اس نے بوتل واپس میز پر رکھ دی۔

"یہ لو پیو۔ خصوصی شراب ہے اور مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا چکر ہے"...... آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹونی نے شراب سے بھرا ایک جام اٹھایا اور گھونٹ لے کر واپس میز پر رکھ دیا۔

"میں آسٹن سے ملنے اس کے کلب گیا تو مجھے علی عمران اپنے ساتھی افریقی نیگرو کے ساتھ کلب سے باہر آتا ہوا دکھائی دیا۔ میں انہیں دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ وہ کار میں بیٹھ کر چلے گئے تو میں اندر گیا تو کاؤنٹر مین نے مجھے بتایا کہ آسٹن سپیشل آفس میں ہے۔ چونکہ میرے اور آسٹن کے تعلقات ایسے ہیں کہ مجھے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے میں اس کے سپیشل آفس گیا لیکن سپیشل آفس کی راہداری میں پہنچتے ہی میں یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ وہاں اس کے چاروں مسلح محافظوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں اندر سپیشل آفس گیا تو وہاں آسٹن کی لاش ملی۔ اسے بھی دل پر گولیاں ماری گئی تھیں۔ آسٹن کا لباس اس طرح مسلا ہوا تھا کہ میں سمجھ گیا کہ عمران نے اس پر اپنے مخصوص انداز میں تشدد کیا ہے اور چونکہ

آسٹن کے آدمیوں نے ٹائیگر اور جوانا کی کار پر بم مارا تھا اور وہ ا
ہو گئے تھے اس لئے علی عمران خود حرکت میں آ گیا۔ اسے بہرحال
آسانی سے معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ کارروائی آسٹن کی ہے اور
اس نے آسٹن سے یہ بات پوچھنی تھی کہ ٹائیگر اور جوانا پر حملہ
پارٹی نے کرایا ہے اور وہ شخص ایسا ہے کہ اس کے سامنے کوئی ز
دیر تک ٹھہر نہیں سکتا اور آسٹن نے لازماً اسے تمہارے بارے
بتا دیا ہو گا اس لئے اس نے آسٹن کو ہلاک کر دیا ہے کہ وہ تم
اطلاع نہ دے سکے اور چونکہ آسٹن تمہارے اس پلازے والے
کے بارے میں جانتا تھا اس لئے عمران لامحالہ تمہارے اس آفس
ریڈ کرے گا یا اپنے آدمیوں کے ذریعے تمہیں اغوا کرائے گا تاکہ
سے پوچھ گچھ کر سکے کہ تم نے آسٹن کو ٹائیگر اور جوانا کے قتل
ٹپ کیوں دی تھی اس لئے میں وہاں سے سیدھا تمہارے پاس
اور تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا"...... ٹونی نے پوری تفصیل سے
کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری سیڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی تیز لوگ ہیں لیکن وہ مجھ
کیا پوچھے گا۔ میرا بظاہر تو کسی جرم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسکے
کام بھی خفیہ طور پر ہوتا ہے"...... آرتھر نے ہونٹ چباتے
کہا۔

"اگر تم اس کے ہاتھ لگ گئے تو پھر وہ خود ہی سب کچھ معلوم
لے گا۔ میں نے تو اس لئے تمہیں منع کیا تھا کہ تم خاموش رہو

تم نے ضد کر لی"...... ٹونی نے کہا۔

"مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ لوگ آسٹن تک پہنچ جائیں گے اور اسے
ہلاک کر دیں گے حالانکہ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ ایسا ہو سکتا
ہے۔ اگر تم نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا تو واقعی میں
تمہاری بات پر بھی یقین نہ کرتا۔ بہرحال اب مجھے بتاؤ کہ مجھے کیا
کرنا ہے"...... آرتھر نے کہا۔

"دیکھو اب جو صورت حال ہے وہ واقعی تمہارے لئے انتہائی
سنگین ہے۔ تم نے ایک لحاظ سے تو واقعی بھڑوں کے چھتے پر پتھر مار
دیا ہے اس لئے اب ایک ہی صورت ہے کہ تم اس وقت تک انڈر
گراؤنڈ ہو جاؤ جب تک یہ عمران کسی اور مشن میں مصروف نہ ہو
جائے یا پھر ملک سے باہر چلے جاؤ۔ میرے نزدیک تمہارے بچاؤ کی
اور کوئی صورت نہیں ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"لیکن تب تک میرا بزنس تو تباہ ہو جائے گا اور میں ایسا نہیں کر
سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں اب آفس نہ جاؤں۔ میں یہاں سے
چھپ کر بزنس کو کنٹرول کروں"...... آرتھر نے کہا۔

"عمران اگر چاہے تو تمہیں یہاں بھی ٹریس کر لے گا۔ وہ ایسے
کاموں کا ماہر ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تم خود عمران سے بات
کر لو اور اسے بتاؤ کہ استاد کالو تمہارا واقف تھا اس نے تمہیں کال کر
کے تم سے ٹائیگر اور جوانا کے خلاف مدد چاہی جبکہ تمہیں معلوم ہی
نہ تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اس لئے تم نے آسٹن سے بات کر لی۔ پھر

میراحوالہ دینا کہ اب ٹونی نے مجھے بتایا ہے اس طرح معاملات
حل ہو جائیں"...... ٹونی نے کہا۔

"کیا وہ میرا پیچھا چھوڑ دے گا"...... آرتھر نے کہا۔

"اگر تم اسے کسی طرح یقین دلا دو کہ تمہیں براہ راست
بات کا علم بھی نہیں ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"لیکن اگر اس نے پوچھ لیا کہ مجھے کیسے اس بارے میں علم
پھر"...... آرتھر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو بتانا پڑے گا"...... ٹونی نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح بات نہیں بنے گی۔ ٹھیک ہے میں
بات پر عمل کرتا ہوں۔ میں آفس میں نہیں بیٹھتا اور کسی کو
کے بارے میں علم نہیں ہے۔ عمران خود ہی تھک کر خاموش
جائے گا"...... آرتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال آفس کی نسبت تم یہاں زیادہ محفوظ
ٹونی نے کہا۔

"تمہارا شکریہ کہ تم نے بروقت میری امداد کی ہے"......
نے کہا تو ٹونی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم میرے دوست ہو اور مشکل وقت میں دوستوں کی مدد
جاتی ہے"...... ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا تو آرتھر بھی اٹھ
ہوا۔ اس نے بڑی گرمجوشی سے ٹونی سے مصافحہ کیا اور پھر اسے
کار تک چھوڑنے گیا۔ جب ٹونی کار میں سوار ہو کر کوٹھی سے

یا تو آرتھر واپس مڑا اور پھر وہ کوٹھی کے ایک خصوصی کمرے میں
پہنچ گیا۔ اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں موجود ایک سرخ
رنگ کا فون پیس اٹھا کر باہر نکالا اور اس کا پلگ ساکٹ میں لگا کر
اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
بولنے والے کا لہجہ ایکریمی تھا۔

"آرتھر بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ کیسے سپیشل کال کی ہے"...... دوسری طرف
سے چونک کر پوچھا گیا تو آرتھر نے ساری تفصیل دوہرا دی۔ اس نے
ٹونی سے ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے خلاف کام کر رہی ہے۔ اوہ
ویری بیڈ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"سیکرٹ سروس نہیں جناب اس کے لئے کام کرنے والا ایک
آدمی جس کا نام علی عمران ہے وہ کر رہا ہے۔ چونکہ ہمارے خفیہ
گودام ٹاگورا میں ہیں اور استاد کالو ہمارے وہاں کے سیٹ اپ کا
انچارج ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اگر یہ لوگ اس تک پہنچ گئے تو
ہمارے خفیہ گودام اوپن ہو جائیں گے اس لئے میں نے ان کے
خاتمے کا ٹاسک دے دیا لیکن اس کے نتیجے میں یہ آدمی حرکت میں آ
گیا۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... آرتھر نے کہا۔

" تم نے بڑا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے آرتھر۔ بہرحال گھبرانے
ر ۔ یں ہے۔ ہم سب کچھ سنبھال لیں گے۔ تم اس وقت
موجود ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرتھر کا ستا ہوا چہرہ
بات سنتے ہی بحال ہو گیا اور اس نے کوٹھی نمبر اور کالونی کے بار
میں تفصیل بتا دی۔

" اوکے ۔ پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہمارا ایک خاص
رابرٹ ہے میں اسے ہدایات دے کر تمہارے پاس بھیج رہا ہے
تمہیں جو ہدایات دے تم نے اس پر عمل کرنا ہے۔ پھر تم پر کو
ہاتھ نہ ڈال سکے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے سر"...... آرتھر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

" وہ ابھی تھوڑی دیر بعد تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ ڈو
دری"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ہو گیا تو آرتھر نے رسیور رکھا اور پلگ ساکٹ سے نکال کر اس
فون کو لپیٹ کر واپس الماری میں رکھ دیا۔ یہ فون ایسا تھا کہ اس
ہونے والی گفتگو کسی طرح بھی درمیان میں نہ سنی جا سکتی تھی اور
فون بھی اسے اسلحہ سپلائی کرنے والی اس بین الاقوامی تنظیم نے
دیا ہوا تھا جس کا وہ یہاں پاکیشیا میں مین ایجنٹ تھا۔ فون کو
الماری میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور پھر اس کمرے سے
کر وہ سٹنگ روم میں آ گیا۔

" جیکب"...... آرتھر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے زور سے آواز

ئے کہا۔

" یس باس"...... چند لمحوں بعد اس کا ملازم اندر داخل ہوا اور
ں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ایک صاحب آ رہے ہیں ان کا نام رابرٹ ہے انہیں عزت سے
ر لے آنا۔ میں ان کا انتظار کر رہا ہوں"...... آرتھر نے کہا۔

" یس باس"...... جیکب نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی
بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو آرتھر سمجھ گیا کہ رابرٹ آیا ہو گا
پھر تھوڑی دیر بعد ملازم جیکب کے ساتھ ایک لمبے قد اور بھاری
کا آدمی اندر داخل ہوا۔

" میرا نام رابرٹ ہے مسٹر آرتھر"...... رابرٹ نے کہا تو آرتھر اٹھ
کھڑا ہو گیا اور اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس سے مصافحہ

" بیٹھو میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ پہلے بتاؤ کیا پینا پسند کرو
...... آرتھر نے کہا۔ وہ چونکہ یہاں تنظیم کا مین ایجنٹ تھا اس
وہ رابرٹ سے اس انداز میں بات کر رہا تھا۔

" کچھ نہیں کیونکہ مجھے واپس جانا ہے"...... رابرٹ نے مسکراتے
ئے کہا۔

" اچھا پھر بتاؤ کہ میرے لئے چیف نے کیا ہدایات دی ہیں"۔
ھر نے کہا۔

" یہ کوٹھی مجھے خالی سی دکھائی دے رہی ہے۔ کیا یہاں اس ملازم

کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے"...... رابرٹ نے اس کی
جواب دینے کی بجائے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا خصوصی پوائنٹ ہے اور یہاں میرا صرف ایک
ملازم جیکب ہی رہتا ہے"...... آرتھر نے کہا۔

"تو پھر ہدایات سن لیں۔ چونکہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس
نظروں میں آچکے ہیں اس لئے آپ کی موت کا وارنٹ جاری کر
ہے اور میں اس کی تعمیل کے لئے یہاں آیا ہوں"...... رابرٹ
کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... آرتھر
حیران ہو کر کہا لیکن دوسرے لمحے اسے رابرٹ کے ہاتھ میں سائیلنسر
لگا پسٹل نظر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا چٹک کی آواز
ساتھ ہی اسے ایک شعلہ سا نظر آیا اور دوسرے لمحے اسے یوں محسو
ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے سینے میں اندر دور تک گھستی چلی
ہو۔ اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے منہ سے چیخ
لیکن اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے گلے میں
گیا ہو۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن بے سود اور اس
ساتھ ہی اس کا ذہن اور احساسات تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

جوزف نے کار شان پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر
اسے پارکنگ کی طرف لے جانے کی بجائے وہ اسے پلازہ کے مین
گیٹ کی طرف لے گیا۔ اس نے کار مین گیٹ سے کچھ فاصلے پر ابھی
روکی ہی تھی کہ پلازہ کے ایک سائیڈ سے دو کاریں یکے بعد دیگرے
نمودار ہوئیں اور تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔
دونوں میں ایک ایک آدمی سوار تھا۔ آگے والی کار میں موجود آدمی کو
تو وہ جانتا نہیں تھا لیکن دوسری کار میں جو آدمی ڈرائیونگ سیٹ پر
بیٹھا ہوا تھا اسے وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ ٹائیگر کا دوست ٹونی تھا۔
ٹونی کلب کا مالک اور وہ ٹائیگر کے ساتھ کئی بار مختلف معاملات کے
سلسلے میں اس سے مل چکا تھا۔ دونوں کاریں پارکنگ سے نکل کر
دائیں طرف مڑیں اور آگے بڑھ گئیں تو جوزف کار سے نیچے اترا اور پھر
مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ گراؤنڈ فلور پر اس

آفس میں داخل ہوا جو امپورٹ ایکسپورٹ کی فرم تھی اور جس
مالک آرتھر تھا۔ ایک سائیڈ پر کاؤنٹر کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی
سامنے رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔

"مسٹر آرتھر آفس میں ہیں"...... جوزف نے کاؤنٹر کے قریب
کر اس لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہ تو ابھی اپنے دوست مسٹر ٹونی کے
گئے ہیں"...... اس لڑکی نے کہا تو جوزف چونک پڑا۔

"کہاں گئے ہیں"...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"جی بتا کر نہیں گئے۔ بس اچانک چلے گئے ہیں۔ شاید تھوڑی
بعد واپس آجائیں۔ آپ کی تعریف"...... لڑکی نے کہا۔

"میں نے ان سے ملنا تھا وہ مجھے نہیں جانتے۔ ٹھیک ہے میں
آجاؤں گا"...... جوزف نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس
کار ٹونی کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹونی کلب پہنچ کر
نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کلب کی طرف چل پڑا
چونکہ وہ کئی بار یہاں ٹائیگر کے ساتھ آچکا تھا اس لئے یہاں کا عملہ
اسے اچھی طرح جانتا تھا۔

"ٹونی آفس میں ہے"...... جوزف نے کاؤنٹر بوائے سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہ تو باہر گئے ہوئے ہیں"...... کاؤنٹر بوائے
نے کہا۔

"وہ مجھے کار میں اکیلے آتے ہوئے نظر آئے ہیں۔ ٹھیک ہے میں
ان کا انتظار کر لیتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور مڑ کر ایک خالی میز
پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے ویٹر اس کے سر پر پہنچ گیا۔

"ایپل اور بنانا مکس جوس بنا کر لے آؤ"...... جوزف نے ویٹر
سے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر
بعد جوس کا بڑا سا گلاس اس کے سامنے موجود تھا اور وہ آہستہ آہستہ
اسے سپ کرنے لگا۔ ایک گلاس پینے کے بعد جب ٹونی واپس نہ آیا تو
اس نے کچھ دیر ٹھہر کر ویٹر کو ایک اور گلاس لانے کا کہا اور ویٹر نے
جوس کا دوسرا بڑا گلاس لا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ وہ اسے پہلے گلاس
سے بھی زیادہ آہستگی سے سپ کرنے لگا اور پھر جب اس نے گلاس
ختم کیا تو اسے ٹونی کلب میں داخل ہوتا دکھائی دیا۔ وہ سیدھا سائیڈ
راہداری کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جوزف چونکہ اس سائیڈ پر بیٹھا
ہوا تھا کہ جب تک اسے مڑ کر نہ دیکھا جاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا ہوا
آدمی اسے نہ دیکھ سکتا تھا اس لئے ٹونی نے اسے نہ دیکھا تھا۔ جوزف
نے ویٹر کو بلا کر اسے پیمنٹ کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ٹونی کے
آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہاں کا عملہ اسے جانتا تھا اس لئے
کسی نے اس سے تعرض نہ کیا اور جوزف ٹونی کے آفس کا دروازہ
کھول کر اندر داخل ہوا تو میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا ٹونی اسے دیکھ
کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر

آئے تھے۔

"تم جوزف کیسے آئے ہو"...... ٹونی نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"میں کافی دیر سے ہال میں بیٹھا تمہاری آمد کا انتظار کر تھا"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کر کے وہ کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اوہ اچھا۔ خیریت۔ کیا کوئی کام ہے مجھ سے"...... ٹونی نے کہا

"ہاں۔ تم اور آرتھر اکٹھے شان پلازہ سے نکلے تھے البتہ تم دونوں علیحدہ علیحدہ کاروں میں تھے۔ میں نے فوری طور پر اس آرتھر سے ملنا ہے اس لئے میں یہاں آگیا کہ تم سے پوچھ لوں گا کہ آرتھر اب کہاں ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ میں اس کے آفس ضرور گیا تھا لیکن پھر اسے کوئی کام یاد آگیا اور ہم باہر آگئے۔ پھر وہ اپنی کار میں چلا گیا اور میں اپنی کار میں یہاں آگیا البتہ راستے میں مجھے ایک ضروری کام سے رکنا پڑ گیا تھا اس لئے دیر ہو گئی"...... ٹونی نے کہا۔

"دیکھو ٹونی تم ٹائیگر کے دوست ہو اور ٹائیگر کو آرتھر کی وجہ سے زخمی ہو کر ہسپتال پہنچنا پڑا ہے اور باس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آرتھر کو ٹریس کر کے اس سے معلومات حاصل کروں کہ اس نے ٹائیگر کے خلاف آسٹن گروپ کو کیوں ہائر کیا تھا اس لئے آرتھر سے میری فوری ملاقات ضروری ہے"...... جوزف نے کہا۔

"آرتھر نے یہ سب کچھ تو نہیں کرایا ہوگا۔ اس کا تو جرائم کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو امپورٹر ایکسپورٹر ہے البتہ مجھے یہ اطلاع ضرور مل گئی تھی کہ ٹائیگر زخمی ہو گیا ہے۔ میں نے ہسپتال فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ اسے کسی خفیہ سرکاری ہسپتال میں شفٹ کر دیا گیا ہے اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... ٹونی نے کہا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آرتھر اب کہاں ہے"...... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"میرا نام جوزف ہے اور میرا تعلق افریقہ سے ہے اور افریقہ کے بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں نے میرے سر پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ہیں اس لئے مجھے وہ کچھ ویسے ہی معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں تمہارا اس لئے لحاظ کر رہا ہوں ٹونی کہ تم ٹائیگر کے دوست ہو اور تمہارا کوئی تعلق اس سارے سلسلے سے بظاہر نہیں ہے لیکن اب تم آرتھر کے بارے میں جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مشکوک بنا رہے ہو اس لئے اب بھی وقت ہے کہ سچ بتا دو"...... جوزف نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں جوزف ورنہ مجھے چھپانے کی کیا ضرورت تھی"...... ٹونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... جوزف نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ٹونی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے بیٹھو۔ کچھ کھا پی لو"...... ٹونی نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"سوری۔ میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوں"...... جوزف نے کہا
تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
میں سے گزر کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گو ا
یقین تھا کہ ٹونی نے جھوٹ بولا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ آرتھر کہا
ہے لیکن اس نے جان بوجھ کر ٹونی پر کوئی تشدد نہ کیا تھا کیونکہ ٹو
عمران کا بھی اچھا واقف تھا اور وہ عمران سے پہلے بات کر لینا
تھا۔ کلب کے بیرونی برآمدے میں پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ جوز
اس فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے سکہ نکال کر
میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے رانا ہاؤس کے نمبر پریس کر
کیونکہ عمران نے اسے کہا تھا کہ وہ اس کی واپسی تک رانا ہاؤس
ہی رہے گا۔
"یس"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔
"جوزف بول رہا ہوں باس۔ ٹونی کلب سے"...... جوزف نے
اور پھر اس نے شان پلازہ سے لے کر یہاں پہنچنے اور ٹونی سے ہو
والی ساری بات چیت تفصیل سے دوہرا دی۔
"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ٹونی بھی اس کا ساتھی
یقیناً اسی نے ہی اس آرتھر کو آسٹن کے ہلاک ہونے کی اطلاع دی ہو
گی جس کی وجہ سے وہ فوری طور پر آفس سے نکل گیا ہو گا۔ لیکن
کو بہرحال معلوم ہو گا کہ وہ کہاں ہے۔ تم اس سے معلومات

کر سکتے ہو یا میں خود آؤں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ میں اس کی روح سے
بھی سب کچھ اگلوا لوں گا"...... جوزف نے کہا۔
"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے رسیور ہک میں لٹکایا اور فون بوتھ سے
باہر آکر وہ ایک بار پھر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ ٹونی کے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو فون پر
کسی سے بات کرتا ہوا ٹونی اسے واپس آتا دیکھ کر بے اختیار چونک
پڑا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"پھر بات کروں گا"...... اس نے فون پیس میں کہا اور رسیور
رکھ دیا۔
"تم پھر آگئے ہو۔ خیریت۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... ٹونی
نے اس کے استقبال کے لئے اٹھتے ہوئے حیرت اور پریشانی کے ملے
جلے لہجے میں کہا۔
"ایک بات پوچھنا بھول گیا تھا اس لئے دوبارہ آنا پڑا"۔ جوزف
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ کون سی بات"...... اس بار ٹونی نے قدرے مطمئن لہجے
میں کہا لیکن جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے بڑھا اور پھر اس سے
پہلے کہ ٹونی سنبھلتا جوزف نے اس کی گردن پکڑ کر ایک زور دار
جھٹکے سے اس کا جسم ہوا میں اٹھا کر سائیڈ پر پٹخ دیا۔ ٹونی چیختا ہوا

ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ جوزف نے اس کے سینے پر رکھ دیا۔

"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو ٹونی اس لئے اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو بتا دو کہ آرتھر کو تم نے کہاں چھوڑا ہے ورنہ میں صرف پیر جھٹکا دوں گا اور تمہارا دل پھٹ جائے گا۔ بولو"...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو قدرے مزید دبا دیا۔ ٹونی نے اس دوران اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی ٹانگ پکڑ لی تھی اور اس کا نچلا جسم تیزی سے سمٹ رہا تھا لیکن جوزف کے مزید دباؤ دینے کی وجہ سے نہ صرف اس کا نچلا جسم بھی ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا بلکہ اس کے دونوں ہاتھ بھی بے جان ہو کر نیچے گر پڑے۔ اس کا چہرہ یکلخت مسخ ہو گیا تھا۔

"میں تمہارا صرف اس لئے لحاظ کر رہا ہوں ٹونی کہ تم ٹائیگر کے دوست ہو ورنہ"...... جوزف کی غراہٹ اور بڑھ گئی تھی اور اس بار ٹونی نے اس قدر تیزی سے آرتھر کا پتہ بتا دیا جیسے ٹیپ چل پڑی ہو۔

"فون نمبر کیا ہے وہاں کا"...... جوزف نے پوچھا۔

"مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ حقیقت ہے کہ مجھے نہیں معلوم" ٹونی نے کراہتے ہوئے کہا تو جوزف نے پیر ہٹا لیا۔

"اٹھو اور اب مجھے بتاؤ کہ آرتھر کیا کرتا ہے اور تم نے کیوں اسے آسٹن کی ہلاکت کی خبر دی تھی۔ تمہارے اس سے کیا تعلقات ہیں" جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے

ہوئے ٹونی کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سامنے صوفے پر ڈال دیا۔

"مم۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی ہے میں نے خواہ مخواہ آرتھر سے ہمدردی کی ہے حالانکہ میں نے آرتھر کو منع بھی کیا تھا کہ وہ ٹائیگر اور جوانا کے منہ نہ لگے لیکن اس نے میری بات نہ مانی"...... ٹونی نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو ٹونی۔ جو اصل بات ہے وہ بتاؤ"۔ جوزف نے سخت لہجے میں کہا۔

"آرتھر اسلحے کا سمگلر ہے اور اسلحے کی ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک ماسک کا پاکیشیا میں مین نمائندہ ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"لیکن اسے ٹائیگر اور جوانا سے کیا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ وہ تو عام غنڈوں اور بدمعاشوں کے خلاف کام کر رہے تھے"...... جوزف نے کہا۔

"ٹاگورا کے علاقے میں اس تنظیم کے اسلحے کے خفیہ گودام ہیں اور استاد کالو جو وہاں کے غنڈوں کا سردار ہے اور وہ آرتھر کے تحت ہے اور آرتھر کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں یہ لوگ استاد کالو تک نہ پہنچ جائیں اور اسلحے کے گودام سامنے نہ آجائیں"...... ٹونی نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز پلیز"...... ٹونی نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے اپنے دوست ٹائیگر کی موت کا سودا کیا۔ تم ناقابل معافی ہو"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں سیدھی ٹونی کے دل میں اترتی چلی گئیں اور وہ چیخ مار کر پہلے صوفے پر گرا اور پھر نیچے فرش پر جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ جوزف نے سائیلنسر لگا مشین پسٹل اپنی جیب میں ڈالا اور تیزی سے واپس مڑ گیا چند لمحوں بعد وہ کلب سے باہر تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ٹونی کی لاش ملنے کے بعد سب کو معلوم ہو جائے گا کہ اسے جوزف نے ہلاک کیا ہے لیکن وہ جانتا تھا کہ غنڈے نہ ہی پولیس تک جائیں گے اور نہ ہی اس کے پیچھے آئیں بلکہ وہ کلب پر قبضہ کرنے کے چکر میں پڑ جائیں گے اس لئے اسے اس بارے میں قطعاً کوئی پرواہ نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں ٹونی کے مطابق آرتھر ایک کوٹھی میں چھپا ہوا تھا۔ پہلے اس نے سوچا کہ عمران کو رپورٹ دے دے لیکن پھر اس نے ارادہ تبدیل کر دیا تھا۔ وہ اس آرتھر کے بارے میں بھی ساتھ ہی تفصیلی رپورٹ دینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس کالونی میں داخل ہو گئی اور پھر اس نے اس کوٹھی کو چیک کر لیا جس کا نمبر ٹونی نے بتایا تھا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر

روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ براہ راست اس آرتھر سے ٹکرائے گا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن جب کچھ دیر تک کوئی باہر نہ آیا تو اس نے چھوٹے پھاٹک کو دبایا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پھاٹک اندر سے لاک نہ تھا۔ اس نے اندر سر ڈال کر جھانکا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی اسے خود بخود احساس ہو گیا کہ کوٹھی خالی ہے۔

"کہیں ٹونی نے ڈاج تو نہیں دیا"...... جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ جیسے ہی گیراج تک پہنچا وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی ناک سے انسانی خون کی مخصوص بو ٹکرائی تھی۔ وہ چونکہ جنگل کا رہنے والا تھا اس لئے اس کی قوت شامہ انتہائی تیز تھی۔

"یہاں کوئی ہلاکت ہوئی ہے"...... جوزف نے کہا اور برآمدے میں آگے بڑھنے لگا البتہ سائیلنسر لگا مشین پسٹل اس نے جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا اور پھر وہ واقعی کسی درندے کے سے انداز میں خون کی بو سونگھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے میں داخل ہوا تو بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ آرتھر وہاں مردہ حالت میں فرش پر گرا ہوا تھا۔ وہ شاید کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ اس پر فائر کھول دیا گیا تھا اور وہ کرسی سمیت نیچے گر گیا تھا۔ چونکہ شان پلازہ میں داخل ہونے سے پہلے اس نے ٹونی کی کے آگے کار میں اس آدمی کو دیکھا تھا اور آفس گرل نے اسے بتایا

تھا کہ آرتھر ٹونی کے ساتھ گیا ہے اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہی ہے۔

"اسے کس نے ہلاک کیا ہو گا"...... جوزف نے بڑبڑاتے ہو کہا اور تیزی سے واپس مڑا اور پھر اس نے پوری کوٹھی کی تلاشی ڈالی۔ کچن میں ایک اور آدمی کی لاش بھی موجود تھی۔ اسے بھی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ یہ اپنے لباس سے کوئی ملازم ہی دکھائی تھا۔ جوزف دوبارہ اسی کمرے میں گیا جہاں آرتھر کی لاش پڑی تھی۔ اس نے اس کے لباس کی تلاشی لی لیکن اس کے مطلب کی چیز برآمد نہ ہوئی تو اس نے پوری کوٹھی کی تلاشی لینی شروع کر خاص طور پر اس نے آفس نما کمرے کی خصوصی تلاشی لی لیکن بھی سوائے غیر ملکی کرنسی کے اور کچھ نہ تھا۔ جوزف واپس روم میں آیا اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں باس"...... جوزف نے کہا اور پھر اس ٹونی سے پوچھ گچھ سے لے کر یہاں پہنچنے اور یہاں کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اس بین الاقوامی تنظیم کو یقیناً اطلاع مل گئی گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آرتھر کے خلاف کام کر رہی ہے اس انہوں نے راستہ روک دیا لیکن تم نے ٹونی سے جو معلومات کی ہیں وہ آگے بڑھنے کے لئے کافی ہیں اس لئے تم واپس آجاؤ تاکہ

اس چوکیداری ٹائپ کے بور کام سے نجات حاصل کر سکوں"۔ عمران نے کہا۔

"باس آپ اتنی جلدی بور ہو گئے ہیں"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم اور جوانا کیوں بور ہو جاتے ہو۔ بہرحال آجاؤ میں نے ہسپتال ٹائیگر اور جوانا کو پوچھنے جانا ہے"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے رسیور رکھا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں ایک ادھیڑ عمر آرام کرسی پر آرام دہ موڈ میں بیٹھا ہوا
تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اور اس کی نظریں اس فائل
جمی ہوئی تھیں کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔
اس آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

"بروکس بول رہا ہوں چیف۔ پاکیشیا کے سلسلے میں ایک
رپورٹ سامنے آئی ہے اس لئے اجازت دیں تو حاضر ہو جاؤں
دوسری طرف سے مؤدبانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا یہ رپورٹ فون پر نہیں دی جا سکتی"...... چیف نے
طرح سرد لہجے میں کہا۔

"سر بہتر ہے کہ زبانی بات ہو جائے"...... دوسری طرف سے
طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے پھر آ جاؤ"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
رسیور رکھ دیا اور پھر فائل کو بند کر کے وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
ایک طرف دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے
کی دوسری طرف ایک راہداری تھی۔ اس راہداری سے گزر کر وہ آگے
بڑھ گیا اور پھر ایک کمرے میں داخل ہوا جسے آفس کے سے انداز میں
سجایا گیا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی موجود
تھی۔ چیف اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود فائل میز کی
دراز کھول کر اندر رکھ دی اور پھر میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹن
پریس کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور چھریرے
جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے چیف کو مؤدبانہ انداز میں سلام
کیا۔

"آؤ بیٹھو بروکس"...... چیف نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا تو
آنے والا جس کا نام بروکس تھا مؤدبانہ انداز میں میز کی دوسری طرف
کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا رپورٹ ہے جس کے لئے تم اس قدر پریشان
دکھائی دے رہے ہو"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ پاکیشیا میں ہمارا سیٹ اپ بڑی کامیابی سے کام کر رہا
تھا اور وہاں اسلحے کی کھپت بھی کافی ہو رہی تھی۔ خاص طور پر اسلحے کی
بڑی کھیپیں بہادرستان بھجوائی جا رہی تھیں کہ اب اچانک ایک
مسئلہ سامنے آ گیا ہے جس کے لئے میں نے سوچا کہ آپ سے تفصیلی

بات ہو جائے"...... بروکس نے کہا۔

"کیسا مسئلہ۔ کھل کر بات کرو"...... چیف نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والے خطرناک آدمی علی عمران کے بارے میں اور مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ ہمارا سیٹ اپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے آجائے گا"...... بروکس نے کہا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سیکرٹ سروس کا اسلحے کی عام سی سمگلنگ سے تو کوئی تعلق نہیں ہوتا"...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس چیف لیکن یہ لوگ اگر ہمارے سراغ پر چل نکلے تو پھر سے کچھ بعید نہیں کہ وہ پورے سیٹ اپ کا ہی خاتمہ کر دیں" بروکس نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے سیٹ اپ کے خلاف کام کر رہی ہے"...... چیف نے کہا۔

"پاکیشیا میں ہمارا ایجنٹ آرتھر ہے۔ اس نے ایک متوسط طبقے کی آبادی جسے ٹاگورا کہا جاتا ہے وہاں اسلحے کے خفیہ سٹور بنا رکھے ہیں اور وہاں کے عام سے بدمعاشوں اور غنڈوں کو اس نے اپنے سیٹ اپ میں شامل کر رکھا ہے کیونکہ پولیس بھی ان کی وجہ سے

گوداموں تک نہیں پہنچ سکتی اور انٹیلی جنس وغیرہ بھی متوسط طبقے کی ایسی آبادیوں میں نہیں جایا کرتی اور نہ عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں کے منہ لگتی ہے اس لئے یہ سیٹ اپ انتہائی کامیابی سے کام کر رہا تھا کہ اچانک آرتھر کو اطلاع ملی کہ دو آدمی ان بدمعاشوں اور غنڈوں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اس نے وہاں کے ایک مقامی پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کے باس سے رابطہ کیا اور ان دونوں پر حملہ کرا دیا۔ یہ دونوں زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئے لیکن پھر اچانک انہیں کسی خفیہ سرکاری ہسپتال میں منتقل کرا دیا گیا۔ اس دوران آرتھر کے ایک مقامی دوست ٹونی نے اسے بتایا کہ یہ دونوں آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی خطرناک آدمی علی عمران کے ساتھی تھے اور عمران ان پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کے انچارج تک پہنچ گیا ہے اور اس نے اس سے آرتھر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس انچارج کو ہلاک کر دیا ہے جس پر آرتھر اپنے خفیہ پوائنٹ پر آگیا اور اس نے مجھے کال کر کے تفصیل سے رپورٹ دی۔ میں یہ رپورٹ سن کر چونک پڑا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ چاہے جس قدر بھی خفیہ مقام پر رہے بہرحال یہ سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اگر آرتھر ان کے ہاتھ آگیا تو نہ صرف ہماری تنظیم اوپن ہو جائے گی بلکہ خفیہ گودام اور پورا سیٹ اپ بھی سامنے آجائے گا جس پر میں نے پاکیشیا میں موجود اپنے ایک خصوصی آدمی رابرٹ کو کال کر کے آرتھر کے پاس بھیجا اور آرتھر کو ہلاک کرا دیا اور فی الحال میں نے

رابرٹ کو آرتھر کی جگہ دے دی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں وہاں
کچھ روز تک کام بند کر دینا چاہئے اس لئے میں آپ سے بات کرنا چاہتا
تھا"...... بروکس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا رابرٹ اس پورے سیٹ اپ سے واقف ہے"...... چیف
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس چیف۔ میں نے اسے آرتھر کے متبادل کے طور پر تیار
رکھا تھا لیکن وہ آرتھر کے سامنے نہیں آتا تھا البتہ ان بدمعاشوں
غنڈوں کو اس کے بارے میں معلوم تھا اس لئے وہ آرتھر کی
آسانی سے سنبھال سکتا ہے"...... بروکس نے کہا۔

"میں ابھی جو فائل پڑھ رہا تھا وہ بہادرستان حکومت کے مخالف
گروپ کی ڈیمانڈ کے بارے میں تھی جو بہادرستان حکومت سے
رہے ہیں۔ انہوں نے ہم سے انتہائی حساس اسلحہ طلب کیا ہے
میں نے ان سے معاہدہ کر لیا ہے لیکن اب تم نے یہ بات سنا کر
تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ وہاں گوداموں میں جو اسلحہ موجود ہو
وہ تو عام سا اسلحہ ہے اس کے پکڑے جانے سے تو ہمیں اتنا نقصان
نہیں ہو گا جتنا اس حساس اسلحے کے پکڑے جانے سے ہو سکتا
لیکن یہ آرڈر میں نے بڑی جدوجہد سے حاصل کیا ہے اس لئے بہرحال
ہمیں اسے پورا کرنا ہے"...... چیف نے کہا۔

"ان حالات میں تو باس وہاں حساس اسلحہ بھیجنا اپنے پیروں
خود کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے"...... بروکس نے فیصلہ کن

میں کہا۔

"لیکن اب ہم کب تک خاموش بیٹھے رہ سکتے ہیں"...... چیف
نے کہا۔

"باس یہ اسلحہ کافرستان کے راستے سے تو بھجوایا جا سکتا ہے۔ وہاں
بھی ہمارا سیٹ اپ کام کر رہا ہے"...... بروکس نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ گو اس میں اخراجات بڑھ جائیں گے اور منافع کم ہو
جائے گا لیکن بہرحال ایسا ہو سکتا ہے تو پھر پاکیشیا کے بارے میں
تمہاری تجویز ہے کہ وہاں سب کچھ ابھی روک دیا جائے"...... چیف
نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ یہ ضروری ہے"...... بروکس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جو مناسب سمجھو فیصلہ کر سکتے ہو۔ البتہ یہ
فائل لے جاؤ اور کافرستان کے راستے اس اسلحے کی بہادرستان کے اس
گروپ کو ترسیل ممکن بناؤ"...... چیف نے میز کی دراز کھول کر اس
میں موجود اس فائل کو نکالتے ہوئے کہا جو وہ بیٹھا پڑھ رہا تھا۔ اس
نے فائل بروکس کی طرف بڑھا دی۔

"یس چیف۔ یہ کام ہو جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں"...... بروکس
نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ بہرحال میں بھی یہ نہیں چاہتا کہ یہ
خطرناک سیکرٹ سروس ہمارے خلاف زیادہ فعال ہو اس لئے ایسا
لائحہ عمل اختیار کرنا جس سے معاملات بگڑنے نہ پائیں"۔ چیف نے

کہا۔

" آپ بے فکر رہیں چیف میں سب اوکے کر لوں گا۔ میں نے
لئے آرتھر کو آف کرا دیا ہے کہ آرتھر کی وجہ سے بلیک ماسک سامنے
سکتی تھی جبکہ ان غنڈوں اور بدمعاشوں تک اگر وہ پہنچ بھی گئے
انہیں بلیک ماسک کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ وہ تو اسے آرتھ
کا ہی سیٹ اپ سمجھتے ہیں"...... بروکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بہر حال یہ حساس اسلحہ بروقت بہادرستان
چاہئے۔ اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھنا"...... چیف نے کہا۔

" یس چیف"...... بروکس نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
اس نے چیف کو سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔

عمران نے کار سپیشل ہسپتال کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار
سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈاکٹر صدیقی کے آفس کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔ چونکہ یہاں کا عملہ اسے اچھی طرح جانتا تھا اس لئے کسی نے بھی
اسے نہ روکا اور عمران ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں داخل ہو گیا۔ ڈاکٹر
صدیقی آفس میں موجود نہ تھے اس لئے عمران وہاں کرسی پر ہی بیٹھ
گیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے تو عمران ان کے
استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

" السلام علیکم"...... عمران نے ان کے چونکنے سے پہلے ہی انتہائی
خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

" وعلیکم السلام عمران صاحب۔ آپ کب آئے ہیں"...... ڈاکٹر
صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ان کے ہاتھ میں میڈیکل
رپورٹس وغیرہ تھیں۔

"ابھی آیا ہوں۔ کیا پوزیشن ہے ٹائیگر اور جوانا کی"...... عمرا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اب ٹھیک ہیں۔ بس ریسٹ کر رہے ہیں اور میرا خیال
کہ ابھی انہیں ایک ہفتہ مزید ریسٹ کرنا چاہئے۔ وہ تو مجھے کہہ
تھے کہ انہیں ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے لیکن میں نے انکار
دیا"...... ڈاکٹر صدیقی نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے آپ کے پاس مریضوں کی کمی ہے اس لئے آپ چا
ہیں کہ رونق لگی رہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے
کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑے۔

"خدا کرے مریضوں کی کمی ہی رہے لیکن جس انداز میں آپ
رہے ہیں اس انداز میں کوئی کمی نہیں ہے"...... ڈاکٹر صدیقی۔
ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ کس کمرے میں ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے بھی
ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ آپ کام کیجئے مجھے صرف کمرہ بتا دیں۔ اب
ہسپتال تو مجھے اپنے فلیٹ کی طرح جانا پہچانا لگتا ہے"...... عم
نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"سپیشل سیکشن روم نمبر فائیو"...... ڈاکٹر صدیقی نے
عمران نے اثبات میں سرہلایا اور آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر

وہ روم نمبر فائیو کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ کمرے میں
صرف دو ہی بیڈز تھے اور ان پر ٹائیگر اور جوانا لیٹے ہوئے تھے۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ تو سنیک کلرز اب تھک کر آرام فرما رہے
ہیں"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو ٹائیگر اور جوانا جو
دونوں آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے تھے بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ باس آپ"...... ٹائیگر نے کہا اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ
گیا۔

"ماسٹر ہم غفلت میں مار کھا گئے تھے"...... جوانا نے بھی اٹھ کر
بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مار کھائی ہی غفلت میں جاتی ہے ورنہ اگر آدمی کو پہلے سے پتہ
چل جائے کہ اسے مار پڑنے والی ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے"۔ عمران
نے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور جوانا دونوں
کے چہروں پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم دونوں پر آسٹن گروپ نے حملہ کیا اور آسٹن کو یہ ٹاسک
ایک آدمی آرتھر نے دیا جو اسلحے کا سمگلر ہے اور اس کی معاونت ٹائیگر
کے دوست ٹونی کلب کے مالک ٹونی نے کی اور آسٹن کی موت کی خبر
بھی ٹونی نے جا کر دی اور پھر ٹونی کے کہنے پر ہی آرتھر شان پلازہ
جہاں اس کے امپورٹ ایکسپورٹ کا آفس تھا اٹھ کر ایک کالونی کی
کوٹھی میں جا کر چھپ گیا لیکن جوزف نے ٹونی کو چیک کر لیا اور پھر
جوزف نے ٹونی سے آرتھر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے

ٹونی کا خاتمہ کر دیا لیکن جب جوزف آرتھر کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وہاں
پہلے ہی آرتھر کی لاش موجود تھی۔ ٹونی نے جوزف کو بتایا ہے کہ آر
کا تعلق اسلحے کی بین الاقوامی تنظیم بلیک ماسک سے ہے اور ٹاگو
کے علاقے میں ان کے اسلحے کے خفیہ گودام موجود ہیں۔ ٹائیگر
جوانا نے جس انداز میں وہاں کے بدمعاشوں اور غنڈوں کے خلاف
کارروائی کی اس سے آرتھر اس خدشے کا شکار ہو گیا تھا کہ کہیں
گودام سامنے نہ آجائیں اس لئے اس نے آسٹن کے ذریعے تم دونو
پر قاتلانہ حملہ کرایا"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آرتھر کے بارے میں سنا تو ضرور ہے لیکن یہ معلوم نہیں تھا
اس کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے اس لئے میں نے اس
طرف توجہ نہ کی تھی کیونکہ سمگلروں سے تو دارالحکومت بھرا
ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر آپ کی بات کا مطلب ہوا کہ اب یہ کیس سنیک کلر
نہیں رہا بلکہ سیکرٹ سروس کا ہو گیا ہے لیکن پلیز ایسا ہے بھی تو
آپ مجھے اس ٹیم میں شامل کر دیں جو ان کے خلاف کام کرے
جوانا نے کہا۔

"عام سے اسلحے کو سیکرٹ سروس ڈیل نہیں کرتی اس لئے بے
رہو۔ سیکرٹ سروس کا یہ کیس نہیں بنتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ
فورسٹارز کا بن سکتا ہے لیکن چونکہ سنیک کلرز کی وجہ سے یہ

سامنے آئے ہیں اس لئے اس کیس پر تم ہی کام کرو گے لیکن آرتھر کی
موت سے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ اس تنظیم کے بڑوں تک
سیکرٹ سروس کا نام پہنچ گیا ہے اس لئے انہوں نے اپنے آدمی آرتھر کا
ہی خاتمہ کر دیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سب کچھ انڈر گراؤنڈ کر
دیں اور گودام بھی خالی کر دیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا باس۔ لیکن اب بہرحال میں اس سارے
سیٹ اپ کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم فی الحال وہی کام کرو جس کا تم نے آغاز کیا تھا۔ اگر ضرورت
پڑی تو پھر میں تمہارے ساتھ شامل ہو جاؤں گا۔ البتہ اب تم اپنا
طریقہ کار تھوڑا سا تبدیل کر لو۔ تم نے دو آدمیوں کو ٹریس کرنا ہے۔
فرفو اور استاد کالو کو۔ پہلے ان کو ٹریس کرو اور پھر ان سے معلومات
حاصل کر کے آگے بڑھو اور فی الحال تمہارا ٹارگٹ صرف ٹاگورا کا
علاقہ ہے۔ تم نے وہاں سے بدمعاشی سے متعلق ہر قسم کے آدمی کا
خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر لیکن آپ ڈاکٹر صاحب سے ہمیں چھٹی دلا دیں۔ وہ تو
ہمارا کہنا نہیں مانتے"...... جوانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں جا کر انہیں کہہ دیتا ہوں جس قدر جلد ممکن ہو
تا وہ تمہیں چھٹی دے دیں گے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش
منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل
بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ٹائیگر اور جوانا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچ گئے ہیں
ان پر قاتلانہ حملہ تو انتہائی خوفناک تھا"...... بلیک زیرو نے کہا

"ہاں اللہ کا واقعی کرم ہو گیا ہے کہ جوانا کی خصوصی ساخ
کار بہانہ بن گئی ورنہ تو یہ ختم ہو جاتے"...... عمران نے جواب
ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے سلیمان نے بتایا ہے کہ آپ رانا ہاؤس میں موج
اور آپ نے سلیمان سے کہا تھا کہ اگر فلیٹ پر کوئی کال آئے
آپ کو رانا ہاؤس اطلاع کر دے۔ کیا وہاں کوئی خاص

...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جوزف ان قاتلوں کے خلاف کام کر رہا تھا کیونکہ وہ بھی بہرحال
سنیک کلرز کا رکن ہے اور میں اس کی جگہ رانا ہاؤس کی چوکیداری کر
رہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے
اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن سنیک کلرز کا ٹارگٹ کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹاگورا علاقے کو سانپوں سے پاک کرنا"...... عمران نے
جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹاگورا۔ وہ تو متوسط طبقے کا وسیع رہائشی علاقہ ہے۔ وہاں کیا
کسی خاص تنظیم کے اڈے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہ تھا لیکن اب پتہ چلا ہے کہ اسلحے کی کوئی بین
الاقوامی تنظیم بلیک ماسک ہے اور اس کے اسلحے کے گودام وہاں
موجود ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بلیک ماسک۔ اوہ۔ اوہ۔ تو وہ یہاں بھی پہنچ گئی ہے"۔ بلیک
زیرو نے چونک کر کہا تو عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کس پیرائے میں کی ہے۔ کیا بلیک
ماسک سے تم واقف ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا۔

"آج کے اخبار میں ایک خبر ہے کہ بہادرستان کی حکومت نے
ایک ایسے آدمی کو پکڑا ہے جو ان کے مخالفوں کا آدمی ہے۔ اس سے

کوئی دستاویز برآمد ہوئی ہے جس کے مطابق بہادرستان حکومت
مخالفوں نے اسلحے کی کسی بین الاقوامی تنظیم بلیک ماسک سے
ایسے حساس اسلحے کا سودا کیا ہے جس سے بہادرستان کی فوجوں
انتہائی شدید نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔آپ نے بھی بلیک ماسک
نام لیا تو میں اس لئے چونک پڑا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ۔اگر ایسا ہے تو پھر تو یہ معاملہ انتہائی سیریس ہے۔اس
مطلب ہے کہ یہ حساس اسلحہ بہادرستان کی حکومت کے مخالفو
پاکیشیا سے سپلائی کیا جائے گا اور اگر ایسا ہوا تو یہ پاکیشیا
مفادات کے خلاف جائے گا"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے
کہا۔

" ظاہر ہے عمران صاحب۔پاکیشیا کے مفادات تو بہادر
حکومت کے ساتھ متعلق ہیں۔ان کے مخالف گروپوں سے تو
ہیں پھر مخالف گروپوں کا تعلق بھی کافرستان سے ہے"۔بلیک
نے کہا۔

" اوہ۔اوہ۔ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اب یہ تنظیم پاکیشیا
بجائے یہ حساس اسلحہ کافرستان کے راستے سپلائی کرے۔ہم نے ا
بھی روکنا ہے کیونکہ اگر یہ اسلحہ مخالف گروپوں تک پہنچ گیا
بہادرستان حکومت کے لئے مسئلہ بن سکتا ہے اور اگر بہادرستان
مخالف گروپوں کی حکومت آ گئی تو پھر بہادرستان کافرستان گرو
میں شامل ہو جائے گا اور اس طرح پاکیشیا کے مفادات کو

زیادہ نقصان پہنچے گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن ابھی تفصیل تو معلوم نہیں ہو سکی کہ یہ حساس اسلحہ ہے
کیا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری وزارت داخلہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔
ویسے کہا تو یہی جاتا ہے کہ خاتون سے اس کی عمر اور مرد سے اس کی
تنخواہ نہیں پوچھنی چاہئے لیکن اگر تم محسوس نہ کرو تو کیا تم بتا سکتے
ہو کہ تمہیں کتنی تنخواہ ملتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ آپ کو میری تنخواہ سے کیا دلچسپی ہو گئی ہے عمران صاحب۔
ایسے میرا دسواں گریڈ ہے"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے
جواب دیا گیا۔

" میں اس لئے پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر تنخواہ معقول نہیں ہے تو اور
بھی کسی جگہ پی اے کی نوکری ڈھونڈھو۔اطمینان سے بیٹھے فون
وصول کرتے رہے اور باتیں کرتے رہے اور مہینے بعد تنخواہ وصول کر
لی۔نہ ہائے ہائے نہ کل کل۔نہ شور نہ شرابا۔نہ بھاگ نہ دوڑ۔ابھی
تم نے بتایا ہے کہ دسواں گریڈ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تنخواہ
ہزار تک پہنچ چکی ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پی
اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"جی ہاں۔ ابھی واقعی میٹرک میں ہی ہے"...... پی اے نے جواب دیا تو اس بار عمران اس کے گہرے اور معنی خیز جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر صاحب سے بات کرا دیں تو مہربانی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ابھی لیجئے"...... پی اے نے جواب دیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی سنائی دی۔

"آپ کی تنخواہ کس جماعت میں پڑھ رہی ہے جناب"...... دعا کے بعد عمران نے کہا۔

"تنخواہ کس جماعت میں پڑھ رہی ہے۔ کیا مطلب ہوا" سرسلطان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے پی اے سے میں نے اس کی تنخواہ پوچھی تو اس نے کہ وہ دسویں گریڈ میں ہے۔ مطلب ہے میٹرک میں اس لئے پوچھ تھا کہ آپ کی تنخواہ کس جماعت کی طالب علم ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری آنٹی کو پتہ ہو گا۔ میں تو چیک پر دستخط کر کے اسے دیتا ہوں اور بس"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"ارے پھر تو وہ کالج میں ہو گی اور وہاں میرا داخلہ ہو ہی سکتا"...... عمران نے کہا تو سرسلطان اس کی بات پر بے اختیار

پڑے۔

"یہ تمہیں آج تنخواہیں پوچھنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"۔ سرسلطان نے کہا۔

"اب کیا کروں۔ تنخواہ کا نام سنتے ہی رال ٹپکنے لگ جاتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر سرعبدالرحمن کی بات مان لو وہ تمہاری تنخواہ کا بندوبست کرا دیں گے"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"لیکن ایک مسئلہ ہے کہ تنخواہ کا علم تو ڈیڈی کو رہے گا اور یہی سب سے ٹیڑھا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا تو سرسلطان اس کی بات سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ اب تو تم مفلس اور قلاش ہونے کا رونا رو لیتے ہو پھر تو نہ رو سکو گے۔ بہرحال بتاؤ کیوں فون کیا ہے کیونکہ میں ایک انتہائی ضروری فائل دیکھ رہا تھا"...... سرسلطان نے کہا۔

"آج اخبار میں آیا ہے کہ بہادرستان حکومت نے کوئی ایسا آدمی گرفتار کیا ہے جو ان کے مخالف گروپ سے تعلق رکھتا ہے اور اس سے کوئی دستاویز ملی ہے جس سے یہ پتہ چلا ہے کہ بہادرستان حکومت کے مخالف گروپ نے اسلحہ سپلائی کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک ماسک کو انتہائی خطرناک اور حساس اسلحے کی سپلائی کا آرڈر دیا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہو گا کیونکہ ظاہر ہے وہاں وہ مخالف گروپ مسلسل حالت

جنگ میں رہتا ہے لیکن اس سلسلے میں ہمارا کیا تعلق
سرسلطان نے کہا۔

" بلیک ماسک کے بارے میں چیف کو اطلاع مل چکی
اس کا سیٹ اپ پاکیشیا میں بھی ہے اور اگر یہ اسلحہ پاکیشا
ذریعے اس مخالف گروپ کو سپلائی کیا گیا اور اس کا علم بہاد
حکومت کو ہو گیا تو آپ بہرحال مجھ سے زیادہ بہتر انداز میں سمجھ
ہیں کہ پاکیشیا اور بہادرستان کے درمیان غلط فہمی پیدا ہو سکتی
اور اس کا نقصان بھی پاکیشیا کو پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ہاں واقعی ایسا ہو سکتا ہے"۔ سر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ بہادرستان
سے یہ معلوم کر کے مجھے بتا سکتے ہیں کہ کس قسم کے اسلحے کی
کی گئی ہے تاکہ میں اس سے اندازہ لگا سکوں کہ وہ کسے
خاص اسلحہ کہہ رہے ہیں اور کون سا ان کی نظروں میں
ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیا اس دستاویز میں اسلحے کی تفصیل بھی درج ہو گی"۔ سر
نے چونک کر پوچھا۔

" اگر نہ بھی ہو گی تب بھی بہرحال بہادرستان حکومت
کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش تو کی ہو
عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔ تم کہاں سے کال کر رہے
ہو"۔ سرسلطان نے کہا۔

" آپ چیف کو اطلاع دے دیں مجھ تک پہنچ جائے گی"۔ عمران
نے کہا۔

" اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب اگر تفصیل معلوم نہ بھی ہو سکی تو بہرحال اس
تنظیم کے سیٹ اپ کا یہاں خاتمہ اب ضروری ہو گیا ہے۔ پہلے تو یہ
بات ہمارے نوٹس میں نہ تھی لیکن اب تو آ گئی ہے"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

" ان تک اطلاع پہنچ چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے
خلاف کام کر رہی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ فوری طور پر انڈر
گراؤنڈ ہو جائیں گے اس لئے فوری طور پر کام کرنے کی ضرورت
نہیں ہے البتہ ٹائیگر کو میں نے کہہ دیا ہے اور وہ ان کا سراغ لگا لے
گا"...... عمران نے کہا۔

" ان تک کیسے اطلاع پہنچ چکی ہے جبکہ سیکرٹ سروس نے تو
کوئی ایسا کام نہیں کیا"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

" دراصل بد سے بدنام برا ہوتا ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ وہ لوگ
میرے حرکت میں آنے کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حرکت سمجھتے
ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو آپ نے ان کے خلاف کام کیا ہے۔ کب کیا ہے"۔
زیرو نے چونک کر پوچھا تو عمران نے آسٹن سے پوچھ گچھ سے لے
جوزف کی کارکردگی اور پھر آرتھر کی لاش ملنے کے بارے میں
بتا دی۔

" اور یہ آرتھر ان کا یہاں مین آدمی تھا۔ اس کی اس انداز
موت بتا رہی ہے کہ انہوں نے اسے اس لئے ختم کیا ہے کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے ذریعے اصل سیٹ اپ تک نہ
جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا
پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ
کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں موجود ہے"...... دو
طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" اگر نہ بھی موجود ہو تو آپ کی کال کے بعد اسے کان سے پکڑ
موجود کرایا جا سکتا ہے جناب۔ آخر آپ کی تنخواہ گرلز کالج کی سٹوڈنٹ
ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہو
کہا۔

" میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اس لئے سن لو کہ بہادرستا
کے چیف سیکرٹری صاحب سے میں نے براہ راست بات کی ہے
انہوں نے بتایا ہے کہ اس آدمی سے جو معلومات حاصل ہوئی

اس کے مطابق اس مخالف گروپ نے اس بین الاقوامی تنظیم بلیک
ماسک سے انتہائی جدید ساخت کی بارودی سرنگیں حاصل کرنے کا
معاہدہ کیا ہے۔ ایسی بارودی سرنگیں جو کمپیوٹرائزڈ ہیں اور ابھی صرف
ایکریمیا کے استعمال میں ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

" کمپیوٹرائزڈ بارودی سرنگیں۔ اوہ یہ تو واقعی انتہائی حساس اسلحہ
ہے۔ ٹھیک ہے اب اس بلیک ماسک سے میں نمٹ لوں گا"۔
عمران نے چونک کر کہا۔

" بہادرستان کے چیف سیکرٹری نے خصوصی طور پر درخواست
کی ہے کیونکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو اس کی اطلاع مل چکی تھی اس لئے انہوں نے مجھے حکم دیا
ہے کہ میں معلومات حاصل کروں۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ
اس تنظیم کا خاتمہ کر دیا جائے ورنہ بہادرستان کے لئے انتہائی مشکل
ہو جائے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے سر سلطان نے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے
بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر
غور و فکر کی لکیریں ابھر آئی تھیں اس لئے بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا
تھا۔ اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا تھا۔ پھر عمران نے رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسلحہ سپلائی کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے بلیک ماسک۔ اس نے بہادرستان حکومت کے مخالف گروپ سے انتہائی حساس اسلحہ کی سپلائی کا سودا کیا ہے۔ پاکیشیا میں اس کے سیٹ اپ کے خلاف کام ہو رہا ہے لیکن تم نے کافرستان میں اس کے سیٹ اپ کو ٹریس کرنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ حساس اسلحہ جو کمپیوٹرائزڈ بارودی سرنگوں پر مشتمل ہے کافرستان کے ذریعے بہادرستان سپلائی کر دیا جائے جبکہ حکومت پاکیشیا چاہتی ہے کہ یہ اسلحہ سپلائی نہ ہو سکے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں کام شروع کر دیتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ضروری رپورٹس بھجواتے رہنا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب یہاں اس کے خلاف کام کس انداز میں شروع کریں گے آپ"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہاں یقیناً ان کا سیٹ اپ ٹاگورا میں ہے اور بدمعاش وغیرہ وہاں کے انچارج ہیں اسی لئے تو یہ لوگ ٹائیگر اور جوانا کے حرکت

آتے ہی بری طرح بوکھلا گئے ہیں اور میں نے ہسپتال جا کر ان سے کہہ دیا ہے کہ وہ ان بڑے بدمعاشوں پر ہاتھ ڈالیں اس مجھے یقین ہے کہ یہاں سے یہ اسلحہ اب آسانی سے سپلائی نہ ہو گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹاگورا کا علاقہ خاصا وسیع تھا۔ اس میں متوسط طبقے کی آبادی
تھی۔ اس کی سڑکیں اور گلیاں تنگ بھی تھیں اور ٹیڑھی میڑھی
اور اس وقت ایک سڑک پر ٹائیگر کی کار آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے
بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹائیگر اور جوانا دونوں کو ڈاکٹر صدیقی
عمران کے کہنے پر چھٹی دے دی تھی اور وہاں سے جوانا تو رانا
پہنچ گیا تھا جبکہ ٹائیگر اپنے ہوٹل چلا گیا تھا اور ٹائیگر نے جوانا
وعدہ کیا تھا کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے گا استاد شرفو اور استاد کالو
بارے میں معلومات حاصل کر کے اسے اطلاع دے گا اور ٹائیگر
اپنا وعدہ نبھایا تھا۔ اس نے دوسرے روز صبح کو ہی رانا ہاؤس فون کر
کے جوانا کو بتا دیا تھا کہ استاد کالو کا تو پتہ نہیں چل سکا البتہ اس
استاد شرفو کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں اور یہ بھی معلوم ہو
ہے کہ استاد کالو کے بارے میں صحیح معلومات استاد شرفو سے ہی مل

سکتی ہیں جس پر جوانا نے فوری طور پر حرکت میں آنے کی بات کی تو
ٹائیگر کار لے کر رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ چونکہ جوانا کی کار تباہ ہو چکی تھی
اور رانا ہاؤس میں سب بڑی کاریں تھیں اور ٹائیگر کے مطابق ٹاگورا
کے علاقے کی سڑکیں تنگ اور ٹیڑھی میڑھی تھیں اس لئے جوانا نے
ٹائیگر کی چھوٹی کار پر ہی وہاں جانے کا فیصلہ کیا تھا اور اب یہ کار
ٹاگورا کی ایک سڑک پر حرکت کر رہی تھی۔

"تم اس قدر آہستہ کیوں کار چلا رہے ہو"...... جوانا نے ٹائیگر
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں یہاں ایک خاص نشان چیک کر رہا ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے
کہ یہاں سڑک کے کنارے ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے جس کا نام
گرین ہوٹل ہے جس کا مالک بھولا نام کا آدمی ہے۔ وہ استاد شرفو کی
نقل و حرکت سے واقف رہتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانا
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے کار ایک
چھوٹے سے ہوٹل کی سائیڈ میں کر کے روک دی۔ یہ عام سا ہوٹل تھا
جس میں عام لوگ بیٹھے چائے پی رہے تھے اور کھانا کھا رہے تھے۔
باہر ہی ایک طرف تنور لگا ہوا تھا جبکہ دوسری طرف کھانے کے دیگچے
وغیرہ رکھے ہوئے تھے البتہ ہوٹل کے دروازے کے ساتھ ہی اندرونی
طرف ایک چھوٹی سی میز کے پیچھے ادھیڑ عمر آدمی سامنے رقم رکھنے والی
صندوقچی رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر کار روک کر نیچے اترا تو جوانا بھی
نیچے اتر آیا اور پھر وہ دونوں ہوٹل کی طرف بڑھنے لگے۔ ہوٹل پر کام

کرنے والے جوانا کو بڑی حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔
"تم یہیں رکو میں بات کرتا ہوں"....... ٹائیگر نے جوانا سے
اور جوانا وہیں ہوٹل کے باہر ہی رک گیا جبکہ ٹائیگر ہوٹل میں داخل
ہو گیا۔

"جی جناب۔ حکم جناب"....... میز کے پیچھے بیٹھے ادھیڑ عمر آدمی
نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مجھے استاد بھولا سے ملنا ہے۔ ایک خاصا بڑا کام دینا ہے اسے"۔
ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز
میں آنکھ بھی دبا دی۔
"اوہ اچھا۔ لیکن استاد تو اس وقت کلب میں ہو گا"....... ادھیڑ عمر
نے کہا۔ ٹائیگر کے آنکھ دبانے سے اس کے چہرے پر اطمینان کے
تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ یہ عام بدمعاشوں اور غنڈوں کا مخصوص
اشارہ تھا جس کا مطلب ہوتا تھا کہ کام غیر قانونی ہے اور ظاہر ہے غیر
قانونی کام کا اشارہ پولیس یا انٹیلی جنس والے نہ دے سکتے تھے۔
"کہاں ہے وہ کلب مجھے بتاؤ ہم وہاں اس سے مل لیں گے"۔
ٹائیگر نے کہا۔
"آپ تلاش نہ کر سکیں گے۔ میں آپ کے ساتھ لڑکا بھیجتا
ہوں"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور پھر اس نے اندر کام کرنے والے
ایک لڑکے کو آواز دے کر بلالیا۔
"جی صاحب"....... اس لڑکے نے قریب آکر کہا۔

استاد بھولا کلب میں ہے انہیں وہاں پہنچا آؤ"....... ادھیڑ عمر نے
ے سے کہا۔
"جی صاحب۔ آؤ جی"....... لڑکے نے کہا۔
یہاں سے کتنی دور ہے"....... ٹائیگر نے پوچھا۔
قریب ہی ہے۔ کار وہاں جا سکتی ہے"....... ادھیڑ عمر نے کہا تو
نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور اس ادھیڑ عمر کے ہاتھ پر رکھ

اوہ جی اس کی کیا ضرورت تھی۔ آپ کی مہربانی جناب"۔ ادھیڑ
نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جلدی سے ہاتھ میں
والے بڑے نوٹ کو اپنی جیب میں ڈال دیا۔
کار میں بیٹھ جاؤ"....... ٹائیگر نے لڑکے سے کہا اور پھر جوانا
سیٹ پر بیٹھ گیا اور ٹائیگر نے لڑکے کو فرنٹ سیٹ پر بٹھا دیا
پھر اس لڑکے کے راستہ بتانے پر وہ دو تین گلیوں سے گزر کر
تنگ سی گلی کے سامنے پہنچ گئے۔
یہاں روک دیں کار جی۔ وہ اس گلی کے اندر ہے"....... لڑکے
ؤدبانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار
طرف روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔
آؤ جی"....... لڑکے نے گلی میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو اس کے
ٹائیگر اور جوانا بھی گلی میں داخل ہوئے۔ گلی نے آگے جا کر جیسے
وا کا تا سامنے ایک بند دروازہ تھا۔

"یہ دروازہ ہے جی کلب کا"...... لڑکے نے کہا۔

"اس ہوٹل پر جو آدمی بیٹھا ہوا تھا جس نے تمہیں بھیجا ہے کیا نام ہے"...... ٹائیگر نے اس لڑکے سے پوچھا اور ساتھ ہی سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر لڑکے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"استاد رمضان ہے جی۔ وہ استاد بھولے کا ماموں ہے جی"۔ نے خوش ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم جاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکا سلام کر تیزی سے مڑا اور پھر بھاگتا ہوا گلی کراس کر کے سائیڈ پر مڑ کر ان نظروں سے غائب ہو گیا تو ٹائیگر آگے بڑھا اور اس نے درواز زور سے دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز دی۔

"استاد بھولا سے ملنا ہے ہمیں استاد رمضان نے بھیجا ہے اس ماموں نے"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے کھل گیا۔ سامنے ایک لمبا تڑنگا لیکن ادھیڑ عمر آدمی کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔

"استاد رمضان نے آپ کو یہاں بھیجا ہے"...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور ہم نے استاد بھولا سے ملنا ہے اور لمبا کام دینا ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی ایک بار پھر آنکھ کا کونا دبا کر مخصو

اشارہ کر دیا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ"...... ادھیڑ عمر آدمی نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا اور سائیڈ پر ہٹ گیا تو ٹائیگر اور اس کے پیچھے جوانا اندر داخل ہوئے تو اس آدمی نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا اور پھر وہ انہیں ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا جہاں کرسیاں موجود تھیں۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں استاد بھولے کو بلاتا ہوں"...... اس آدمی نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"یہ کس قسم کا کلب ہے۔ یہ تو عام سا مکان ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس علاقے میں جہاں جوا کھیلا جاتا ہے اسے کلب کہتے ہیں۔ یہاں کسی جگہ جوا کھیلا جا رہا ہو گا اس لئے اسے کلب کہا گیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر ایک پہلوان نما آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا سر گنجا تھا۔ اس نے ایک کان میں چھوٹی سی بالی پہنی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر جینز کی پتلون اور گہرے نیلے رنگ کی شرٹ تھی۔ وہ چہرے سے ہی بدمعاش اور غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا لیکن جوانا ویسے ہی کرسی پر بیٹھا رہا۔

"کون ہو تم اور کس لئے آئے ہو"...... آنے والے نے حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر اور جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام استاد بھولا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"ہاں۔ مگر تم لوگ کون ہو"...... بھولا نے ہونٹ
ہوئے کہا۔ وہ ان کی طرف سے خاصا مشکوک دکھائی دے رہا
"ہم نے استاد شرفو سے ملنا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ ا
کی نقل و حرکت کے بارے میں تمہیں معلوم ہوتا ہے اس
یہاں تمہارے پاس آئے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"کس نے بتایا ہے تمہیں اور کون ہو تم۔ کہاں سے آئے
کیا کام ہے تمہیں"...... استاد بھولا نے تیز لہجے میں کہا۔
"یہ سب باتیں استاد شرفو سے ہوں گی اس لئے تم ہمیں
اتنا بتا دو کہ استاد شرفو اس وقت کہاں ملے گا اور اپنا معاوضہ
کر لو"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"مجھے کچھ معلوم نہیں ہے اور نہ استاد شرفو میرا واقف ہے
نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے اس لئے تم جا سکتے ہو"......
بھولا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔
"انہیں باہر بھیج کر دروازہ بند کر دو اور سنو آئندہ مجھ سے
بغیر کسی کو اندر نہ لے آیا کرو"...... باہر سے استاد بھولا کی
آواز سنائی دی۔
"اچھا جی۔ میں نے تو استاد رمضان کا نام سن کر انہیں اندر
تھا"...... اس ادھیڑ عمر کی آواز سنائی دی۔
"آئندہ خیال رکھنا"...... استاد بھولا نے کہا اور پھر اس کے

قدموں کی آوازیں دور جاتی سنائی دیں اور پھر معدوم ہو گئیں۔
"آؤ جی اب تم کیوں یہاں بیٹھے ہوئے ہو"...... اس ادھیڑ عمر نے
دروازے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"بھولا کہاں گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"وہ تو کلب میں گیا ہے۔ آؤ چلو"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔
"اس طرح بات نہیں بنے گی ٹائیگر"...... جوانا نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ
ادھیڑ عمر آدمی چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا
اور پھر فرش پر گر کر وہ چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔
"آؤ ٹائیگر"...... جوانا نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ تم نے یہاں قتل عام نہیں کرنا جوانا ورنہ پھر
معاملات بگڑ جائیں گے"...... ٹائیگر نے اس کے پیچھے بڑھتے ہوئے
پریشان سے لہجے میں کہا۔
"تم آؤ تو سہی"...... جوانا نے کہا اور کمرے سے باہر آ گیا اور پھر
اس طرف کو چل پڑا جدھر اس بھولا کے قدموں کی آوازیں سنائی دی
تھیں۔ اس طرف ایک برآمدہ تھا جو خالی پڑا ہوا تھا لیکن جوانا اور
ٹائیگر ابھی اس برآمدے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک سائیڈ سے
ایک آدمی باہر آیا اور پھر وہ جوانا اور ٹائیگر کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔
"تم کون ہو"...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"وہ بھولا کہاں ہے"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ تو نیچے کلب میں ہے مگر"...... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا جوانا کا بازو گھوما اور وہ آدمی زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔

" بھاگ جاؤ ورنہ ہڈیاں توڑ دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی نیچے گر کر اٹھا اور پھر واقعی وہ تیزی سے بیرونی راستے کی طرف دوڑ پڑا جبکہ جوانا اور ٹائیگر برآمدے کی سائیڈ سے آگے بڑھے تو وہاں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور نیچے سے لوگوں کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جوانا نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔

" خیال رکھنا جوانا۔ پلیز"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم فکر مت کرو"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے جانے لگا۔ ٹائیگر نے بھی مشین پسٹل نکال لیا تھا اور وہ جوانا کے پیچھے تھا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں ہوا جہاں چالیس کے قریب افراد فرش پر بچھی ہوئی دری پر گروپوں کی صورت میں بیٹھے تاش کھیل رہے تھے اور سب کے سامنے نوٹوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے جبکہ ایک طرف ایک دیوار سے ٹیک لگائے ایک مسلح آدمی کھڑا تھا اور استاد بھولا اس کے ساتھ کرسی پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کی کرسی کے سامنے میز رکھی ہوئی تھی جس پر رقم رکھنے کی خاصی بڑی صندوقچی پڑی تھی۔ جوانا اور

کے وہاں داخل ہوتے ہی وہ سب بے اختیار چونک کر انہیں کھنے لگے۔

" تم۔ تم یہاں۔ میں نے تو کہا تھا کہ تم جاؤ پھر"...... بھولا نے اختیار اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور وہ والور سے مسلح آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے اور وہاں موجود سب آدمی بے اختیار بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ ے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی پریشانی اور خوف کے ات ابھر آئے تھے۔

" سب لوگ بھاگ جاؤ یہاں سے ہمیں صرف بھولا سے کام ہے۔ ورنہ"...... جوانا نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب ڈری ہوئے نوٹ چھوڑ کر اس طرح سیڑھیوں کی طرف بھاگے جیسے کتے ان کا پیچھا کر رہے ہوں۔ وہ مسلح آدمی اب ساکت ہو چکا تھا بھولا حیرت سے بت بنا کھڑا تھا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ کہ اس طرح کی کارروائی بھی یہاں کی جا سکتی ہے جبکہ ٹائیگر نے کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس مرنے والے کے ہاتھ سے نکل طرف جا گرنے والے ریوالور کو جھپٹ لیا۔

اب بتاؤ تم کہاں ہے وہ استاد شرفو"...... جوانا نے بھولے کی بڑھتے ہوئے کہا۔

تم۔ تم کون ہو۔ کون ہو تم"...... بھولے نے یکلخت اس چھلتے ہوئے کہا جیسے وہ اچانک نیند سے جاگ اٹھا ہو۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ ورنہ"...... جوانا نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بھولا اس کا زوردار
تھپڑ کھا کر چیختا ہوا ایک سائیڈ پر جا گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا
جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اٹھا کر دوبارہ کرسی پر پٹخ
دیا لیکن اس کا جھٹکا اس قدر زوردار تھا کہ بھولا کرسی سمیت ایک
دھماکے سے نیچے جا گرا۔

"میں باہر جاتا ہوں کہیں اچانک ہم پر حملہ نہ ہو جائے"۔ ٹائیگر
نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا۔ بھولا چیختا ہوا
کرسی سمیت نیچے گرا تو جوانا نے ایک بار پھر جھک کر اسے پکڑنا چاہا
لیکن اس بار بھولے کی دونوں ٹانگیں تیزی سے اٹھیں اور اس نے
جوانا کی ناف پر ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن جوانا نے دوسرے
ہاتھ سے اس کی اٹھ کر ضرب لگاتی ہوئی ٹانگوں پر ضرب لگا دی تو
بھولے کا نچلا جسم دوسری طرف کو پلٹ گیا جبکہ اوپر والا جسم ویسے ہی
سیدھا رہ گیا۔ اسی لمحے جوانا نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک بار پھر
جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"بولو کہاں ہے وہ شرفو۔ بولو"...... جوانا نے اس کی گردن پر
مزید دباؤ ڈالتے ہوئے کہا تو پہلوان نما بھولا کا جسم نہ صرف ڈھیلا پڑ گیا
بلکہ اس کے جسم میں ایسی کپکپاہٹ شروع ہو گئی جیسے اسے رعشے کا
بخار ہو گیا ہو۔

"اس۔ استاد۔ شفو۔ استاد شرفو۔ گولی مار ہوٹل کے نیچے ہے م

گک۔ گولی مار ہوٹل کے نیچے"...... بھولا نے بری طرح کانپتے
لہجے میں کہا تو جوانا نے اپنے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا
بھولے کا بھاری بھرکم لیکن ڈھیلا پڑا ہوا جسم یکلخت پھڑکا لیکن
دوسرے لمحے اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں تو جوانا نے بڑے
بھرے انداز میں اسے نیچے پھینکا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا
سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

استاد شرفو دو نیم عریاں نوجوان لڑکیوں کے درمیان صوفے
اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں لڑکیاں اس سے جس
چمٹی ہوئی سی بیٹھی تھیں جبکہ استاد شرفو کے ہاتھ میں گلاس تھا
دونوں لڑکیاں باری باری اس کے گلاس میں شراب ڈال رہی
اور ان کے درمیان انتہائی فحش کلمات کا تبادلہ بھی ساتھ ساتھ ہو
تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو نہ
دونوں لڑکیاں بلکہ استاد شرفو بھی بے اختیار چونک پڑا۔ کمرے
ایک نوجوان حواس باختہ انداز میں اندر داخل ہوا۔

" اس۔ استاد وہ۔ وہ کالا دیو اور اس کا ساتھی وہ بھولا کے کلب
تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ وہاں انہوں نے بھولا کو بھی مار ڈالا ہے
تمہارے چھوٹے بھائی کرامت کو بھی ہلاک کر دیا ہے"......
والے نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کرامت کو ہلاک کر دیا ہے۔ کس نے۔
کی بات کر رہے ہو"...... شرفو نے اچھل کر کھڑے ہوتے
کہا۔ اس کے اس طرح اٹھنے سے دونوں لڑکیاں بھی لڑکھڑا کر
طرف ہو گئیں۔ شرفو کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا اور
کے گال پھڑپھڑا رہے تھے۔

میں سچ کہہ رہا ہوں باس۔ ابھی میں وہیں سے آیا ہوں"۔ آنے
نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہونہہ۔ یہ کالا دیو کون ہے۔ کس کی بات کر رہے ہو تم"۔
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

وہ ایکریمی حبشی ہے اور قد وقامت اور جسامت کے لحاظ سے دیو
لئے اسے کالا دیو کہا جاتا ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی
کے مطابق وہ اور اس کا ایک مقامی ساتھی پہلے رمضان کے
گئے اور پھر وہاں سے وہ بھولا کے کلب چلے گئے۔ اس کے بعد
کھیلنے والے بھاگ کر باہر آئے اور انہوں نے استاد رمضان
تو استاد رمضان اٹھ کر وہاں گیا لیکن اس وقت ان کی کار آگے
تھی۔ میں بھی ویسے ہی بھولے سے ملنے وہاں گیا تھا۔ پھر میں
رمضان کے ساتھ اندر گیا تو وہاں تمہارے بھائی کرامت اور
لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ چنانچہ میں وہاں سے سیدھا یہاں آیا
.... آنے والے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ڈاحسن کو بلا لاؤ"...... شرفو نے کہا اور پھر اس نے لڑکیوں

کو بھی جانے کا اشارہ کر دیا۔ دونوں لڑکیاں تیزی سے مڑیں اور دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئیں جبکہ اطلاع دینے والا بھی واپس چلا گیا تھا۔ شرفو بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ اس کا چہرہ ویسے ہی بگڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" احسن ابھی نعیم نے اطلاع دی ہے کہ بھولے کے کلب میں داخل ہو کر دو آدمیوں نے جن میں ایک مقامی آدمی ہے اور دوسرا کوئی دیوہیکل ایکریمی حبشی ہے نے بھولے اور میرے چھوٹے بھائی کرامت کو ہلاک کر دیا ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو ٹاگورا میں پھیلا دو۔ ان کے پاس کار ہے۔ یہ لوگ جہاں بھی نظر آئیں ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو اور پھر انہیں دھوبی گھاٹ والے اڈے میں زنجیروں میں باندھ کر پھر مجھے اطلاع دو لیکن جب تک میں وہاں پہنچ نہ جاؤں انہیں ہوش نہیں آنا چاہئے "...... شرفو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" انہیں ہلاک کیوں نہ کر دیا جائے باس "...... آنے والے نے کہا۔

" نہیں۔ میں کرامت کا انتقام ان سے خود لوں گا۔ میں اپنے ہاتھوں سے ان کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کروں گا۔ جاؤ اور میرے حکم کی تعمیل کرو "...... شرفو نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... احسن نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔

" یہ بھولے کے کلب میں کیوں گئے ہوں گے اور کیوں یہ لوگ

انداز میں قتل و غارت کر رہے ہیں "...... شرفو نے اس بار کرسی بیٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

" چلو یہ پکڑے جائیں پھر پوچھ لوں گا ان سے "...... اس نے چند خاموش رہنے کے بعد دوبارہ بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک ایک لمحے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" شرفو بول رہا ہوں "...... شرفو نے کہا۔

" کالو بول رہا ہوں شرفو "...... دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

" اوہ استاد آپ "...... شرفو نے چونک کر کہا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ

مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے چھوٹے بھائی کرامت کو نامعلوم ونے ہلاک کر دیا ہے۔ یہ کیسے ہو گیا ہے۔ کون لوگ ہیں ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس باس۔ ابھی نعیم نے مجھے اطلاع دی ہے۔ میں نے احسن کو ے دیا ہے کہ وہ انہیں تلاش کر کے بے ہوش کر کے اڈے لے جائے پھر میں خود ان سے پوچھ گچھ بھی کروں گا اور ان سے ہاتھوں کرامت کا انتقام بھی لوں گا۔ ابھی تک احسن کی طرف لوئی اطلاع نہیں ملی البتہ نعیم نے بتایا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں یں سے ایک مقامی آدمی ہے اور دوسرا دیوہیکل ایکریمی حبشی ...... شرفو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ وہ لوگ ہیں۔ اوہ ویری بیڈ۔ تو یہ لوگ ٹاگورا بھی پہنچ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے استاد کالو نے کہا تو شرفو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون ہیں یہ لوگ۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں باس"...... شرفو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ یہ لوگ تمہیں اور مجھے تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ پھر چیف آرتھر نے آسٹن کے ذریعے ان پر قاتلانہ حملہ کرایا اور یہ دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ پھر انہیں کسی خفیہ سرکاری ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ پھر آسٹن کے بارے میں اطلاع ملی کہ آسٹن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ہیڈ آفس سے اطلاع ملی کہ آرتھر کو بھی ہیڈ آفس نے ناکامی کی سزا دے کر ہلاک کرا دیا ہے اور اب چیف آرتھر کی بجائے رابرٹ ہے اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ نے حکم دے دیا کہ ہم دوسری اطلاع تک اسلحے کی سپلائی بھی بند کر دیں اور گوداموں کو بھی سیل کر دیں کیونکہ ہیڈ کوارٹر اس وقت تک کام آگے نہیں بڑھانا چاہتا جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کسی نہ کسی انداز میں ہے۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بھولے تک تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے گئے ہوں گے اور یہ تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچنا چاہتے ہوں گے"...... کالو نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس لیکن اب ان کا خاتمہ یقینی ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ احسن کے آدمیوں کا ٹاگورا میں جال بچھا ہوا ہے اور وہ اپنے کام میں ماہر ہے"...... شرفو نے کہا۔

"ہاں لیکن اب انہیں زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے اور سنو ان سے تم نے ایک آدمی علی عمران کے بارے میں معلومات حاصل کرنی پھر مجھے رپورٹ دینا۔ میں اس علی عمران کا فوری طور پر خاتمہ کرانا چاہتا ہوں تاکہ ہمارا بزنس دوبارہ شروع ہو سکے"...... کالو نے

"ایسا ہی ہو گا باس"...... شرفو نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ہو گیا اور شرفو نے بھی رسیور رکھ دیا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"شرفو بول رہا ہوں"...... شرفو نے کہا۔

"احسن بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ یہ بے ہوشی کے عالم میں دھوبی گھاٹ والے اڈے میں زنجیروں جکڑے ہوئے موجود ہیں۔ میں وہیں سے کال کر رہا ہوں"۔ طرف سے کہا گیا۔

"کہاں سے پکڑے گئے ہیں اور کیسے۔ تفصیل بتاؤ کیونکہ ان میں تاد کالو بھی دلچسپی لے رہا ہے"...... شرفو نے کہا۔

"یہ گولی مار ہوٹل پہنچ گئے تھے اور وہاں آپ کے بارے میں پوچھ تھے کہ میرے آدمیوں نے چیک کر لیا اور پھر ان پر گیس فائر کر

کے انہیں بے ہوش کر دیا گیا"...... احسن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بھولے کے پاس اسی لئے گئے تھے۔اس کا مطلب ہے کہ بڑے استاد کالو کی معلومات درست ہیں کہ یہ لوگ میرے اور بڑے استاد کے پیچھے ہیں۔ ٹھیک ہے میں آرہا ہوں" شرفو نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بلیک ماسک کا چیف اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی ی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

یس"......چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

بروکس بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایشیائی کے انچارج بروکس کی آواز سنائی دی۔

اوہ تم۔ کیا رپورٹ ہے"......چیف نے چونک کر پوچھا۔

چیف کافرستان میں ہمارا سیٹ اپ ختم کر دیا گیا ہے"۔ طرف سے کہا گیا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

کافرستان میں۔ کیا مطلب۔ کیسے"...... چیف نے انتہائی بھرے لہجے میں پوچھا۔

یف سپیشل آرڈر کی سپلائی کے لئے وہاں خصوصی انتظامات تھے کہ اچانک اطلاع ملی کہ پورا سیٹ اپ ہی وہاں کی ملٹری

انٹیلی جنس نے ختم کر دیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کسی نے سیٹ
اپ کے خلاف پوری تفصیل سے ملٹری انٹیلی جنس کو مخبری کی ہے
جس کے نتیجے میں یہ کام ہوا ہے"...... بروکس نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ جبکہ اس سپیشل سپلائی کے لئے ہم پر انتہائی دباؤ ہے۔
ہم نے اس سپلائی کے حصول کے لئے انتہائی جدوجہد کر رکھی ہے اور
ہمیں جلد ہی مال ملنے والا ہے لیکن اب ہم اسے سپلائی کیسے کریں
گے۔ پاکیشیا میں بھی سیٹ اپ کام نہیں کر رہا اور کافرستان میں بھی
یہ صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بلیک ماسک کو ہر
طرف سے مفلوج کیا جا رہا ہے"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے
میں کہا۔

"چیف میں نے بھی اس پوائنٹ پر کام کیا ہے اور مجھے جو اطلاع
ملی ہے اس کے مطابق مخبری کرنے والے نے ملٹری انٹیلی جنس کے
چیف کو جو رپورٹ فیکس کی ہے اس میں اس نے درج کیا ہے کہ
اسے یہ معلومات پاکیشیا سے اس کے کسی دوست نے بھیجی ہیں جو وہ
ملٹری انٹیلی جنس کو بھیج رہا ہے اور یہ معلومات سو فیصد حتمی
ہیں"...... بروکس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ چکر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس ہمارے خلاف باقاعدہ کام کر رہی ہے اور اس نے کافرستان
میں بھی ہمارا راستہ روکا ہے لیکن اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت

. وہ زیادہ سے زیادہ پاکیشیا میں کام کرتی۔ اسے کافرستان کے
اپ سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے جبکہ پاکیشیا اور کافرستان ایک
سرے کے دشمن ممالک ہیں"...... چیف نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ جہاں تک۔ اس پوائنٹ پر میں نے سوچا ہے میرے خیال
مطابق ایسا بہادرستان کی حکومت مخالف گروپ کو سپلائی کی وجہ
ہوا ہے"...... بروکس نے جواب دیا تو چیف بے اختیار اچھل

اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تمہارا مطلب ہے کہ چونکہ پاکیشیا اور
درستان کے درمیان اچھے تعلقات ہیں اس لئے پاکیشیا نہیں چاہتا
حساس اسلحہ بہادرستان حکومت کے مخالف گروپ کو سپلائی ہو
لیکن انہیں ہماری اس سپلائی کا کیسے علم ہو گیا"...... چیف نے

"اس کی وجہ اس گروپ کا ایک آدمی تھا۔ اس گروپ کے ایک
نے مجھے خود بتایا ہے کہ ان کا ایک آدمی بہادرستان حکومت کے
لگ گیا جس کے پاس وہ کاغذ موجود تھا جس پر بلیک ماسک اور
کے درمیان ہونے والے معاہدے کی مخصوص تفصیلات
بھیں اس طرح بہادرستان حکومت کو یہ علم ہو گیا کہ ان کے
گروپ نے بلیک ماسک سے حساس اسلحے کا سودا کیا ہے اور
درستان حکومت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے درخواست کی
جس کے نتیجے میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے"...... بروکس نے

جواب دیا۔
" اوہ۔ اب بات واقعی سمجھ میں آ رہی ہے لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ یہ تو بلیک ماسک کو مکمل طور پر مفلوج کر دینے کی سازش ہے اور اگر اسی طرح ہم ہر ملک میں مفلوج ہوتے چلے گئے تو پھر بلیک ماسک کو ختم کرنا پڑ جائے گا"...... چیف نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس۔ میرا خیال ہے کہ یہ اسلحہ ہم خاموشی سے پاکیشیا کے ذریعے سپلائی کر دیں۔ زیرو سیٹ اپ کے ساتھ "...... بروکس نے کہا۔

" لیکن وہ تو پہلے سیٹ اپ سے بھی زیادہ کمزور سیٹ اپ ہے۔ وہ کیسے اس قدر حساس اسلحہ سپلائی کر سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

" میں خود وہاں چلا جاؤں گا اور پھر یہ کام خاموشی سے ہو جائے گا"۔ بروکس نے کہا۔

" نہیں۔ اس قدر قیمتی اور حساس اسلحے کو میں کسی رسک میں نہیں ڈال سکتا۔ اگر یہ سپلائی پکڑی گئی تو بلیک ماسک مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی اس لئے کوئی اور طریقہ سوچو۔ پاکیشیا اور کافرستان سے ہٹ کر کوئی اور پلان بناؤ"...... چیف نے کہا۔

" باس۔ بہادرستان کے اس مخالف گروپ تک پاکیشیا اور کافرستان کے علاوہ صرف دو ممالک کی سرحدیں لگتی ہیں۔ ایک آزار اور دوسری شوگران اور ان دونوں ممالک میں ہمارا سیٹ اپ نہیں

"...... بروکس نے جواب دیا۔

" ہونہہ۔ کیا ان دونوں ممالک میں کسی میں کوئی عارضی سیٹ نہیں بنایا جا سکتا"...... چیف نے کہا۔

" نہیں باس۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ یہ سپلائی ہم تارکی راستے روسیاہ پہنچائیں اور پھر روسیاہ سے بہادرستان لیکن یہ بہت چکر پڑ جائے گا اور خطرات بڑھ جائیں گے"...... بروکس نے دیا۔

ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن جس طرح تم پاکیشیا میں سیٹ اپ کے ذریعے سپلائی کرانا چاہتے ہو یہ کام کافرستان کے نہیں ہو سکتا"...... چیف نے کہا۔

وہاں ہمارا زیرو سیٹ اپ موجود نہیں ہے چیف "...... بروکس اب دیا۔

اوہ۔ پھر تو مجبوری ہے لیکن میرا دل زیرو سیٹ اپ پر کام کرنے مان رہا۔ تم ایسا کرو کہ اس معاملے میں مزید سوچو۔ ابھی میں ایک ہفتہ رہتا ہے اس لئے اس دوران کوئی فول پروف بناؤ"...... چیف نے کہا۔

لیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے رسیور ۔اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کہ اچانک گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔
"ڈیسی بول رہا ہوں مارکر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ ڈیسی تم۔ تم نے بروقت کال کی ہے۔ کیا تم فوری
طور پر میرے آفس آسکتے ہو ابھی اور اسی وقت"...... چیف نے کہا۔
"اوہ۔ کیا ہو گیا ہے۔ کیا کوئی ایمرجنسی ہے"...... دوسری طرف
سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"ہاں۔ ابھی آجاؤ جلدی"...... چیف نے کہا۔
"اوکے میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف
نے رسیور رکھ دیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو مختلف بٹن
پریس کئے اور دوسری طرف سے بولنے والے کو ڈیسی کی آمد کے
بارے میں بتا کر ہدایت کی کہ اسے فوراً اس کے آفس پہنچا دیا
جائے۔ اس کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔
"اگر ڈیسی رضامند ہو جائے تو یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے"
چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا
ایک چھریرے لیکن ورزشی جسم کا خوشرو نوجوان جس نے جینز
پینٹ اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔
"آؤ آؤ ڈیسی میں بڑی شدت سے تمہارا انتظار کر رہا تھا"...... چیف
نے اس کے استقبال کے لئے اٹھتے ہوئے کہا۔
"آخر ہوا کیا ہے۔ آج سے پہلے تو میں نے تمہیں کبھی اس

نہیں دیکھا"...... ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ
کے وہ میز کی دوسری طرف بڑھ گیا۔
"ایک ایسا کام سامنے آیا ہے جس میں تمہاری مدد کی ضرورت
......چیف نے کہا۔
"میری مدد کی۔ کیا مطلب۔ میں تمہارے دھندے میں کیا مدد کر
ہوں جبکہ یہ تو میرا فیلڈ ہی نہیں ہے"...... ڈیسی نے حیرت
لہجے میں کہا۔
تم منشیات کے دھندے سے منسلک ہو اور مجھے معلوم ہے کہ
سارا مال بہادرستان سے آتا ہے اور اس سلسلے میں تم نے
ایک نیٹ ورک بنا رکھا ہے"...... چیف نے کہا۔
پھر"...... ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
تمہارے نیٹ ورک کے ذریعے ہم ایک سپلائی بہادرستان
سکتے ہیں۔ تمہیں اس کا منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا"۔
کہا۔
تمہارے اپنے سیٹ اپ کا کیا ہوا جو تم میرے نیٹ ورک
لینا چاہتے ہو"...... ڈیسی کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں پہلے
ہو گئی تھیں اور چیف نے اسے شروع سے لے کر اب تک
روئیداد تفصیل سے بتا دی۔
اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن سیکرٹ سروس تو اس چکر میں
رتی"...... ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں پڑا تو نہیں کرتی لیکن یہاں ایسا ہو گیا ہے۔ اصل میں
حماقت پاکیشیا میں ہمارے ایک ایجنٹ سے ہوئی ہے۔ اس نے خ
مخواہ سیکرٹ سروس سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی عمران
آدمیوں پر قاتلانہ حملہ کرا دیا جس سے حالات بگڑتے چلے گئے
چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ سپلائی کتنی
گی کیونکہ مجھے اس کے لئے خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے
ڈیسی نے کہا تو چیف نے اسے تفصیل بتا دی۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ چار ٹرکوں کا مال تو میں آسانی سے
سپلائی کرا سکتا ہوں۔ میرا نیٹ ورک ایسا ہے کہ ان ٹرکوں
راستے میں کوئی چیک ہی نہیں کرتا۔ اس کے لئے تمہیں معقو
معاوضہ دینا ہو گا"...... ڈیسی نے کہا۔

"معاوضے کی تم فکر مت کرو۔ یہ بلیک ماسک کی ساکھ اور ع
کا سوال بن گیا ہے اس لئے معاوضہ جو تم کہو گے وہی ملے گا لیکن
بے داغ انداز میں ہونا چاہئے"...... چیف نے کہا۔

"میں خود وہاں جاؤں گا اور خود ہی سپلائی کرا دوں گا اور بولا
ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا تو چیف بے اختیار ہنس پڑا۔ اس
چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی
بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا
...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے
یرو کی آواز سنائی دی۔

طلب ہے پاک صاف طہارت بھری زبان سے بول رہے ہو
تو مجھے رسیور میں سے خوشبو بھی آنے لگ گئی ہے"۔ عمران
لراتے ہوئے کہا۔

تو آپ کی قوت شامہ کا کمال ہے عمران صاحب کہ ادھر آپ
وچی ادھر آپ کو خوشبو بھی آنے لگ گئی۔ بہرحال ناٹران
ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے کافرستان میں بلیک

ماسک کا سیٹ اپ ٹریس کر کے وہاں کے ملٹری انٹیلی جنس
چیف کو تفصیلی رپورٹ فیکس کرا دی۔ اس کے نتیجے میں سارا سی
اپ ختم کر دیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں کا راستہ بھی بند ہو گیا۔ ویر
گڈ"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" لیکن عمران صاحب یہ بلیک ماسک بہرحال اتنے بڑے آرڈر
سپلائی تو نہیں روک سکتی اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس
مرکز پر ہاتھ ڈالنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
" لیکن پھر تو باقاعدہ سیکرٹ سروس کا مشن بن جائے گا۔ ا
مشن جس سے براہ راست پاکیشیا کو تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا
حکومت بہادرستان نے ہمیں سرکاری طور پر درخواست بھی نہ
کی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" بہادرستان اسلامی ملک ہے اور ہمارا اچھا ہمسایہ بھی ہے۔
ضروری ہے کہ وہ ہمیں باقاعدہ درخواست کرے جبکہ یہ خصو
اسلحہ اگر بہادرستان حکومت کے مخالف گروپ کے ہاتھ لگ گیا
انہوں نے اس کی مدد سے بہادرستان کی حکومت پر قبضہ کر لیا تو
نتیجہ یہ ہو گا کہ بہادرستان کافرستان کے ساتھ اٹیچ ہو جائے گا۔
طرح بھی پاکیشیا کو شدید نقصان پہنچے گا۔ آپ خود ہی تو اسی پوا
پر سر سلطان سے بات کر رہے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
" تو تمہارا مطلب ہے کہ اس بلیک ماسک کے خلاف باقاعد

ائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
جی ہاں۔ میرے خیال میں ایسا ضروری ہے کیونکہ جس قسم کا
بلیک ماسک بہادرستان حکومت کے مخالف گروپ کو سپلائی
ہی ہے وہ اس تک پہنچ گیا تو معاملات پلٹ بھی سکتے ہیں"۔
ماسک نے کہا۔
لیکن اب جبکہ حکومت کافرستان میں بھی ان کا سیٹ اپ ختم
ہے اور پاکیشیا میں بھی تو پھر یہ سپلائی وہ کیسے کریں گے"۔
نے کہا۔
عمران صاحب وہ کسی اور مجرم تنظیم کے سیٹ اپ کو بھی تو
ال کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار
پڑا۔
اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ پوائنٹ واقعی قابل توجہ ہے۔ ہاں واقعی
و سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ہمیں ہر صورت میں یہ سپلائی روکنی چاہئے کیونکہ اس میں
پاکیشیا کا قومی اور مجموعی مفاد پوشیدہ ہے"...... بلیک زیرو

تم ایسا کرو کہ ایکریمیا چلے جاؤ اور وہاں سے صرف یہ معلوم کرو
لوگ یہ سپلائی کس ذریعے سے کرا رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔
اپ کی دلچسپی صرف سپلائی تک ہی ہے آپ اس تنظیم کے خلاف
یکشن نہیں لینا چاہتے"۔ بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

" بلیک زیرو ایسی تنظیمیں پوری دنیا میں حشرات الارض کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ ہم کس کس کے پیچھے بھاگتے رہیں گے۔ یہ تنظیمیں عموماً عام اسلحہ ہی سپلائی کرتی رہتی ہیں البتہ خصوصی سپلائی شاذو نادر ہی ہوتی ہے اس لئے مجھے ایسی تنظیموں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے البتہ کمپیوٹرائزڈ بارودی سرنگیں واقعی انتہائی حساس اور اہم اسلحہ ہے اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ایسی بارودی سرنگیں صرف ایکریمین فوج کے زیر استعمال ہیں یا پھر بڑی بڑی سپر پاورز کے پاس ہوں گی۔ حتیٰ کہ کافرستان میں بھی اس کی موجودگی کی اطلاع نہیں ملی اس لئے مجھے اس سپلائی میں دلچسپی ہے۔ میں یہ سپلائی نہ صرف روکنا چاہتا ہوں بلکہ اسے پاکیشیا کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہمارے دفاع کے لئے انتہائی قیمتی اسلحہ ثابت ہو گا"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ واقعی غیر جذباتی انداز میں سوچتے ہیں۔ ٹھیک ہے میں معلوم کر لوں گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" اوکے تم اپنی روانگی کے انتظامات کر کے مجھے اطلاع دے دینا میں پھر دانش منزل میں ہی ڈیرا لگا لوں گا کہ شاید کوئی بچی کھچی دانش کسی کونے میں پڑی ہوئی میرے نصیب میں ہی آجائے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

ٹائیگر کی آنکھیں کھلیں تو اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہر سی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور ایک جھٹکے سے پوری طرح بیدار ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ اس وقت ایک بڑے کمرے میں دیوار کے ساتھ فولادی زنجیر کے ساتھ بندھا ہوا تھا لیکن اسے اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ اس کی کلائیوں میں فولادی کڑے تھے جن کے ساتھ فولادی زنجیریں تھیں اور یہ دونوں زنجیریں اس کے سر کے اوپر دیوار میں فولادی کڑوں سے منسلک تھیں اس طرح اس کے دونوں بازو اوپر کو اٹھے ہوئے تھے جبکہ اس کے دونوں پیروں کو بھی اسی دیوار سے نصب فولادی کڑوں میں جکڑا گیا تھا۔ ٹائیگر نے موڑ کر دیکھا تو دائیں طرف جوانا بھی اسی انداز میں فولادی

زنجیروں میں جکڑا ہوا موجود تھا اور ایک آدمی اس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا جبکہ کمرے میں سامنے دو تین کرسیاں موجود تھیں اور اس انجکشن لگانے والے کے علاوہ اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ اسی لمحے وہ آدمی مڑا تو ٹائیگر اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ عام سا غنڈہ ہے۔

"ہم کس کی قید میں ہیں استاد"...... ٹائیگر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے جان بوجھ کر لفظ استاد بولا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عام سطح کے غنڈے استاد کہنے سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

"تم نے بھولا کے کلب میں داخل ہو کر نہ صرف بھولا کو ہلاک کر دیا ہے بلکہ استاد شرفو کے چھوٹے بھائی کرامت کو بھی ہلاک کیا ہے اس لئے استاد شرفو نے تمہیں یہاں منگوایا ہے تاکہ تم سے اپنے بھائی کا بھرپور انتقام لے سکے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم جو دعائیں مانگ سکتے ہو مانگ لو کیونکہ اب موت کے سوا تمہارا اور کوئی انجام نہیں ہو سکتا"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا ہم گولی مار ہوٹل کے نیچے کمرے میں ہیں"...... ٹائیگر نے اس کی تقریر نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ دھوبی گھاٹ والا اڈا ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے جوانا نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں جبکہ ٹائیگر نے اپنی کلائیوں میں موجود کڑوں کو انگلیاں موڑ کر ٹٹولنا شروع کر دیا کیونکہ اسے ان

کے بارے میں معلوم تھا کہ یہ لوگ انتہائی مشتعل مزاج ہیں اور پھر جبکہ اس شرفو کا بھائی ہلاک ہو گیا ہے تو ہو سکتا ہے وہ اندر داخل ہوتے ہی ان پر فائرنگ شروع کر دیں اور پھر چند لمحوں میں ہی اس نے کڑوں میں موجود بٹن پریس کر لئے۔

"یہ ہم کہاں ہیں ٹائیگر"...... اسی لمحے جوانا کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اسے تفصیل بتا دی اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک دیو قامت ورزشی جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجا تھا اور اس کے ایک کان میں چھوٹی سی بالی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور پیلے زرد رنگ کی پھولدار ہاف آستین کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے چہرے پر زخموں کے بے شمار مندمل نشانات تھے اور اس کی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کی ٹھوڑی ہتھوڑے جیسی آگے کی طرف بڑھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے چہرے اور انداز سے ہی بڑا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے انہیں انجکشن لگائے تھے۔ اس وقت اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا خاردار کوڑا تھا۔

"ہونہہ۔ تو تم ہو وہ بدبخت جنہوں نے میرے بھائی کرامت کو ہلاک کیا ہے"...... گنجے نے اندر داخل ہوتے ہی دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام شرفو ہے"...... ٹائیگر نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"ہاں میرا نام شرفو ہے اور اسے اچھی طرح یاد کر لو تاکہ قبر میں بھی تمہیں یہ نام یاد رہ جائے اور تم خوف سے کانپتے رہو"۔ شرفو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا۔

"ہم تو تمہیں خود تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ یہ اچھا ہوا کہ تم نے ہمیں خود ہی یہاں بلوا لیا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے تلاش کرتے پھر رہے تھے لیکن تم نے نہ صرف میرے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے بلکہ میرے چھوٹے بھائی کو بھی ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب تمہاری موت عبرتناک ہو گی"۔ شرفو نے کہا۔

"چلو جس قدر جی چاہے عبرت حاصل کر لینا۔ ہم تمہیں نہیں روکیں گے بس پہلے اتنا بتا دو کہ تمہارا بڑا استاد کالو کہاں ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"استاد کالو کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ شاید اس کا اپنا سایہ بھی اس کے وجود سے بے خبر رہتا ہو گا"...... شرفو نے کرخت سے لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑ کر ساتھ کھڑے ہوئے اس آدمی کی طرف دیکھا جس کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔

"چلو شروع ہو جاؤ۔ پہلے اس زیادہ بولنے والے کی بوٹیاں اڑا دو پھر اس کالے دیو کی باری آئے گی"...... شرفو نے اس سے مخاطب ہو

یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور کوڑے کو چٹخاتا ہوا تیزی ائیگر کی طرف بڑھنے لگا۔

ٹائیگر"...... اسی لمحے جوانا نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

فکر مت کرو جوانا"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانا نے میں سر ہلا دیا۔

شروع ہو جاؤ۔ خبردار اگر تمہارا ہاتھ رکا"...... شرفو نے یکلخت وئے کہا تو اس آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے کوڑے والا ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ ٹائیگر نے انگلیوں پر دباؤ ڈال دیا اور کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کی کلائیوں میں موجود دونوں کھل کر دیوار کے ساتھ جا ٹکرائے اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر سی تیزی سے اپنے قدموں پر جھک گیا۔ اس کا اس انداز میں اسے کوڑے کی ضرب سے بچا گیا تھا کیونکہ کوڑا شڑاپ کی ساتھ دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔

۔ یہ اس نے کس طرح ہاتھ کھول لئے"...... شرفو نے اچھل ے ہوتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ٹائیگر کا جسم ہوا میں اڑتے رندے کی طرح اس آدمی کی طرف بڑھا جو دوسری بار کوڑا کے لئے ہاتھ اٹھا رہا تھا اور پھر اس کے منہ سے یکلخت چیخ نکلی ستا ہوا کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے شرفو پر جا گرا تھا۔ اسے اس انداز میں گھما کر پھینکا تھا کہ اس کا جسم گھومتا ہوا

شرفو سے جا ٹکرایا تھا اور کوڑا اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھ
اور دونوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھ
کہ اسی لمحے ہلکے سے دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی جوانا کے دونو
بازو آزاد ہو گئے۔ اس نے دیوار میں نصب دونوں فولادی کڑے ہی
جھٹکے سے باہر نکال لئے تھے۔ زنجیریں اور کنڈے اس کے بازوؤں
سے ہی لٹک رہے تھے جبکہ ٹائیگر کا جسم جس تیزی سے آگے کی طرف
بڑھا تھا اسی تیزی سے واپس سمٹا اور چند لمحوں میں اس نے اپنے پیروں
میں موجود کڑوں کے بٹن کھول لئے۔ ادھر جوانا نے بھی یہی کام کیا
اور وہ بھی بجلی کی سی تیزی سے اپنے پیروں پر جھکا تھا۔ یہ سب کچھ اس
قدر تیزی سے ہوا کہ جب تک شرفو اور اس کا آدمی جو ایک دوسرے
سے ٹکرا کر کرسی سمیت نیچے گرے تھے اٹھ کر کھڑے ہوتے ٹائیگر
اور جوانا دونوں کڑوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ ٹائیگر نے یہ
آزاد ہوتے ہی لمبی چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ اس آدمی کے
ہاتھ سے نکل کر گرنے والا خاردار کوڑا جھپٹ کر سیدھا ہو گیا تھا جبکہ
جوانا نے اس دوران اپنے بازوؤں سے منسلک کڑے ہٹا دیئے تھے
اور اب وہ چاروں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"تم۔ تم نے یہ سب کیسے کر لیا"...... شرفو نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر یہ دیکھ کر مسکرا دیا تھا کہ شرفو کے
چہرے پر خوف کے تاثرات موجود نہ تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ
خاصے مضبوط اعصاب کا مالک ہے۔ اسی لمحے ٹائیگر نے دیکھا کہ وہ

جس کے ہاتھ میں کوڑا تھا اس کا ایک ہاتھ تیزی سے اس کی
کی جیب کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ جیب سے
الور نکالنا چاہتا ہے کیونکہ اس کی جیب کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا
اس میں ریوالور موجود ہے جبکہ شرفو نے چونکہ شرٹ پہن رکھی
اس لئے اس کے پاس اسلحہ نہ تھا۔

"اپنا ہاتھ جیب سے دور رکھو مسٹر"...... ٹائیگر نے کہا اور اس
ساتھ ہی شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا بجلی کی سی تیزی سے
تا ہوا اس آدمی کے بازو پر پڑا اور وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر
طرف جا گرا۔

اسے ختم کر دو ٹائیگر۔ یہاں کام صرف اس شرفو سے ہے"۔
نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار
گھوما اور اس بار کوڑا اس آدمی کی گردن سے لپٹ کر جب واپس آیا
آدمی کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کے جسم نے
انداز میں تڑپنا شروع کر دیا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری کے منہ
خرخراہٹ کی آوازیں نکلتی ہیں جبکہ شرفو ہونٹ بھینچے خاموش
تھا۔

تم دونوں میری توقع سے زیادہ ہوشیار ہو۔ بہرحال اب تم
یہاں سے بچ کر نہ جا سکو گے"...... شرفو نے کرخت لہجے میں

میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اس کالو کا پتہ بتا دو

ورنہ"...... جوانا نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے سخت لہجے میں
لیکن اسی لمحے شرفو نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجا
اچانک انتہائی ماہرانہ انداز میں جوانا پر فلائنگ کک لگا دی لیا
دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور عقبی دیوار
ایک دھماکے سے ٹکرا کر نیچے فرش پر جا گرا۔ جوانا نے اس کے جس
کو مخصوص انداز میں تھپکی دے کر ہوا میں اچھال دیا تھا۔ نیچے گر
شرفو واقعی اس طرح اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیو
کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں جبکہ جوانا اسے عقب میں اچھال
تیزی سے اس کی طرف مڑ گیا تھا اور ٹائیگر اس دوران دروازہ کھول
کمرے سے باہر جا چکا تھا۔ اب کمرے میں جوانا اور شرفو ہی آمنے سامنے
کھڑے تھے۔

" ہاں اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ کالو کے متعلق بتا
ورنہ"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم"...... شرفو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے یکلخت غوطہ مارا اور پھر وہ واقعی بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں
کر جوانا کے عقبی طرف پہنچ گیا۔ جوانا اچھل کر مڑنے ہی لگا تھا کہ
شرفو کا بازو پوری قوت سے جوانا کی پسلیوں پر پڑا اور جوانا بے اختیا
لڑکھڑاتا ہوا دو قدم سائیڈ پر ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ پھر جیسے ہی جوا
قدم سائیڈ پر ہٹا شرفو نے اچانک کسی غصیلے بینڈھے کی طرح پور
قوت سے جوانا کے سینے پر سر کی بھرپور ٹکر مار دی۔ ایک دھماکہ

جوانا اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹا لیکن وہ گرنے سے بچ گیا تھا لیکن
ہٹتے ہوئے جوانا کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے شرفو کی
پر پڑے اور شرفو اس بار چیختا ہوا منہ کے بل ایک دھماکے سے
گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ ایک بار پھر کسی سپرنگ کی طرح
کل کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ جوانا کے ممکنہ حملے سے بچنے کے لئے
سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

بس اب مہلت ختم۔ تم نے بہت اچھل کود کر لی ہے"۔ جوانا
ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس
جوانا نے بھاری بھرکم وجود کے باوجود آگے کی طرف چھلانگ
شرفو نے اس کے اس حملے سے بچنے کے لئے تیزی سے دائیں
غوطہ مارا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں قلابازی کھا کر ایک زور
ماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ اس کا جسم نیچے گر کر تیزی سے
رہا تھا۔ جوانا اب اطمینان سے آگے بڑھا۔ اس نے جھک کر
ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور دوسرا اس کے سر پر رکھ کر اس
دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں گھمایا اور اس کے ساتھ ہی
کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے غبارے میں سے ہوا نکلتی ہے
س کا انتہائی تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ نارمل ہوتا چلا گیا لیکن اب
جسم بے حس و حرکت ہو چکا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔
ہوش ہو چکا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوانا تیزی سے مڑا
کمرے میں ٹائیگر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اب مشین

پسٹل تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں وہی خاردار کوڑا۔

"یہاں دو آدمی اور موجود تھے جنہیں میں نے ہلاک کر دیا ہے
یہ مر چکا ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے اسے صرف بے ہوش کیا ہے کیونکہ اس
بہر حال کالو کا پتہ معلوم کرنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"تو اس نے کچھ نہیں بتایا"...... ٹائیگر نے آگے بڑھتے ہو
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ خاصا سخت جان آدمی ہے اس لئے اگر میں اسے بے ہو
نہ کرتا تو یہ کچھ بتائے بغیر ہی ختم ہو جاتا"...... جوانا نے ایسے
میں کہا کہ ٹائیگر سمجھ گیا کہ جوانا نے نجانے کس طرح اپنے آپ
کنٹرول رکھا ہو گا۔

"اسے زنجیروں میں باندھ دیتے ہیں پھر اطمینان سے پوچھ گچھ
لیں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
چند لمحوں بعد جن کنڈوں سے ٹائیگر جکڑا ہوا تھا ان میں شرفو کو
دیا گیا۔

"یہ کوڑا مجھے دو اور تم باہر کا خیال رکھو"...... جوانا نے پیچھے
ہوئے کہا۔

"تم نے اس پر کوڑے برسائے تو دوسرے کوڑے پر اس
روح پرواز کر جائے گی اس لئے یہ کام مجھے کرنے دو اور باہر کی
مت کرو میں نے چیکنگ کر لی ہے یہ آبادی سے ہٹ کر

...... ٹائیگر نے کہا۔

اوکے۔ پھر تم پوچھ گچھ کر لو"...... جوانا نے کہا اور کرسی پر بیٹھ
ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور کوڑے کو فرش پر
کر وہ شرفو کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر شرفو
منہ اور ناک پر رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد شرفو کے جسم میں
ت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے
کر اس نے فرش پر پڑا ہوا کوڑا اٹھا لیا جبکہ جوانا اطمینان بھرے
میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد شرفو کراہتا ہوا ہوش
گیا اور اس نے ہوش میں آتے ہی وحشیانہ انداز میں اپنے آپ کو
روں سے چھڑانے کی کوشش کی لیکن چند ہی لمحوں بعد اس کی
ش ختم ہو گئی اور وہ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہو گیا۔

تم نے اپنی کوشش کر لی شرفو۔ اس مکان میں تمہارے باہر
د دونوں آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور اب تمہاری چیخیں دور دور
سننے والا کوئی نہیں ہے اس لئے اب بھی تمہارے پاس موقع
تم استاد کالو کے بارے میں تفصیل بتا دو"...... ٹائیگر نے
میں کہا۔

مجھے نہیں معلوم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے نہیں معلوم اور سنو
حال اب زندہ نہیں بچ سکو گے کیونکہ استاد کالو کو معلوم ہے
یں یہاں لایا گیا ہے"...... شرفو نے کہا۔

وہ۔ کیسے"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا فون آیا تھا۔ اسے میرے چھوٹے بھائی کرامت کی موت کی اطلاع مل گئی تھی۔ میں نے اسے بتا دیا کہ میرے آدمی تمہیں تلاش کر رہے ہیں اور تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا جائے گا"۔ شرفو نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کہا ہو گا کہ تم ہمارے بارے میں اسے رپورٹ کرا گے۔ کیوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اسے بتانا ہے کہ تم دونوں کا تعلق کسی پار سے ہے اور تم کیوں ٹاگورا میں اس قسم کے کام کر رہے ہو"۔ شر نے کہا۔

"یہ رپورٹ تم اسے فون پر دو گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں"...... شرفو نے جواب دیا۔

"کس نمبر پر"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"تم شاید سوچ رہے ہو کہ اس نمبر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے تم استاد کالو تک پہنچ جاؤ گے تو ایسا ممکن نہیں ہے"۔ شرفو نے کہا۔

"تم صرف نمبر بتا دو باقی ہم کیا کرتے ہیں کیا نہیں یہ تمہارا در سر نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... شرفو ایک بار پھر بگڑ گیا تھا۔

"میں تو سوچ رہا تھا کہ خواہ مخواہ تم پر کوڑے برسانے کی مشقت سے بچ جاؤں گا لیکن تمہارا جسم شاید کوڑے کھانے کے لئے بے

ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما دوسرے لمحے کمرہ شرفو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کی چیخ ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ ایک بار پھر شڑاپ کی آواز دی اور شرفو کے منہ سے پہلے سے بھی زیادہ تیز چیخ نکلی۔ اس کی پھٹ گئی تھی اور جسم پر سرخ لکیریں نظر آنے لگ گئی تھیں۔

بولو کہاں ہے کالو۔ بولو"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ کا ہاتھ کسی مشین کی طرح مسلسل چلنے لگا لیکن چند لمحوں بعد اپنا ہاتھ روک لیا کیونکہ شرفو کی گردن ڈھلک چکی تھی۔ وہ ش ہو چکا تھا۔ اس کا جسم اب خاصا زخمی نظر آ رہا تھا۔

واقعی خاصا سخت جان آدمی ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس ہی اس نے کوڑا وہیں پھینکا اور آگے بڑھ کر اس نے شرفو کا ور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد شرفو کے حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو ٹائیگر پیچھے ہٹا نے ایک بار پھر فرش پر پڑا ہوا کوڑا اٹھا لیا۔

را ہاتھ خاصا ہلکا ہے ٹائیگر۔ کوڑا مجھے دو پھر دیکھو کہ پہلے ہی بعد اس کی روح کیسے بولتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

سے پہلے ہی پرواز کر جائے گی اس لئے یہ کام مجھے ہی ...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بھی بے اختیار اسی لمحے شرفو کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

پپ۔ پانی۔ مجھے پانی دو"۔ شرفو نے کراہتے ہوئے کہا۔

" پانی نہیں۔ شراب ملے گی لیکن فون نمبر پہلے بتانا پڑے گا
ورنہ میرا ہاتھ پھر حرکت میں آ جائے گا"...... ٹائیگر نے انتہائی
لہجے میں کہا۔
" مجھے پانی دو۔ میں بتا دیتا ہوں"۔ شرفو نے رک رک کر کہا۔
" پہلے بتاؤ اور یہ سن لو کہ میں فون پر تمہاری اس سے بات کرا
کنفرمیشن کراؤں گا اس لئے غلط نمبر نہ بتانا"...... ٹائیگر نے کہا
شرفو کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا
کیونکہ وہ اس چمک کی وجہ سمجھتا تھا اور اس نے اس لئے یہ بات
کی تھی کہ وہ شرفو کی بات کالو سے کرا دے گا۔ اسے معلوم تھ
شرفو کے خیال کے مطابق وہ کالو کو فوراً ہی اپنے بارے میں اشار
دے اور شرفو نے اس بار جلدی سے نمبر بتا دیا۔
" میں فون لے آؤں پھر بات ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا
سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔
" تم مجھے پانی پلا دو"...... شرفو نے کہا۔
" ہمت کرو۔ دو چار کوڑے کھا کر تمہاری یہ حالت ہو رہی
پہلے ہی بتا دینا تھا"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے سرد لہجے
جواب دیا۔
" پپ۔ پپ۔ پانی دے دو۔ پانی پانی"...... شرفو نے
ہوئے لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی گردن ایک
ڈھلک گئی جبکہ جوانا ویسے ہی کرسی پر بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد

کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔
ارے یہ پھر بے ہوش ہو گیا"...... ٹائیگر نے کہا۔
ہاں۔ پانی مانگ رہا تھا لیکن میں سانپوں کو دودھ پلانے کا قائل
ہوں۔ یہ اب تک اسی لئے ہی زندہ نظر آ رہا ہے کہ اس سے
حاصل کرنی تھیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
یہاں نیچے تو کافی بڑا تہہ خانہ ہے جس میں اسلحہ کی پیٹیاں بھری
یں اور اس کی ایک سائیڈ پر آفس بنا ہوا ہے جس میں فون بھی
ساتھ ہی کارڈلیس فون بھی موجود تھا۔
س کالو کا پتہ چلاؤ۔ مجھے اس احمقانہ اچھل کود سے بڑی بوریت
ہے"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے فون
کیا اور پھر شرفو کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر

ون ہے"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک
ئی آواز سنائی دی۔
شش۔ شش۔ شرفو بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جان بوجھ
لہجے میں کہا جیسے شرفو انتہائی زخمی حالت میں بول رہا ہو۔
نے اپنے طور پر کوشش کی تھی کہ شرفو کی آواز اور لہجے کی
لیکن چونکہ اسے معلوم تھا کہ ابھی وہ اس فن میں عمران
ماہر نہیں ہو سکا اس لئے اس نے زخمی ہونے کے تاثر میں
انے کی کوشش کی تھی۔

"شرفو تم۔ کیا ہوا۔ یہ تم کس طرح بول رہے ہو۔ میں استاد کالا
بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔
"مم۔ مم۔ میں زخمی ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اوہ۔ کس نے تمہیں زخمی کیا ہے۔ کہاں سے بول رہے ہو"
دوسری طرف سے پہلے کی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔
"وہ دونوں بہت خطرناک تھے۔ انہوں نے مجھے زخمی کر دیا لیکن
میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اوہ۔ اس ٹائیگر اور اس کالے حبشی کی بات کر رہے ہو۔ کیا
ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہاں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اوہ۔ یہ اچھا ہوا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"دھوبی گھاٹ والے اڈے سے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے تم وہیں رکو میں ڈاکٹر کو لے کر تمہارے
پاس پہنچ رہا ہوں"...... کالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اچھا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون
کر دیا۔
"ویری گڈ۔ یہ اچھا ہوا کہ کالو خود یہیں آ رہا ہے"...... ٹائیگر
فون بند کرتے ہوئے کہا۔
"ظاہر ہے اس نے تو آنا ہی تھا کیونکہ یہ شرفو یقیناً اس کا

۔ بہرحال اب ان دونوں کو پکڑ کر ان سے اس ٹاگورا کے سارے
تے کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے یہاں جنرل آپریشن
گے"...... جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں
ہلا دیا۔
"آؤ باہر۔ ہمیں پوری طرح محتاط رہنا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ استاد
پنے ساتھ دو چار بدمعاش بھی لے آئے"...... ٹائیگر نے کہا اور
بار جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر باہر آ کر ان دونوں نے نیچے
خانے سے ضروری اسلحہ اٹھایا اور پھر ایسی جگہوں پر چھپ کر
ہو گئے کہ کالو پر آسانی سے ہاتھ ڈالا جا سکے۔ ابھی انہیں وہاں
نصف گھنٹہ ہوا تھا کہ باہر کاریں رکنے کی آوازیں سنائی دیں
پھر ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کافی سارے لوگ کاروں کے
کھول کر نیچے اترے ہوں اور چند لمحوں بعد یکلخت فضا میں
سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی تین
سے کئی خوفناک میزائل اڑتے ہوئے اس عمارت سے
اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکے ہوئے اور
اور جوانا دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ میزائل ان کے
پر پھٹے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہنوں میں آخری
یہی ابھرا تھا کہ وہ آخرکار ان بدمعاشوں کے ہاتھوں موت کا
گئے ہیں۔

ایک بڑے سے کمرے میں مہاگنی کی جہازی سائز کی آفس ٹیبل
کے پیچھے ایک لمبے قد لیکن دبلے پتلے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اکڑے
ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر مکاری اور عیاری کے
ساتھ ساتھ خباثت بھی نمایاں نظر آ رہی تھی۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں
میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیز چمک تھی۔ اس کے سر کے بال کافی
بڑے تھے اور انہیں پیشانی سے سر کے پچھلے حصے کی طرف الٹا کر جمایا
گیا تھا جس کی وجہ سے اس کی تنگ پیشانی بھی کافی چوڑی نظر آ رہی
تھی۔ اس کے دائیں گال پر ایک بڑا سا سیاہ رنگ کا تل تھا اور بائیں
گال پر نیلے رنگ کا ستارہ کھدا ہوا تھا۔ یہ استاد کالو تھا۔ ٹاگورا کا بے
تاج بادشاہ۔ میز پر کئی رنگوں کے فون سیٹ رکھے ہوئے تھے اور
استاد کالو نے باقاعدہ گہرے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا
اور تیز سرخ رنگ کی ٹائی لگائی ہوئی تھی۔ کوٹ کی اوپر والی جیب

سرخ رنگ کا تہہ شدہ رومال تھا۔ اپنے انداز سے وہ ایک عام
معاش کی بجائے کسی بڑی تنظیم کا سربراہ دکھائی دیتا تھا۔ اس کے
منے شراب کی بوتل رکھی ہوئی تھی اور وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد
اٹھا کر بڑا گھونٹ لیتا اور پھر بوتل میز پر رکھ دیتا کہ سامنے پڑے
ے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر
ر اٹھا لیا۔

یس"...... استاد کالو نے تیز لہجے میں کہا۔

ٹونی کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ
سنائی دی۔

کراؤ بات"...... استاد کالو نے کہا۔

باس۔ میں ٹونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ
سنائی دی۔

ہاں۔ کیا رپورٹ ہے ٹونی"...... استاد کالو نے تیز اور خاصے
لہجے میں کہا۔

حکم کی تعمیل ہو چکی ہے باس۔ دھوبی گھاٹ والے اڈے کو
دں سے اڑا دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں

لاشیں چیک کی ہیں"...... کالو نے کہا۔

باس۔ اندر موجود اسلحہ کے ذخیرے کی وجہ سے وہاں انتہائی
تباہی ہوئی ہے اس لئے لاشوں کے تو پرزے اڑ گئے ہوں

گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب تم واپس آ جاؤ"...... استاد کالو نے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر چست جینز کی پینٹ اور پھولدار شرٹ تھی۔ وہ خاصی خوشرو لڑکی تھی۔

"اوہ ماریا تم۔ آؤ بیٹھو"...... استاد کالو نے اسے چونک کر دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ڈیڈی۔ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ آپ نے دھوبی گھاٹ والے اڈے کو میزائلوں سے تباہ کرا دیا ہے"...... ماریا نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ استاد کالو کی اکلوتی بیٹی تھی اور استاد کالو نے اسے باقاعدہ مارشل آرٹ، نشانہ بازی اور اس قسم کے دوسرے فنون کے بڑے بڑے ماہروں سے تعلیم دلائی تھی اس لئے ماریا اب استاد کالو کی نمبر ٹو تھی اور ماریا لڑائی بھڑائی کے فن میں اس قدر ماہر ہو گئی تھی کہ اچھے اچھے بدمعاش اس کا نام سنتے ہی کانوں کو ہاتھ لگا لیا کرتے تھے۔

"ہاں اور مجھے افسوس ہے ماریا کہ شرفو بھی اس چکر میں مارا جا چکا ہے"...... استاد کالو نے کہا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔

"شرفو مارا جا چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے مارا ہے اسے کیوں"...... ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے

سوس کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ شرفو اور کے درمیان خاصے گہرے دوستانہ تعلقات تھے اور پورے گینگ یہ بات مشہور تھی کہ ماریا اور شرفو کی شادی ہو جائے گی اور کالو بھی شرفو کو بے حد پسند کرتا تھا۔

دو آدمی ہمارے خلاف کام کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ہے۔ وہ دارالحکومت کی زیر زمین دنیا کا آدمی ہے اور بڑے بڑے میں ہاتھ ڈالنے کا عادی ہے۔ دوسرا ایک دیوہیکل حبشی ہے۔ کا نام جوانا ہے اور وہ ایک تنظیم سنیک کلرز کا چیف ہے اور اس کچھ عرصہ قبل دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں انتہائی بے وردی قتل عام کر دیا تھا۔ بہرحال وہ ٹاگورا میں ہمارے سیٹ اپ کے کام کر رہے تھے کہ اچانک مجھے اطلاع ملی کہ ان دونوں نے مقامی بدمعاش بھولا کے کلب میں داخل ہو کر وہاں بھولا کو کر دیا ہے اور وہاں شرفو کا چھوٹا بھائی کرامت بھی ہلاک ہو گیا میں نے شرفو سے بات کی تو شرفو نے مجھے بتایا کہ اسے کرامت کت کی اطلاع مل چکی ہے اور اس کے آدمی ان دونوں کو تلاش ہے ہیں اور اس نے اپنے آدمیوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ انہیں کرنے کی بجائے بے ہوش کر کے دھوبی گھاٹ والے اڈے لے جا کر زنجیروں سے جکڑ دیں کیونکہ شرفو اپنے ہاتھوں سے اپنے موت کا انتقام ان دونوں سے لینا چاہتا تھا۔ میں چونکہ شرفو سے واقف تھا اس لئے میں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ پھر

اچانک مجھے شرفو کی کال ملی لیکن میں نے پہچان لیا کہ یہ شرفو نہیں بول رہا۔ میں نے وائس چیکنگ کرنے والی مشین آن کر دی تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ بولنے والا شرفو نہیں ہے البتہ کال دھوبی گھاٹ والے اڈے سے ہی ہو رہی تھی۔ میں نے اس آدمی کو کہہ دیا کہ میں خود آ رہا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ دھوبی گھاٹ والے اڈے میں، میں نے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپریشن روم میں جا کر جب وہاں کی چیکنگ کی تو سکرین پر سب کچھ صاف نظر آ گیا۔ شرفو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی بے دردی سے کوڑے برسائے گئے تھے اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو چکے تھے اور وہاں وہی دونوں ٹائیگر اور جوانا صحیح سلامت موجود تھے اور وہ میرا انتظار کر رہے تھے تاکہ مجھے پکڑ کر ہلاک کر سکیں۔ جس پر میں نے ٹونی کو حکم دے دیا کہ دھوبی گھاٹ والے اڈے کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے اور ابھی اس کی رپورٹ ملی ہے کہ اس نے حکم کی تعمیل کر دی ہے اور چونکہ وہاں اسلحے کا سٹور بھی تھا اس لئے وہاں ایسی خوفناک تباہی ہوئی ہے کہ وہاں لاشوں کے بھی پرزے اڑ گئے ہیں"۔ استاد کالو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ماریا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ نے میرے دل میں یہ بتا کر ٹھنڈک ڈال دی ہے کہ آپ نے فوری طور پر شرفو کی موت کا انتقام لے لیا ہے"۔ ماریا نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے ماریا کہ تم شرفو کو پسند کرتی ہو اور تم اس سے

شادی کرنا چاہتی تھی لیکن ہمارے پیشے میں موت اور زندگی ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتے ہیں اس لئے تم زیادہ افسوس مت کرنا"...... استاد کالو نے کہا۔

" مجھے واقعی شرفو کی موت کا سن کر افسوس ہوا ہے ڈیڈی لیکن میں نے شرفو سے شادی کا کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ شرفو صرف میرا دوست تھا اور بس۔ وہ عام ذہنی سطح کا آدمی تھا جبکہ میں تو اس سے شادی کروں گی جو بلند ذہنی سطح کا ہو میری طرح اس لئے آپ بے فکر رہیں"...... ماریا نے کہا تو استاد کالو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو استاد کالو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ ڈائریکٹ فون تھا اور اس فون کا نمبر صرف بیرون ملک اس کے خاص آدمیوں کو ہی معلوم تھا اس لئے اس فون کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کال بیرون ملک سے کی جا رہی ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ڈیسی بول رہا ہوں استاد کالو ایکریمیا سے"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو استاد کالو بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ ڈیسی منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ایک بڑی تنظیم کا ہیڈ تھا اور اس کا ایکریمیا میں بھی منشیات کے سمگلنگ کا ایک نیٹ ورک موجود تھا۔

"اوہ ڈیسی تم۔ کیا بات ہے بڑے عرصے بعد کال کی ہے"۔ استاد کالو نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ اس کے اور ڈیسی کے درمیان

خاصے بے تکلفانہ تعلقات تھے۔اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" مجھے معلوم ہوا ہے کہ بلیک ماسک نے پاکیشیا میں کام بند کر دیا ہے حالانکہ تم اس کے نیٹ ورک کے یہاں کے عملی انچارج ہو اور تمہاری صلاحیتوں کے بارے میں مجھے بھی معلوم ہے "۔ دوسری طرف سے ڈیسی نے کہا۔

" ہاں۔ یہاں دراصل ایک تنظیم ہے سنیک کلرز اس نے ہمارے خلاف کام شروع کر دیا تھا اور سنا ہے کہ اس تنظیم کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہاتھ ہے اور بلیک ماسک کے یہاں کے نمائندے آرتھر نے حماقت کی کہ اس تنظیم کے دو سرغنوں پر قاتلانہ حملہ کرایا۔ وہ تو بچ گئے البتہ سیکرٹ سروس آرتھر کے پیچھے لگ گئی اور پھر چیف آرتھر کو رابرٹ کے ہاتھوں ہلاک کرا دیا گیا تاکہ اس آرتھر کی وجہ سے یہ لوگ چیف تک نہ پہنچ سکیں اور اس کے ساتھ ہی چیف نے کام بھی بند کرا دیا ہے لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے ان دونوں سرغنوں کو میں ہلاک کرا چکا ہوں اس لئے اب جب میں چیف کو اس کی اطلاع دوں گا تو یہ کام دوبارہ شروع ہو جائے گا "۔ استاد کالو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ سنو۔ اسے ابھی اطلاع نہ دینا "...... ڈیسی نے کہا تو کالو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں نہ دوں۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے "۔

کالو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ بلیک ماسک نے بہادرستان خصوصی اسلحے کی خصوصی بھجوانی ہے۔ اس نے کوشش کی کہ پاکیشیا کی بجائے کافرستان سپلائی بھجوا دے لیکن کافرستان میں بھی بلیک ماسک کا نیٹ ختم کر دیا گیا ہے اس لئے اب بلیک ماسک نے میری خدمات کی ہیں کہ میں اپنے نیٹ ورک کے ذریعے یہ سپلائی کافرستان دوں اور میں نے یہ کام لے لیا ہے۔ اب اگر تم نے اسے اطلاع دی تو پھر وہ مجھ سے یہ مشن واپس لے لے گا اور میں بھاری سے محروم ہو جاؤں گا اس لئے میں نے تمہیں کہا ہے کہ ابھی نہ دو۔ جب یہ سپلائی کافرستان پہنچ جائے تب دینا "۔ ڈیسی نے

لیکن ڈیسی اس طرح ہمیں کیا ملے گا۔ ویسے بھی ہم اب ہاتھ پر کھے بیٹھے ہوئے ہیں اسی لئے تو میں نے ان دونوں کا خاتمہ کرایا ہ کام دوبارہ شروع ہو سکے "...... استاد کالو نے کہا۔

تمہیں اس سے زیادہ ملے گا جتنا بلیک ماسک بھیجتی ہے۔ میں ہیں فون بھی اسی لئے کیا تھا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ تم نے بتا دیا کہ ے والے لوگ ختم ہو گئے ہیں ورنہ میں تو ان کی زندگی میں بھی ول لینے پر تیار تھا۔ بہرحال اب تو ویسے بھی کوئی خطرہ نہیں کام اب بھی تم ہی کرو گے لیکن کام میرا ہو گا "۔ ڈیسی نے کہا۔

وہ۔ میں سمجھ گیا لیکن تمہارا یہاں اپنا بھی تو نیٹ ورک ہے۔

تم اس سے کام کیوں نہیں لیتے"...... استاد کالو نے کہا۔
"میں نے ساری صورت حال کو اچھی طرح چیک کیا ہے۔ اسلحے
اور منشیات کی سپلائی میں زمین آسمان کا فرق ہے اس لئے میں اس
نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میرا نیٹ ورک اس پر اس انداز میں کامیابی سے
کام نہیں کر سکتا جس طرح تم کام کرتے ہو"...... ڈیسی نے کہا۔
"ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے اگر تمہیں کوئی فائدہ
ہوتا ہے اور ہمیں کوئی نقصان نہیں ہوتا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں
ہے"...... کالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے پھر تیار رہنا میں ایک ہفتے بعد تمہارے پاس پہنچ جاؤں
اور پھر کام آگے بڑھائیں گے"...... ڈیسی نے کہا۔
"ٹھیک ہے میں تیار ہوں"...... استاد کالو نے کہا اور دوسری
طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔
"یہ خصوصی سپلائی کسی اسلحے کی ہو گی ڈیڈی"...... ماریا نے
کیونکہ کالو نے ماریا کی وجہ سے ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس۔
ماریا ڈیسی اور کالو کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت سن
تھی۔ وہ ڈیسی کو بھی اچھی طرح جانتی تھی اور ڈیسی بھی اس
واقف تھا اور چونکہ سارے عملی کام ماریا ہی کرتی تھی اس لئے
نے پوچھا تھا۔
"جیسی بھی ہو گی بہرحال ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے
کالو نے جواب دیا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جوزف رانا ہاؤس میں اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھا کہ
کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو جوزف بے اختیار
پڑا۔ وہ اٹھ کر اپنے کمرے سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا رانا
کے آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تیز سیٹی کی آواز ابھی
س کے کانوں میں گونج رہی تھی اور وہ جانتا تھا کہ یہ آواز
اکاشن کی ہے اور سپیشل کاشنز جوانا کے پاس تھا۔ جوزف نے
یہ سپیشل کاشنز اس لئے دیا تھا کہ اگر کبھی اسے جوزف کی مدد کی
پڑ جائے اور وہ اس پوزیشن میں ہو کہ اسے کال بھی نہ کر
تو وہ اس سپیشل کاشنز کا بٹن آن کر دے۔ جوزف کو نہ صرف
مل جائے گی بلکہ سپیشل کاشنز کی رسیونگ مشین میں موجود
لومت کے نقشے کی مدد سے وہ اس سپاٹ کو بھی چیک کر لے گا
جوانا موجود ہو گا۔ یہی وجہ تھی کہ سیٹی کی مخصوص آواز سن کر

وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا کو اس کی مدد کی ضرورت پیش آ گئی ہے۔
آپریشن روم میں داخل ہو کر وہ دیوار کے ساتھ کھڑی ایک قد آدم
مشین کی طرف بڑھا جس پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جل
بجھ رہا تھا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے کئی بٹن پریس
کیے تو جلتا بجھتا بلب بند ہو گیا البتہ مشین کی سکرین پر ایک نقشہ
ابھر آیا جس پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔
یہ نقطہ اس جگہ کی نشاندہی کر رہا تھا جہاں جوانا موجود تھا۔ جوزف
نے غور سے اس علاقے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

" ٹاگورا کا مغربی حصہ۔ دھوبی گھاٹ کے قریب"...... جوزف
نے غور سے سکرین پر موجود تفصیلی نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آف کیا اور پھر اس نے رانا ہاؤس کے
خودکار حفاظتی نظام کو آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس
سے نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے ٹاگورا علاقے کی طرف بڑھی چلی جا
رہی تھی۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ عمران کو اطلاع دے کر جائے لیکن
پھر اس نے اس لئے ارادہ بدل دیا تھا کہ جوانا بغیر کسی شدید ترین
خطرے کے اسے کاشن نہیں دے سکتا تھا اور عمران کو اطلاع دینے
میں بہرحال وقت لگ سکتا ہے اس لئے اس نے رانا ہاؤس کا خودکار
نظام آن کیا اور پھر ٹاگورا علاقے کی طرف روانہ ہو گیا اور پھر تقریباً
نصف گھنٹے کی خاصی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ ٹاگورا علاقے میں
داخل ہو چکا تھا۔ وہ چونکہ پہلے بھی کئی بار اس علاقے میں آ چکا تھا اس

ے معلوم تھا کہ دھوبی گھاٹ کس علاقے میں واقع ہے۔ یہ
گھاٹ کسی زمانے میں باقاعدہ آباد تھا کیونکہ یہاں سے ایک
ہر گزرتی تھی جس کے پانی سے دھوبی کپڑے دھوتے تھے لیکن
ربند ہو گئی تو اس کے ساتھ ہی دھوبی گھاٹ بھی ختم ہو گیا
س علاقے کا نام دھوبی گھاٹ ہی رہ گیا تھا اور یہ علاقہ چونکہ
کے آباد علاقے سے کافی دور تھا اس لئے یہاں باقاعدہ آبادی نہ
بتہ اکا دکا مکانات وغیرہ بنے ہوئے تھے۔ سکرین پر اس نے اس
خاص طور پر چیک کیا تھا جہاں نقطہ جل بجھ رہا تھا اس لئے
یقین تھا کہ وہ اس سپاٹ پر بغیر کسی سے کچھ پوچھے پہنچ جائے گا
جوانا موجود ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ اس جگہ پہنچا تو وہ
تیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں ایک کافی بڑے مکان کا ملبہ موجود تھا
ملبہ کافی وسیع علاقے میں پھیلا ہوا تھا۔ اس میں سے ابھی تک
نکل رہا تھا۔ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے اس ملبے کے
کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا اس ملبے کی طرف
یا۔ اس کی چھٹی حس نے اسے بتا دیا تھا کہ جوانا یقیناً اس ملبے
دب چکا ہے لیکن کہاں ہے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی
وہ ادھر ادھر ملبے کو ہاتھوں سے ہٹا کر چیک کر رہا تھا کہ اچانک
جگہ اسے ایک آدمی کی لات دکھائی دی۔ اس نے تیزی سے
سے ملبہ ہٹانا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے
اچھل پڑا کہ یہ ٹائیگر تھا جو ملبے میں دبا ہوا تھا۔ اس نے ٹائیگر

کو باہر نکالا اور پھر اس نے اس کی ناک اور منہ میں بھری ہوئی مٹی
انگلیوں کی مدد سے نکالا تو ٹائیگر کا سانس بحال ہونا شروع ہو گیا۔
نے جلدی سے اس کے سینے پر مخصوص انداز میں مالش شروع کر
اور چند لمحوں بعد جب ٹائیگر کا سانس بحال ہو گیا تو وہ تیزی سے
اور اس نے ادھر ادھر کا ملبہ ہٹانا شروع کر دیا کیونکہ ٹائیگر کی
موجودگی کا مطلب تھا کہ جوانا بھی یہاں کہیں قریب ہی موجو
اس جگہ جہاں ٹائیگر دبا ہوا تھا ملبہ کافی کم تھا جبکہ اس سے کچھ فا
پر ملبے کا ایک اونچا ڈھیر تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد اس
جوانا کو بھی ڈھونڈھ نکالا۔ وہ ٹائیگر سے کچھ فاصلے پر ایک ستون
نیچے دبا ہوا تھا اور اس کے جسم پر ملبے کا ڈھیر موجود تھا۔ اس نے
کی ناک اور منہ سے بھی مٹی نکالی اور پھر اس نے جوانا کے سینے
بھی مخصوص انداز میں مالش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد جوا
تقریباً ڈوبا ہوا دل بھی پوری رفتار سے چلنے لگا اور اس کا سانس
نارمل ہو گیا تو اس نے اسے اٹھایا اور دوڑ کر اس نے اپنی کار کا
دروازہ کھولا اور بھاری بھرکم جوانا کو بڑی مشکل سے ایک لحاظ
گھسیٹ کر اس نے دونوں سیٹوں کے درمیان ٹھونس دیا۔
واپس مڑا اور اس نے ٹائیگر کو اٹھا کر عقبی سیٹ کے اوپر لٹا
پھر دروازہ بند کر کے وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور د
لمحے ایک جھٹکے سے اس نے کار واپس موڑ دی۔ اس کا چہرہ ستا
کیونکہ ٹائیگر اور جوانا دونوں کی حالت سانس نارمل ہو جانے

خطرے سے باہر نہ ہوئی تھی اور وہ اب دل ہی دل میں دعا کر
کہ یہ دونوں زندہ سپیشل ہسپتال تک پہنچ جائیں اور پھر بغیر
رکاوٹ کے وہ سپیشل ہسپتال پہنچ گیا اور یہ اتفاق ہی تھا کہ
ں نے کار جا کر ہسپتال کے مین گیٹ پر روکی تو اسی لمحے ڈاکٹر
بھی کہیں جانے کے لئے باہر آ رہے تھے۔ وہ جوزف کو اچھی
جانتے تھے اس لئے جوزف کو کار سے نکلتے دیکھ کر وہ بے اختیار
کر رک گئے۔

کٹر صاحب جوانا اور ٹائیگر شدید زخمی ہیں"...... جوزف نے
صدیقی کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں یہ دونوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے تیز لہجے

کار کی عقبی سیٹ پر"...... جوزف نے کہا تو ڈاکٹر نے فوراً ہی
سٹاف کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر ان دونوں کو کار
نکال کر سٹریچروں پر ڈال کر آپریشن روم کی طرف لے گئے اور
صدیقی بھی اپنے سٹاف کے ساتھ ان کے پیچھے چلے گئے جبکہ
آپریشن روم کے باہر برآمدے میں موجود بنچ پر بیٹھ گیا لیکن
کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ اسے یقین تھا
یہ دونوں بچ جائیں گے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر
باہر آ گئے تو جوزف اٹھ کھڑا ہوا۔

کیا ہوا ڈاکٹر صاحب"...... جوزف نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ کا شکر ہے دونوں کی حالت خطرے سے باہر
ویسے اگر انہیں یہاں آنے میں مزید کچھ دیر ہو جاتی تو معاملہ ا
سیریس بھی ہو سکتا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔
" اوہ۔ آپ کا شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ کیا میں ان سے مل
ہوں"...... جوزف نے کہا۔
" ابھی نہیں۔ کم از کم ایک گھنٹے بعد"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا
" ٹھیک ہے میں ایک گھنٹہ آپ کے آفس میں بیٹھ کر گزار ی
ہوں۔ آپ شاید کہیں جا رہے تھے"...... جوزف نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن اب نہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔
" آپ میری وجہ سے مت رکیں ڈاکٹر صاحب۔ اب مجھے اطمینان
ہو گیا ہے اس لئے اب میں اطمینان سے ایک گھنٹہ گزار لوں گا"۔
جوزف نے ان کی ہچکچاہٹ کو سمجھتے ہوئے کہا۔
" لیکن یہ دونوں زخمی کیسے ہوئے ہیں۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ ا
کے جسموں میں فریکچر نہیں ہوا لیکن ان کے پورے جسم اس طرح
زخمی ہیں جیسے انہیں پتھر مارے گئے ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے
کہا۔

" یہ ایک مکان میں موجود تھے کہ اس مکان کو بموں سے اڑا دیا
گیا اور یہ ملبے میں دب گئے۔ ویسے یہ اصل عمارت سے باہر تھے ورنہ
شاید یہ کسی صورت بھی نہ بچ سکتے"...... جوزف نے اندازہ لگا کر
جواب دیتے ہوئے کہا۔

اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ کیا چیف صاحب کو اطلاع دے
گئی ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔
" نہیں۔ یہ سنیک کلرز کے مشن میں زخمی ہوئے ہیں۔ میں باس
مران کو اطلاع دے دوں گا پھر وہ خود ہی چیف کو بتا دیں گے"۔
وزف نے کہا۔
" اوہ۔ تو یہ وہی سلسلہ ہے جس میں پہلے بھی یہ شدید زخمی ہوئے
۔ کار پر بم مارا گیا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔
" جی ہاں۔ وہی سلسلہ ہے۔ بہرحال ایسے کاموں میں ایسا تو ہوتا
رہتا ہے"...... جوزف نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر
لایا اور پھر چپڑاسی کو بلا کر انہوں نے جوزف کے لئے جوس لانے کا
رڈر دیا اور پھر جوزف سے معذرت کر کے وہ دفتر سے باہر چلے گئے
لبتہ وہ سٹاف کو ہدایات دے گئے تھے کہ ایک گھنٹے بعد جوزف کو
وانا اور ٹائیگر کے پاس پہنچا دیا جائے۔ جوزف نے ان کے جانے کے
فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
سے عمران بتا چکا تھا کہ بلیک زیرو کسی مشن پر ملک سے باہر گیا ہوا
ہے اس لئے اس کی واپسی تک وہ دانش منزل میں ہی رہے گا اس لئے
س نے ڈاکٹر صدیقی کے سامنے فون نہ کیا تھا اور اب ڈاکٹر صدیقی
کے جانے کے بعد اس نے دانش منزل کے نمبر پریس کئے تھے۔
" ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔ سپیشل ہسپتال سے"...... جوزف نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب رانا ہاؤس کا نام تبدیل کر دیا ہے تم نے"...... اس بار دوسری طرف سے عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ رانا ہاؤس تو رانا ہاؤس ہی ہے میں واقعی سپیشل ہسپتال سے کال کر رہا ہوں۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں شدید زخمی ہو گئے تھے اس لئے انہیں میں براہ راست یہاں لے آیا تھا۔ اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہوئی ہے تو میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے زخمی ہوئے ہیں یہ دونوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا اور جوزف نے سپیشل کاشن کی کال ملنے سے کار لے کر ٹاگورا کے دھوبی گھاٹ کے علاقے میں جانے اور وہاں ان دونوں کے ملبے میں دبے ہونے سے لے کر انہیں یہاں تک لے آنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں ترقی معکوس کر رہے ہیں۔ یعنی آگے کی بجائے پیچھے کی طرف جا رہے ہیں کہ اب یہ عام سے بدمعاشوں کے ہاتھوں اس حالت میں پہنچنے لگ گئے ہیں۔ پہلے تو چونکہ کار پر اچانک حملہ ہوا تھا اس لئے میں نے اس کا نوٹس نہیں لیا تھا لیکن اب جو صورت حال تم نے بتائی ہے اس کا مطلب ہے کہ

غفلت کی وجہ سے ان بدمعاشوں کو اس مکان پر بم مارنے کا ل گیا ہے جس میں یہ موجود تھے اور یہ انتہائی غفلت اور ناکارہ گی ہے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

یس باس۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں"...... جوزف نے جواب ہوئے کہا۔

تم ان سے مل کر تفصیل حاصل کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو۔ نہوں نے واقعی غفلت کی ہے تو انہیں اس کی انتہائی سخت سزا ...... دوسری طرف سے عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے رسیور رکھ دیا۔ وہ خود بھی اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ یہ سب کچھ ٹائیگر اور جوانا کی کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے اس نے عمران کی بات کی تصدیق تھی اور پھر ایک گھنٹے بعد ایک ڈاکٹر اسے اپنے ساتھ سپیشل میں لے گیا جہاں جوانا اور ٹائیگر بیڈز پر لیٹے ہوئے تھے۔

اوہ جوزف تم۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ہمیں یہاں ہسپتال ئے ہو"...... جوانا اور ٹائیگر نے جوزف کو دیکھ کر کہا۔

ہاں۔ مجھے تمہارا سپیشل کاشن مل گیا تھا"...... جوزف نے بیڈز ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاشن ملنے لے کر انہیں یہاں تک پہنچانے کی پوری تفصیل بتا دی۔

تمہارا شکریہ جوزف ورنہ ہم وہیں ملبے میں ہی دبے دبے ہلاک .. ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن تمہارے ساتھ ہوا کیا تھا۔ مجھے تفصیل تو بتاؤ"۔ جوزف نے کہا تو ٹائیگر نے اسے بھولے کے کلب میں جانے سے لے کر بے ہوش ہو کر اس مکان میں پہنچنے اور پھر شرفو سے ہونے والی لڑائی اس کے بعد کالو سے ہونے والی بات چیت تک کی ساری تفصیل دی۔

"ہم وہاں عمارت کے بیرونی حصے میں کالو کے انتظار میں ہوئے تھے کہ اچانک تین اطراف سے میزائل فائر ہوئے او سنبھل ہی نہ سکے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"بس مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ میزائل فائر ہوتے ہی میں نے کلائی میں موجود سپیشل کاشنر کا بٹن پریس کیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہ اس کا مجھے علم نہیں ہو سکا"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باس کی بات درست ہے۔ تم دونوں نے واقعی غفلت سے کام لیا ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس کا خیال۔ کیا مطلب"...... دونوں نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوزف نے عمران کو اطلاع دینے اور اس کے جواب کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ہمارے دراصل وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کالو خود آنے بجائے اس طرح کی واردات کرے گا ورنہ ہم شاید اتنی آسانی سے نہ کھاتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ماسٹر کی بات درست ہے ٹائیگر۔ واقعی ہم سے حماقت

اصل میں تم نے شرفو کے لہجے میں بات کی ہے اس سے یہ اری بات سامنے آئی ہے۔ شرفو اس کالو کا خاص آدمی تھا اس لئے وہ رناً یہ بات سمجھ گیا ہو گا کہ شرفو کی بجائے کوئی اور بول رہا ہے۔ یں اس پوائنٹ کو سامنے رکھ کر کام کرنا چاہئے تھا"۔ جوانا نے

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ بس خیال نہیں آیا اس بات کا نہ ہم اس مکان سے باہر رہ کر بھی اس کالو کو چیک کر سکتے تھے"۔ ئیگر نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر سے میری بات کراؤ جوزف میں اعتراف کرنے کے لئے ہوں اور ماسٹر جو سزا دینا چاہے میں اسے بھگتنے کے لئے بھی تیار "...... جوانا نے کہا۔

"باس کو یقیناً اسی بات پر ہی غصہ ہو گا کہ تم عام سے بدمعاشوں غنڈوں کے ہاتھوں دو بار ہسپتال پہنچ چکے ہو۔ بہرحال میں خود سے بات کر لوں گا لیکن اب آئندہ تم سے کوئی غفلت نہیں چاہئے"...... جوزف نے کہا۔

"میں ماسٹر سے معذرت کر لوں گا کہ یہ کام واقعی میرے بس کا ہے"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی مرنا چاہتے ہو"...... جوزف نے تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... جوانا نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

" تم نے اپنی ناکامی کا اعتراف کیا ہے جوانا اور یہ بات تم نے میرے سامنے کر دی ہے لیکن اگر یہ بات تم باس کے سامنے کرو گے تو باس اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دے گا۔ مایوس اور ناکام لوگوں سے اسے جس قدر نفرت ہے اتنی شاید اسے کسی سے بھی نہ ہو اور وہ یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ مایوس اور ناکام آدمی زندہ رہ جائے"...... جوزف نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ مجھے واقعی اس کا خیال نہ آیا تھا لیکن اب ماسٹر جو ناراض ہے اس کا کیا کیا جائے"...... جوانا نے کہا۔

" تم نے میرے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور یہ بات میرے نزدیک آدمی کی عظمت کی دلیل ہے کہ وہ اپنی غلطی کا کوئی جواز بنانے کی بجائے اس کا اعتراف کر لے اور میں یہ بات جب باس کو بتاؤں گا تو اس کی ناراضگی دور ہو جائے گی لیکن یہ بتا دوں کہ باس بار بار غلطیاں معاف کرنے کا عادی نہیں ہے"...... جوزف نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو جوزف۔ ایک منٹ بیٹھو"...... جوانا نے کہا تو جوزف دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا بات ہے"...... جوزف نے کہا۔

" تم نے یہ کیس مجھے دیا تھا یہ کہہ کر کہ ٹاگورا کے علاقے کی

فائی کی جائے۔ شرفو اور کالو جو وہاں کے ہیڈز ہیں ان میں سے شرفو را جا چکا ہے جبکہ کالو باقی رہ گیا ہے اگر میں اس کالو کو ٹریس کر اس کا خاتمہ کر دوں تو کیا یہ علاقہ صاف ہو جائے گا یا مجھے وہاں ہر کلب اور ہر ہوٹل اور ہر اڈے میں گھس کر غنڈوں اور معاشوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے تیار مسکرا دیا۔

" ٹاگورا میں گندگی پھیلانے والوں کا سرغنہ استاد کالو ہے اور را میں جتنے بھی اڈے ہیں اور جتنے بھی لوگ ہیں وہ سب استاد کالو مرپرستی میں کام کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ استاد کالو منشیات اسلحے کی سمگلنگ کے کسی نیٹ ورک کا بھی سرغنہ ہو اس لئے تم کالو کو اس وقت ختم کرنا ہے جب اس سے اس بارے میں مکمل علومات حاصل کر لو۔ کالو کے خاتمے کے بعد باس یہ معلومات تک پہنچا دے گا اور چیف پولیس کے اعلیٰ حکام کو حکم دے گا کہ ان اڈوں کو ختم کیا جائے اور اڈے ختم ہو جائیں گے اس ٹاگورا صاف ہو جائے گا اور وہاں کے شریف لوگ اطمینان کا یں گے"...... جوزف نے کہا۔

" ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں اکیلا بھی یہ کام کر ...... جوانا نے کہا۔

نہیں۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کالو منے نہیں آتا بلکہ خفیہ رہتا ہے اس لئے تمہاری نسبت ٹائیگر اسے

زیادہ آسانی سے تلاش کر سکتا ہے۔ جب یہ تلاش کر لے تو پھر تم نے اس کو پکڑنا ہے"...... جوزف نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے جوزف میں کافی دیر سے تمہاری باتیں سن رہا ہوں۔ مجھے بعض اوقات حیرت ہوتی ہے کہ تم جو سوائے وچ ڈاکٹروں، جنگل، جانوروں اور دیوتاؤں کے علاوہ اور کوئی بات ہی نہیں کرتے کیسے ایسی عقلمندانہ باتیں کرتے ہو۔ اب تم نے جس انداز میں جوانا سے بات کی ہے یہ انداز بالکل عمران صاحب جیسا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں تو باس کا غلام ہوں اور آقاؤں کا اثر بہرحال غلاموں میں ہی جاتا ہے"...... جوزف نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں خود بعض اوقات اس کی باتیں سن کر پاگل ہو جاتا ہوں۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ کوئی اور جوزف ہو اس کی تو جون بدل جاتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے وچ ڈاکٹر شاشان نے ایک بار بتایا تھا کہ کوا اگر عقابوں کے ساتھ پرورش پائے تو اس کوے میں بھی عقابوں جیسی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں اور میں وہی کوا ہوں جو باس جیسے عقاب کے ساتھ رہتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آگیا۔

ستاد کالو اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے
سے فونز میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ ڈائریکٹ فون
ن کال اندرون ملک سے ہی کی جا سکتی تھی جبکہ میز پر ایک ایسا
بھی تھا جو ڈائریکٹ تو تھا لیکن اس پر کال صرف بیرون ملک سے
جا سکتی تھی۔

یس۔ کالو بول رہا ہوں"...... استاد کالو نے تحکمانہ لہجے میں

سٹیفن بول رہا ہوں استاد کالو رابنسن کلب سے"۔ دوسری
سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

اوہ تم سٹیفن۔ تم نے کیسے کال کی ہے۔ کیا کوئی خاص
۔ استاد کالو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ٹائیگر تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے۔

میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں"...... دوسری طرف سے
گیا تو استاد کالو بے اختیار مسکرا دیا۔
"کب کی بات کر رہے ہو"...... استاد کالو نے مسکراتے ہو
کہا۔
"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے کی۔ کیوں"...... سٹیفن نے جواب دیا
استاد کالو بے اختیار ہنس پڑا۔
"کیا اب تم نے خواب دیکھنا تو شروع نہیں کر دیا سٹیفن،
ٹائیگر کو تو ہلاک ہوئے تین چار روز ہونے والے ہیں اور اسے ہلاک
بھی میں نے کرایا ہے اور یہ بات کنفرم ہے"...... استاد کالو نے کہا۔
"پھر تمہیں یقیناً تمہارے آدمیوں نے غلط اطلاع دی ہے۔ ٹائیگر
زندہ سلامت موجود ہے۔ مجھ سے زیادہ اسے کون جانتا ہو گا اور میں
آدھا گھنٹہ پہلے اس سے مل چکا ہوں"...... سٹیفن نے بڑے بااعتماد
لہجے میں کہا تو استاد کالو بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو"...... استاد کالو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"سو فیصد درست استاد کالو۔ تم جانتے ہو کہ میں غلط بات نہیں
کیا کرتا اور پھر مجھے اس معاملے میں غلط بات کرنے کا کوئی فائدہ بھی
نہیں ہے۔ میں نے تو صرف اس لئے تمہیں کال کر کے آگاہ کیا ہے کہ
تمہارے ساتھ میرے انتہائی وسیع کاروباری تعلقات ہیں اور میں
نہیں چاہتا کہ ٹائیگر تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکے"...... دوسری طرف

سٹیفن نے کہا۔
"ہونہہ۔ ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں اسے۔ تمہارا شکریہ کہ
نے مجھے اطلاع دی"...... استاد کالو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے رسیور رکھ کر ایک اور فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد
ے دو نمبر پریس کر دیئے۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
مؤدبانہ تھا۔
"آسٹر سے بات کراؤ"...... استاد کالو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
ی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... استاد کالو نے کہا۔
"آسٹر سے بات کریں باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے
کہا گیا۔
"ہیلو آسٹر میں استاد کالو بول رہا ہوں ٹاگورا سے"...... استاد کالو
کہا۔
"اوہ۔ استاد کالو تم۔ کیسے کال کیا ہے مجھے۔ کیا کوئی خاص کام
"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"ہاں۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم ٹائیگر سے واقف ہو"...... استاد کالو
کہا۔
"ٹائیگر۔ ہاں وہ تو زیر زمین دنیا میں خاصا معروف آدمی ہے۔ اچھی
جانتا ہوں"...... آسٹر نے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کا علم ہے تمہیں"...... استاد کالو نے کہا۔
"ہاں۔ وہ ایک ہوٹل کے کمرے میں مستقل رہائش پذیر ہے
لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا ٹائیگر سے کوئی کام ہے تمہیں"۔
آسٹر نے کہا۔
"کس ہوٹل میں رہتا ہے اور کس کمرے میں"...... استاد کالو
نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا تو
آسٹر نے اسے ہوٹل کا نام اور کمرے کی تفصیل بتا دی۔
"مجھے اس سے کوئی کام نہیں ہے البتہ میری ایک پارٹی اس سے
ملنا چاہتی ہے اس لئے میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ تمہارا
شکریہ"...... استاد کالو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور
رکھا اور پھر ایک اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔
"راسٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری
لیکن چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔
"استاد کالو بول رہا ہوں راسٹر"...... استاد کالو نے کہا۔
"اوہ تم۔ کیا کوئی کام پڑ گیا ہے تمہیں مجھ سے"...... راسٹر
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ ایک آدمی کو فنش کرانا ہے"...... استاد کالو نے کہا۔
"لیکن تمہارے پاس تو اپنے بے شمار آدمی ہیں پھر تم نے مجھ
کیوں رابطہ کیا ہے"...... راسٹر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے

"ٹائیگر کو فنش کرنا ہے اور ٹائیگر دارالحکومت کے ان علاقوں
کام کرتا ہے اور رہتا ہے جہاں میرے آدمی کم آتے جاتے ہیں اس
میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ تم بتاؤ کیا تم یہ کام لے سکتے ہو یا
"...... استاد کالو نے کہا۔
کیوں نہیں لے سکتا۔ ٹائیگر مجھ سے زیادہ اونچے درجے کے
ں اور ہوٹلوں میں کام کرتا ہے۔ وہ مجھے حقیر سمجھتا ہے اس لئے
کے خلاف کام کیا جا سکتا ہے لیکن ظاہر ہے اس کا معاوضہ بھی
ہو گا کیونکہ ٹائیگر انتہائی ہوشیار اور چوکنا آدمی ہے اور اگر میرے
ناکام ہو گئے تو پھر اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام میرا ہے۔
کے بعد میری اس سے کھلی جنگ شروع ہو جائے گی"...... راسٹر نے
دیتے ہوئے کہا۔
معاوضہ تمہاری مرضی کا لیکن کام حتمی ہونا چاہئے اور یہ بھی سن
میں نے اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا ہے۔ تم ایک کی بجائے
ے گروپ کو وہاں بھجوا دو۔ وہ کس کس سے بچ سکے گا"...... استاد
نے کہا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ ہم اس کی رہائش گاہ کی نگرانی کریں اور وہ
ہی وہاں پہنچے اس پر فائر کھول دیں۔ ہاں یہ اچھی ترکیب ہے لیکن
ضہ پھر تمہیں پچاس لاکھ دینا ہو گا"...... راسٹر نے کہا۔
"ٹائیگر کی لاش مجھے بھجوا دینا اور معاوضہ وصول کر لینا"...... استاد

کالو نے کہا۔
"نہیں اصول کے مطابق آدھی رقم پہلے اور آدھی کام کے بعد"
راسٹر نے کہا۔
"اوکے ابھی تمہارے کلب ادھی رقم پہنچ جائے گی لیکن ٹائیگر
کل صبح کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو"...... استاد کالو نے کہا۔
"ایسا ہی ہو گا۔ تم مجھے اس کی رہائش گاہ کی تفصیل بتا دو"۔
راسٹر نے کہا تو استاد کالو نے اسے اس ہوٹل کا نام اور کمرہ نمبر کے
بارے میں تفصیل بتا دی جس میں ٹائیگر رہائش پذیر تھا۔
"ٹھیک ہے اب کام حتمی طور پر ہو جائے گا"...... راسٹر نے کہا۔
"اوکے"...... استاد کالو نے مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ د
اس نے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور اپنے آدمی کو پچیس
روپے راسٹر کلب میں بھجوانے کی ہدایات دے کر اس نے رسیور
دیا۔ اسے یقین تھا کہ راسٹر جس کے پاس پیشہ ور قاتلوں اور غنڈو
کا ایک پورا گروپ تھا اس ٹائیگر کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہ
جائے گا۔

ٹائیگر نے کار اپنے رہائشی ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ کے اندر موڑی
پھر کار کو پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں اپنی مخصوص
پر کار روک کر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ اچانک ایک طرف سے ایک
قد کا آدمی اس کی طرف بڑھا۔
تمہارا نام ٹائیگر ہے"...... اس آدمی نے ٹائیگر سے مخاطب ہو
۔ اس نے جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور
کا ایک ہاتھ جیکٹ کی جیب میں تھا۔
"ہاں۔ کیوں"...... ٹائیگر نے مڑ کر کہا ہی تھا کہ اس آدمی کا ہاتھ
سے جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا لیکن
سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما
س آدمی کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ اس کے ساتھ
ائیگر کی لات بھی حرکت میں آئی اور وہ آدمی پنڈلی پر ضرب کھا کر

چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کی دوسری لات اس کی کنپٹی پر پڑی
اور وہ چیختا ہوا اچھل کر ایک بار پھر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ابھی
ٹائیگر سنبھلا ہی تھا کہ اچانک دھماکہ ہوا اور سائیں کی آواز کے ساتھ
ہی ایک گولی اس کی گردن کے قریب سے نکل کر سائیڈ دیوار میں
گھس گئی۔ یہ گولی مین گیٹ کی طرف سے چلائی گئی تھی اور ٹائیگر
بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور اس نے کار کی اوٹ لے لی لیکن اب
گولیاں مسلسل چل رہی تھیں۔ ہوٹل میں افراتفری پھیل گئی تھی۔
ٹائیگر تیزی سے رینگتا ہوا کار کی عقبی سائیڈ پر پہنچ گیا اور اس نے
جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ اب گولیاں چلانے والے قریب آ
گئے تھے۔ ان کی تعداد دو تھی اور وہ دوڑتے ہوئے کار کی طرف بڑھے
چلے آ رہے تھے کہ یکلخت ٹائیگر نے ہاتھ اونچا کیا اور دوسرے لمحے
تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں جو کار کے قریب پہنچ
چکے تھے چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ ٹائیگر اچھل کر کھڑا ہو
گیا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ریوالور
ابھی تک موجود تھا۔ اس نے تڑپتے ہوئے بھی ہاتھ اٹھا کر فائر کرنے
کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے ایک بار پھر فائر کھول دیا اور تڑتڑاہٹ
کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں ایک جھٹکے سے ساکت ہو گئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ ٹائیگر تم۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... اچانک مین
گیٹ کی طرف سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ ہوٹل کا مینجر
رالف تھا۔

رالف مجھ پر اچانک قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ تم دو آدمی بھیجو۔
حملہ آور ادھر بے ہوش پڑا ہوا ہے اسے اٹھا کر میرے کمرے میں
دو"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا تو رالف دوڑتا ہوا مین گیٹ
باہر آیا۔ اس کے پیچھے تین چار آدمی بھی باہر آ گئے۔ یہ ہوٹل کے
تھے اور مسلح تھے۔

تم پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ اوہ ویری سیڈ۔ کس نے کیا ہے"۔
ف نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں۔ اب اس بے ہوش آدمی سے پوچھ گچھ کرنی پڑے
۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو راسٹر کے آدمی ہیں۔ راسٹر کے"...... رالف نے
ب آ کر ان لاشوں کو دیکھ کر اچھلتے ہوئے کہا۔

"راسٹر۔ وہ کون ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں
۔

"زیکو کلب کا مالک۔ خاصا معروف گینگسٹر ہے۔ اس کے پاس
ر در قاتلوں اور غنڈوں کا گروپ ہے۔ یہ اس کے آدمی ہیں۔ وہ
ہوش آدمی کہاں ہے"...... رالف نے کہا۔

"ادھر کار کی دوسری طرف پڑا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے ہونٹ
تے ہوئے کہا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ راسٹر نے اس پر
نداز میں حملہ کیوں کرایا ہے۔ ویسے اس کے آدمی اسے پوری
پہچانتے نہیں تھے اس لئے وہ کنفرمیشن کے چکر میں پڑ گئے تھے

اور مار کھا گئے ورنہ اگر وہ اچانک اس پر فائر کھول دیتے تو شاید ٹائیگر کا بچ نکلنا مشکل ہو جاتا۔ ویسے اس نے زیکو کلب کا نام تو سنا ہوا تھا لیکن چونکہ یہ انتہائی تھرڈ کلاس غنڈوں کا اڈا تھا اس لئے ٹائیگر وہاں کبھی نہ گیا تھا اور نہ ہی وہ کسی راسٹر کو جانتا تھا۔

"اوہ۔ یہ سٹف ہے۔ یہ بھی راسٹر کا خاص آدمی ہے"...... رالف نے کار کی دوسری طرف آکر فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش آدمی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ راسٹر اس وقت کلب میں موجود ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم وہاں جانا چاہتے ہو۔ نہیں وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ تم مجھے بتاؤ تم اس سے کیا پوچھنا چاہتے ہو وہ میرا دوست ہے میں اس سے پوچھ لیتا ہوں اور یہ لاشیں بھی اسے بھجوا دیتا ہوں اور اس بے ہوش آدمی کو بھی"...... رالف نے کہا۔

"اس نے یقیناً کسی پارٹی سے یہ کام بک کیا ہو گا اور وہ تمہیں کبھی بھی اس پارٹی کے بارے میں نہیں بتائے گا۔ تم ان آدمیوں کو اپنے پاس سنبھالو باقی میں خود اسے چیک کر لوں گا لیکن یہ سن لو رالف کہ اگر تم نے اسے فون پر اطلاع دے دی تو پھر مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ کار میں بیٹھا اور چند لمحوں بعد اس کی کار زیکو بار کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ جس انداز میں اس پر حملہ ہوا

اس نے اس کے ذہن میں آگ بھر دی تھی۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی اس تھرڈ کلاس غنڈے راسٹر کو اس پر حملے کے لئے کس نے بک ایا ہے۔ اچانک اس کے ذہن میں استاد کالو کا خیال آ گیا۔

"ہاں۔ وہی یہ کام کر سکتا ہے"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر یہ خیال اس کے ذہن میں جم سا گیا کیونکہ آج سارا دن وہ استاد کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہا تھا اور پھر اتفاقاً ہی رات سے استاد کالو کے بارے میں پتہ چلا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ کل جوانا کو ساتھ لے کر اس کے مقام پر ریڈ کرے گا۔ تھوڑی دیر بعد زیکو کلب پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلب میں خاصا رش تھا شراب کی بو اور سگریٹوں کے دھوئیں سے ہال بھرا ہوا تھا۔ وہ بھینچے سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"راسٹر کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے ایک ے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہو"...... اس نے ٹائیگر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کوبرا ہے اور میں دولت آباد سے آیا ہوں۔ میں نے سٹر کو ایک بڑا کام دینا ہے اور پھر واپس دولت آباد جانا ہے"۔ ئیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... اس کاؤنٹر مین نے بڑے سودے کا نام سنتے ہی نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر رکھے

ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارٹن بول رہا ہوں باس کاؤنٹر سے۔ دولت آباد سے کوئی کو آیا ہے وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے آپ کوئی بڑا کام دینا ہے"...... کاؤنٹر مین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ایک اور غنڈے کو اشارے سے بلایا۔

"جابران صاحب کو باس کے آفس تک چھوڑ آؤ"...... کاؤنٹر مین نے اس آدمی سے کہا۔

"اچھا۔ آؤ جی"...... جابر نے کہا اور تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیا۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک اور راہداری میں پہنچ گئے۔ اس راہداری کے آخر میں دروازہ تھا۔

"یہ باس کا آفس ہے۔ جاؤ"...... جابر نے کہا اور ٹائیگر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ واپس مڑ گیا تو ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور ٹائیگر اندر داخل ہو گیا۔ سامنے میز کے پیچھے ایک بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جو چہرے سے ہی کوئی چھٹا ہوا غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹائیگر تم۔ تم مگر وہ کوبرا۔ وہ دولت آباد"...... اس آدمی نے ٹائیگر کو دیکھ کر اچھلتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

"میرا ایک نام کوبرا بھی ہے راسٹر"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... راسٹر نے چونک کر کہا لیکن اس کا ہاتھ سے دراز کی طرف بڑھا لیکن ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی گولیاں راسٹر کے کان کے قریب سے گزر کر دیوار سے جا ٹکرائیں۔

ہاتھ دراز سے اوپر رکھو ورنہ"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے کہا تو راسٹر نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ استاد کالو نے تمہیں میرے قتل کا ٹاسک میں نے سوچا کہ تم کہاں مجھے تلاش کرتے پھرو گے اس لئے دو ہی تمہارے پاس آگیا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

تم۔ تمہیں کس نے اطلاع دی ہے"...... راسٹر نے ہونٹ ہوئے کہا۔

میں بھی اسی دنیا میں رہتا ہوں راسٹر۔ میرے بھی بے شمار ایسے ہیں کہ مجھے اطلاع مل جاتی ہے۔ بہرحال تم یہ بتاؤ کہ استاد کالو قت کہاں ہو گا۔ اگر تو تم سچ بول دو گے تو میں تمہیں چھوڑ ورنہ تم جانتے ہو کہ میرا نشانہ کیسا ہے۔ تمہارے پلک سے پہلے گولی تمہارے دل میں اتر چکی ہو گی اور پھر استاد کالو کو کوئی دلچسپی نہ ہو گی کہ تمہاری لاش گٹر میں پڑی تیر رہی ہے

یا کسی سڑک پر پڑی نظر آ رہی ہے"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... راسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ اگر تم مجھے جانتے ہو تو پھر تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ میں جو کہتا ہوں وہی کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"استاد کالو اس وقت ٹاگورا میں اپنے مخصوص اڈے پر ہو گا۔ اس اڈے کو وہاں سویٹ ہاؤس کہا جاتا ہے۔ ویسے وہ ایک کافی بڑا مکان ہے جس کے نیچے تہہ خانے ہیں۔ وہاں استاد کالو بڑے بڑے لوگوں کو بلا کر جوا کھیلتا ہے۔ بڑے بڑے افسر وہاں جاتے ہیں۔ رات بارہ بجے تک وہ وہیں رہتا ہے"...... راسٹر نے کہا۔

"اس مکان کی تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو راسٹر نے تفصیل بتا دی۔

"وہاں فون تو ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں وہاں فون نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اس کا مخصوص اڈا ہے اور سوائے اس کے خاص آدمیوں کے اور کسی کو اس اڈے کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ مجھے بھی اس لئے معلوم تھا کہ ایک بار اس نے مجھے وہیں بلوایا تھا"...... راسٹر نے کہا۔

"اوکے۔ چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑا لیکن دوسرے لمحے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے مڑ کر اس نے فائر کھول دیا اور راسٹر چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے سائیڈ پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور

کر نیچے جا گرا تھا۔

"تم انتہائی گھٹیا بدمعاش ہو۔ تم نے میری پشت پر فائر کرنا چاہا ورنہ میں واقعی تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا نکہ مڑتے ہوئے اس نے راسٹر کا ہاتھ تیزی سے دراز کی طرف ہوئے دیکھ لیا تھا۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد راسٹر ہلاک ہو گیا تو یگر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے باہر موجود اپنی کار تک پہنچ گیا اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر ایک پبلک فون بوتھ کے قریب نے کار روک دی اور کار سے اتر کر وہ فون بوتھ میں داخل ہو اس نے جیب سے کارڈ نکال کر فون میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رالف بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی اس کے رہائشی کے مینجر رالف کی آواز سنائی دی۔

ٹائیگر بول رہا ہوں رالف۔ ان لاشوں اور بے ہوش آدمی کا کیا ہے تم نے"...... ٹائیگر نے کہا۔

وہ موجود ہیں۔ تم بتاؤ کیا کروں ان کا"...... رالف نے کہا۔

میں نے راسٹر کو فنش کر دیا ہے اس لئے اب اس بے ہوش کا بھی خاتمہ کر دو اور لاشیں گٹر میں پھینک دو"...... ٹائیگر نے

اوہ۔ راسٹر ختم ہو گیا۔ گڈ شو ورنہ میں واقعی پریشان تھا کہ جب

اس کے آدمیوں کی لاشیں اس تک پہنچیں گی تو اس کا نجانے
ردعمل ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے اب لاشیں غائب ہو جائیں گی
رالف نے جواب دیا۔
"اوکے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈ
دبا کر فون آف کیا۔ کارڈ کو مزید دباؤ ڈال کر اندر کیا اور پھر رسیو
اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"راناہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
"ٹائیگر بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا کہاں ہے"...... ٹائیگر
کہا۔
"موجود ہے۔ بات کراؤں"...... جوزف نے جواب دیا۔
"ہاں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"ہیلو جوانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جوانا کی آواز سنا
دی۔
"جوانا مجھ پر استاد کالو نے ایک مقامی بدمعاش کے ذریعے قاتلا
حملہ کرایا ہے لیکن میں نے حملہ کرنے والوں کو بھی ختم کر دیا
اور اس مقامی بدمعاش کو بھی"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ استاد کالو ایک بار پھر ہمارے
حرکت میں آگیا ہے۔ اس کا پتہ چلا ہے کہ کہاں ہے وہ"......
نے کہا۔
"ہاں۔ اس کے آفس کا تو پتہ چل گیا ہے لیکن آفس میں وہ کم

تا ہے البتہ اس مقامی بدمعاش سے اس کے ایک اور اڈے کے
میں معلوم ہوا ہے۔ یہ خفیہ جوا خانہ ہے اور استاد کالو رات
بجے تک وہیں رہتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہیں اس پر ہاتھ ڈال
جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"تم کہاں سے بول رہے ہو"...... جوانا نے کہا۔
"لینال لنک روڈ کے ایک پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا
...... ٹائیگر نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم راناہاؤس آجاؤ پھر یہاں سے اکٹھے چلیں گے"۔
نے کہا۔
"اوکے۔ میں آرہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور کریڈل پر
کر اس نے کارڈ باہر کھینچا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ فون بوتھ
باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی رفتاری سے راناہاؤس
رف بڑھی چلی جارہی تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ بلیک زیرو
اس کے لئے چائے کی پیالی تیار کرنے کے لئے کچن میں گیا ہوا تھا کہ
فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ باس موجود ہیں یہاں"
دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک
پڑا۔
"کیا بات ہے جوزف۔ اس وقت کیوں فون کیا ہے"......
بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"باس۔ کیا آپ رانا ہاؤس آ سکتے ہیں اس وقت"......
طرف سے جوزف نے کہا۔
"کیوں کیا جوانا سے لڑائی ہو گئی ہے اور میں نے آکر صلح

"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جوانا اور ٹائیگر استاد کالو کے مین اڈے پر ٹا گورا جانا چاہتے ہیں۔
ستاد کالو اپنے ایک مخصوص اڈے میں ہے جہاں وہ بڑے پیمانے پر
کھیلتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہاں استاد کالو پر ہاتھ ڈالنے کی
اس کے آفس میں اس پر ہاتھ ڈالا جائے تا کہ وہاں سے اس کے
میوں اور اس کے اڈوں کی تفصیلات معلوم ہو سکیں۔ اس طرح
را کی مکمل صفائی آسانی سے کی جا سکے گی لیکن جوانا اور ٹائیگر
نوں بضد ہیں کہ اس استاد کالو کو ابھی ہر قیمت پر ختم ہونا چاہئے
لئے میں آپ کو سپیشل روم سے کال کر رہا ہوں تا کہ آپ آکر
یں سمجھائیں۔ میری بات وہ نہیں مان رہے"...... جوزف نے کہا۔
"تمہاری بات جوانا کو ماننی بھی نہیں چاہئے کیونکہ جوانا سنیک
کا چیف ہے۔ تم نہیں ہو اور چیف جو مناسب سمجھتا ہے وہی
ہے"...... عمران نے جواب دیا۔
یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے
ی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے
دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر

رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
عمران بول رہا ہوں۔ جوانا سے بات کراؤ"...... عمران نے

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا اور پھر
رسیور علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے بلیک زیرو ہاتھ
میں چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے ایک پیالی
عمران کے سامنے رکھ دی جبکہ دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی پر جا
کر بیٹھ گیا۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر"...... چند لمحوں بعد جوانا کی مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔

"استاد کالو کے بارے میں کچھ پتا چلا ہے یا نہیں"...... عمران
نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ ٹائیگر نے اس کے ایک خصوصی اڈے کے بارے
میں پتہ چلا لیا ہے۔ یہ اڈا ایک مکان کے نیچے تہہ خانوں میں واقع
ہے اور وہاں استاد کالو رات بارہ بجے تک رہتا ہے۔ ٹائیگر اور میں
ابھی وہاں جا کر اس کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں لیکن جوزف کا کہنا ہے کہ
وہاں کی بجائے ہم اس کے آفس جا کر اس کا خاتمہ کریں لیکن میرا
خیال ہے کہ ایسے سانپ کو مزید ڈھیل دینے کی ضرورت نہیں
ہے"...... جوانا نے کہا۔

"تم سنیک کلرز کے چیف ہو اور جوزف صرف ایک رکن۔ پھر
اس نے کیوں اعتراض کیا ہے تم پر"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو
گیا تھا۔

"ماسٹر اس نے صرف اپنی رائے دی ہے۔ اعتراض نہیں کیا اور

تو وہ بھی ساتھ جا رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"...... جوانا نے
دیتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ اس نے ساتھ جانے پر آمادگی ظاہر کر کے اپنے حق میں
کیا ہے ورنہ چیف کے حکم پر اعتراض کرنے والے کو میں کسی
برداشت نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے

آپ بے فکر رہیں ماسٹر۔ جوزف اس معاملے میں مجھ سے بھی
سمجھ دار ہے"...... جوانا نے جوزف کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا اور
بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ لاؤڈر کی وجہ
ہ بھی عمران اور جوانا کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہا تھا۔

اگر تم اجازت دو تو میں بھی تمہارے ساتھ بطور رکن وہاں
"...... عمران نے کہا۔

آپ ماسٹر ہیں آپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے لیکن آپ
وجودگی کے بعد جوانا صرف نام کا چیف ہی رہ جائے گا"۔ جوانا
ٹوبصورت انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار
پڑا۔

تو پھر تم نے اس استاد کالو کو ہلاک نہیں کرنا بلکہ اسے اغوا کر
انا ہاؤس لے آنا ہے۔ میں اس سے ایک خصوصی معاملے میں
چھ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے جوانا نے جواب دیا۔

"اور اس کے لئے تمہیں جوزف کو ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹائیگر اور تم دونوں ہی کافی ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"یس ماسٹر۔ لیکن اس صورت میں مجھے وہاں وہ سب کچھ کر پڑے گا جو آپ کو پسند نہیں ہے۔ میرا مطلب ہے سٹریٹ کلنگ"...... جوانا نے کہا۔

"تم چیف ہو جو مرضی آئے کرو۔ میں کون ہوں تمہیں کسی کام سے روکنے والا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ماسٹر"...... دوسری طرف سے جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فون جوزف کو دو"...... عمران نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف تم رانا ہاؤس میں رہو گے۔ میں نے جوانا کو کہہ دیا ہے کہ وہ استاد کالو کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آئے گا۔ جب وہ پہنچ جائے تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"کیا استاد کالو کے اڈے کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

ہاں۔ ٹائیگر ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ اس نے معلوم کر لیا
عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اب تک اس بلیک ماسک کی
سے خصوصی سپلائی کے معاملے میں کوئی توجہ نہیں دی۔ کیا
کو کسی بات کا انتظار ہے"...... بلیک زیرو نے چائے کی چسکی
ہوئے کہا۔

استاد کالو کو میں نے اسی لئے اغوا کرانے کا حکم دیا ہے۔ مجھے
ہے کہ اس کا تعلق بلیک ماسک سے ہو گا اس لئے جیسے ہی جوانا
ٹائیگر نے استاد کالو کے آدمیوں کے خلاف کام شروع کیا بلیک
حرکت میں آ گئی اور استاد کالو سے اس خصوصی سپلائی کے
میں معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو
زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

جوانا کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی ٹاگورا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔

"باس نے استاد کالو کو اغوا کرنے کا حکم دے کر کام خاصا مشکل کر دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"ماسٹر جو کچھ کرتا ہے یا کہتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا اور کہتا ہے۔ اس استاد کالو کی کوئی ایسی اہمیت ہے کہ ماسٹر کو اس سے پوچھ گچھ کی ضرورت پڑ گئی ہے اس لئے اسے بہرحال اغوا ہی کرنا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے لیکن ایسے غنڈوں تک پہنچنے کے لئے خاصی قتل و غارت کرنی پڑتی ہے اور جیسے ہی اسے اطلاع ملے گی وہ کسی خفیہ راستے سے غائب بھی ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر تمہارے ذہن میں کیا ہے"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"اب ہمیں استاد کالو تک اس انداز میں پہنچنا ہو گا کہ جب تک ہم اس تک نہ پہنچ جائیں اسے ہم پر شک نہ پڑ سکے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم وہاں بہرحال اجنبی ہوں گے"۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم کسی طرح اس استاد کالو کو اس اڈے سے باہر نکالیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ کیوں باہر آئے گا"...... جوانا نے کہا۔

"وہ بارہ بجے تک وہاں رہتا ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے وہ اپنی رہائش گاہ پر جاتا ہو گا اس لئے اگر ہم اس اڈے پر جانے کی بجائے اس کی رہائش گاہ کی نگرانی کریں تو ہم آسانی سے اسے پکڑ سکتے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تمہیں اس کی رہائش گاہ کا علم ہے"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ اس کے آفس کا تو علم ہے رہائش گاہ کا نہیں۔ البتہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ کار کسی پبلک فون بوتھ کے پاس روک دو۔ میں کوشش کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار سڑک کے

کنارے موجود ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی تو ٹائیگر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر مخصوص خانے میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

" گرین وڈ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" جبار سے بات کراؤ میں ٹائیگر بول رہا ہوں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ جبار بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں جبار "...... ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے "...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" ٹاگورا میں کسی استاد کالو کو جانتے ہو "...... ٹائیگر نے کہا۔

" استاد کالو۔ ہاں کیوں تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو "...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" مجھے اس سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس کی رہائش گاہ کے بارے میں بتا سکتے ہو تو بتا دو "...... ٹائیگر نے کہا۔

سوری ٹائیگر مجھے اس کے بارے میں معلومات نہیں ہیں "۔ مری طرف سے جبار نے کہا۔

" سوچ لو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں مفت کسی سے کام نہیں لیا معلومات میں نے بہرحال حاصل کر لینی ہیں "...... ٹائیگر نے

اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن پھر تمہیں ایک وعدہ کرنا ہو گا کہ اسے نے یہ نہیں بتانا کہ میں نے تمہیں اس کے بارے میں کچھ بتایا ۔ وہ اس معاملے میں انتہائی سخت واقع ہوا ہے "...... جبار نے

ٹھیک ہے وعدہ لیکن مجھے حتمی معلومات ملنی چاہئیں۔ تمہیں ہے کہ میں دھوکے بازی سے سخت نفرت کرتا ہوں "۔ ٹائیگر کہا۔

مجھے معلوم ہے اور یہ بھی سن لو کہ مجھے براہ راست اس کی گاہ کے بارے میں علم نہیں ہے البتہ اس کی بیٹی ماریا کے میں معلوم ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ اس سے تمہیں معلومات مل سکتی ہیں "...... جبار نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

اس کی بیٹی ماریا۔ کیا مطلب۔ کیا اس کی بیٹی اس سے علیحدہ ہے "...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

نہیں۔ رہتے تو وہ اکٹھے ہیں لیکن اس کی بیٹی ماریا زیر زمین دنیا اس کی نمبر تو ہے اور وہ اس وقت سٹار کلب میں موجود ہو گی

کیونکہ سٹار کلب ماریا کی ملکیت ہے اور وہ رات گئے تک وہیں رہتی
ہے۔ اس وقت بھی وہ یقیناً وہیں موجود ہو گی"...... جبار نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
" کیا تم وہاں فون کر کے کنفرم کر سکتے ہو"...... ٹائیگر نے
پوچھا۔
" ہاں لیکن اگر تم چاہو تو خود بھی کنفرم کر سکتے ہو۔ میں فون نمبر
بتا دیتا ہوں"...... جبار نے کہا۔
" نہیں۔ میں تمہیں دس منٹ بعد دوبارہ فون کر لوں گا۔ تم
صرف کنفرم کر لو کہ وہ وہاں موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
" اوکے لیکن وہ معاوضہ اس کا کیا ہو گا"...... جبار نے کہا۔
" فکر مت کرو صبح پہنچ جائے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹائیگر نے رسیور ہک
پر رکھا اور پھر کارڈ نکال کر اس نے واپس جیب میں ڈالا اور فون بوتھ
سے باہر نکل کر وہ کار میں آ بیٹھا۔
" کیا ہوا"...... جوانا نے پوچھا تو ٹائیگر نے اسے ساری تفصیل
بتا دی۔
" یہ تو لمبا کام ہو گیا۔ اگر ہم نے اس کی بیٹی پر ہاتھ ڈالا تو اس
تک اطلاع بہرحال پہنچ جائے گی اور پھر شاید وہ اپنی رہائش گاہ بھی بدل
جائے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" تم فکر مت کرو۔ ماریا سے میں خود ہی معلومات حاصل کر لو

...... ٹائیگر نے کہا۔
" نہیں۔ میں ان چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا۔ ہم سیدھے ٹاگورا
ئیں گے"...... جوانا نے سخت لہجے میں کہا۔
" تم بہرحال چیف ہو اس لئے میرے پاس سوائے تمہارے حکم
تعمیل کے اور تو کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ لیکن باس نے استاد کالو
غوا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ سن لو کہ باس بہرحال اپنے حکم کی
یل چاہتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔
" تم فکر مت کرو وہ زندہ ہی رانا ہاؤس پہنچا دیا جائے گا"۔ جوانا
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا
۔ ٹائیگر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر تلخی
تاثرات ابھر آئے تھے لیکن جب جوانا نے ایک چوک سے کار
ئیں ہاتھ جانے والی سڑک پر موڑی تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔
" یہ تم کدھر جا رہے ہو۔ ٹاگورا تو اس طرف نہیں ہے"۔ ٹائیگر
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" مجھے معلوم ہے۔ سٹار کلب تو اسی سڑک پر ہے"...... جوانا نے
کراتے ہوئے جواب دیا۔
" اوہ۔ تو تم سٹار کلب جا رہے ہو لیکن تم ٹاگورا جانے کی بات کر
تھے"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔
" تمہارا کیا خیال تھا کہ ماسٹر کی دھمکی کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو
میں سنیک کلرز کا چیف ضرور ہوں لیکن ماسٹر کے سامنے میری کیا

حیثیت ہے یہ میں جانتا ہوں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر باس اس استاد کالو کے اغوا کا حکم نہ دے دیتا تو پھر اور بات تھی۔ بہرحال پہلے مجھے کنفرم کرنا ہے کہ وہ ماریا کلب میں موجود بھی ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ بھی تبدیل ہو گیا تھا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی۔ ٹائیگر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر فون پیس کے مخصوص خانے میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جبار سے بات کراؤ میں ٹائیگر بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جبار بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جبار کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے ماریا کے بارے میں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ اپنے آفس میں موجود ہے۔ میں نے کنفرم کر لیا ہے"۔ سری طرف سے جبار نے جواب دیا۔

"وہ وہاں کیا کہلاتی ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میڈم ماریا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ بے فکر رہو معاوضہ پہنچ جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا رسیور ہک سے لٹکا کر اس نے کارڈ باہر نکالا اور اسے جیب میں کر وہ فون بوتھ سے نکل کر کار کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا معلوم ہوا"...... جوانا نے پوچھا۔

"وہ کلب میں اپنے آفس میں موجود ہے اور میڈم ماریا کہلاتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور کار آگے دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سٹار کلب پہنچ گئے۔ کار انہوں نے کنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ کلب کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن سب لوگ زیر زمین دنیا کے انتہائی نچلے طبقے کے لوگ تھے جن عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے دو رتیں اور ایک پہلوان نما مرد موجود تھا۔ عورتیں ویٹرز کو سروس نے میں مصروف تھیں جبکہ وہ مرد ایک سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر جوانا پر اس کی نظریں اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس چپک جاتا ہے۔

"میڈم ماریا سے کہو کہ دولت آباد سے کوبرا آیا ہے۔ ایک بڑا کام

لے کر"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر پہنچ کر خالصتاً غنڈوں کے سے لہجے میں کہا جبکہ جوانا خاموش کھڑا ہوا تھا۔

" دولت آباد سے ۔ اوہ اچھا"...... کاؤنٹر مین نے چونک کر کہا ۔ لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ اس نے سامنے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے ۔

" ٹونی بول رہا ہوں میڈم کاؤنٹر سے۔ دولت آباد سے ایک صاحب کوبرا نامی آئے ہیں ۔ وہ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔ کوئی بڑا کام ہے اس کے پاس"...... اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوکے میڈم"...... دوسری طرف سے جواب سن کر اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" سائیڈ راہداری میں چلے جائیں آخر میں میڈم کا آفس ہے"۔ کاؤنٹر مین نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر دو غنڈے ہولسٹروں میں بھاری ریوالور لگائے کھڑے تھے۔

" میڈم نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہے"...... ٹائیگر نے قریب پہنچ کر کہا۔

" ٹھیک ہے جائیں"...... ان میں سے ایک نے کہا تو ٹائیگر نے

روازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ جوانا اس کے تھا۔ کمرہ خاصا بڑا بھی تھا اور اس کی آرائش بھی انتہائی اچھے انداز کی گئی تھی۔ سامنے ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت رسی پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ سامنے رجسٹر کھلا ہوا تھا۔ اس نے ٹائیگر اور جوانا کے اندر داخل نے پر رجسٹر سے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر ت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" آپ دولت آباد سے آئے ہیں"...... اس لڑکی نے حیرت بھرے میں کہا۔

" ہاں اور آپ میڈم ماریا ہیں ۔ میرا نام کوبرا ہے اور یہ میرے ی ہیں کنگ مائیکل"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ تشریف رکھیں"...... لڑکی نے ایک طویل سانس ہوئے کہا۔

" کیا یہ کمرہ محفوظ ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

محفوظ ۔ ہاں کیوں ۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے چونک کر حیرت لہجے میں کہا۔

" اپ کا انداز بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے ۔ ہم نے منشیات کے سلے میں ایک بڑی سپلائی کی بات کرنی ہے ۔ کیا آپ ہمیں اپنی نش گاہ پر ملاقات کا وقت دے سکتی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" لیکن میرا تو منشیات یا اس کی سپلائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آپ کو کس نے میرے پاس بھیجا ہے"...... ماریا نے حیران کہا۔

"ہم نے آپ کے ذریعے آپ کے والد سے بات کرنی ہے۔ آپ مفت میں بھاری معاوضہ مل جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔

"سوری۔ میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی اور بھی بتا دوں کہ میرا باپ بھی منشیات سے متعلق نہیں ہے"۔ ماریا کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ وہ اسلحے کو ڈیل کرتا ہے لیکن یہ اتنا بڑا کام ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ جب اسے اس کی تفصیلات کا علم ہو گا تو وہ لازماً تیار ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ وہ انتہائی اصول پسند آدمی ہیں اس لئے آپ پلیز کوئی اور آدمی تلاش کر لیں"...... ماریا نے جواب دیا۔

"ان سے بات تو کر دیکھیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں سوری اور اب میرے پاس مزید وقت نہیں ہے آپ تشریف لے جا سکتے ہیں"...... اس بار ماریا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سنو لڑکی تمہاری یہ نازک سی گردن ایک لمحے میں ٹوٹ سکتی ہے اس لئے اپنی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو"...... خاموش بیٹھے ہوئے جوانا نے یکلخت تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مجھے میرے آفس میں ہی دھمکی دے رہے ہو"۔ ماریا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر ابھی اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ یکلخت آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور باہر موجود دونوں مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ شاید ماریا نے پیر سے کوئی بٹن پریس کیا تھا جس کی وجہ سے انہیں اندر کال کیا گیا تھا۔

"اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو انہیں گولی مار دینا"۔ ماریا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور ان دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لئے۔ ظاہر ہے ان کا رخ ٹائیگر اور جوانا کی طرف ہی تھا لیکن وہ دونوں اسی طرح اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھے رہے تھے۔

"اب بتاؤ تم کون ہو۔ اصل حقیقت بتاؤ"...... ماریا نے اٹھ کر میز کی سائیڈ سے نکل کر باہر آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل تھا۔

"کیا تم واقعی اصل حقیقت پوچھنا چاہتی ہو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بولو"...... ماریا نے سرد لہجے میں کہا۔

"کھڑے ہو کر بتاؤں یا بیٹھے بیٹھے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ماریا کوئی جواب دیتی ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا اور دوسرے لمحے ماریا چیختی ہوئی ہوا میں کسی پرندے کی طرح اڑ ان دونوں مسلح افراد سے جا ٹکرائی۔ ٹائیگر نے واقعی انتہائی ماہرانہ

اندازمیں اسے گردن سے پکڑ کر ان دونوں پر اچھال دیا تھا اور پھر وہ
تینوں ہی ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ جوانا اٹھ
کر تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر
دونوں ہاتھوں سے ان دونوں کی گردنیں پکڑیں اور انہیں ہوا میں اٹھا
کر اس نے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ان دونوں کے ہوا
میں لٹکے ہوئے جسموں نے جھٹکے کھائے اور پھر ڈھیلے پڑ گئے۔ جوانا
نے انہیں واپس نیچے قالین پر پھینک دیا جبکہ ٹائیگر اس دوران ماریا
پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے اس کے سر اور گردن پر ہاتھ رکھ کر اپنے
ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے دیا تھا اور ماریا کا انتہائی مسخ
ہوتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا لیکن وہ اسی طرح بے
حس و حرکت وہیں قالین پر ہی پڑی رہی تھی۔

"تم ٹھہرو جوانا میں خفیہ راستہ تلاش کرتا ہوں اب اسے یہاں
سے اٹھا کر لے جانا ہوگا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اتنے لمبے چوڑے چکر کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے
ہوش میں لے آؤ۔ ابھی یہ سب کچھ بتا دے گی"...... جوانا نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر اسے گولی مارنی پڑے گی ورنہ یہ اپنے باپ کو اطلاع
دے دی گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو کیا ہوا"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں جوانا باس اس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ وہ ان

معاملات میں خاصا سخت واقع ہوا ہے۔ کسی لڑکی کو اس انداز میں
کرنا اس کی نظروں میں غیر اخلاقی حرکت ہے اور دوسری بات
کہ استاد کالو جب اپنی بیٹی کو بھی خطرے میں دیکھے گا تو پھر سب
آسانی سے بتا دے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن یہ دونوں تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی ہلاکت اور اس لڑکی
اس طرح غائب ہونے کی اطلاع تو بہرحال اس کالو کو بھی مل
ئے گی"...... جوانا نے کہا۔

"ہم انہیں بھی ساتھ لے جائیں گے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ جاؤ پھر معلوم کرو"...... جوانا نے ایک
یل سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر تیزی سے عقبی دروازے کی
رف بڑھ گیا۔ پھر اس کی واپسی کچھ دیر بعد ہوئی۔

"آؤ ان دونوں کو تم اٹھا لو میں کار بھی ادھر لے آیا ہوں۔ یہ
ب کی عقبی سائیڈ ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے آگے بڑھ کر ماریا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عقبی دروازے
طرف بڑھ گیا جبکہ جوانا نے ان دونوں کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور
یگر کے پیچھے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک طویل
داری تھی جس کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا۔ باہر جوانا کی کار
ود تھی۔ جوانا نے ان دونوں کو عقبی سیٹوں کے درمیان ایک
رے کے اوپر پھینکا جبکہ ٹائیگر نے ماریا کو ان دونوں کے اوپر لٹایا
پھر وہ عقبی سیٹ پر اس انداز میں بیٹھ گیا کہ وہ اسے آسانی سے

سنبھال سکے جبکہ جوانا نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور دوسرے
لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ مین
روڈ پر پہنچ گئے۔

"اب اسے پہلے رانا ہاؤس پہنچانا ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے کار کی رفتار مزید بڑھا دی۔

استاد کالو سویٹ ہاؤس والے اڈے میں بنے ہوئے اپنے خاص
میں موجود تھا۔ اس اڈے پر وہ اس وقت تک خود موجود رہتا
جب تک یہاں بڑے پیمانے پر جوا ہوتا رہتا تھا تاکہ کوئی گڑبڑ نہ
کیونکہ اس کی اچھی ساکھ کی وجہ سے نہ صرف مقامی سطح کے
لوگ بلکہ غیر ملکی بھی یہاں کھل کر جوا کھیلتے تھے اور استاد کالو
جوئے سے مسلسل کثیر دولت ملتی رہتی تھی۔ اس وقت بھی
کے ساتھ بڑے سے ہال میں غیر ملکی اونچے پیمانے کا جوا کھیلنے
مصروف تھے جبکہ استاد کالو اپنے کمرے میں موجود تھا۔ یہاں اس
شارٹ سرکٹ ٹیلی ویژن لگایا ہوا تھا جس سے وہ ہال میں ہونے
تمام کارروائی سے مسلسل باخبر رہتا تھا۔ اچانک پاس پڑے
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو استاد کالو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ
عام طور پر کوئی فون نہ کرتا تھا جب تک کہ کوئی خاص مسئلہ

نہ ہو۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... استاد کالو نے سرد لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں استاد۔ سٹار کلب سے کال آئی ہے۔ سٹار کلب کا اسسٹنٹ مینجر راگو آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ یہ راجر اس سویٹ ہاؤس کے اوپر والے حصے کا انچارج تھا جبکہ جوا نیچے تہہ خانوں میں ہوتا تھا۔

"راگو کی کال اور میرے لئے۔ کراؤ بات"...... استاد کالو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو استاد کالو میں راگو بول رہا ہوں سٹار کلب سے"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"تم نے کیوں کال کی ہے۔ ماریا کہاں ہے"...... استاد کالو نے تیز لہجے میں کہا۔

"استاد۔ میڈم ماریا کو اغوا کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو استاد کالو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے آثار ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کون ایسی حرکت کر سکتا ہے"...... استاد کالو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"استاد۔ میڈم ماریا اپنے آفس میں موجود تھی۔ باہر دو مسلح افراد بھی موجود تھے۔ میں اپنے کمرے میں تھا۔ مجھے میڈم سے ایک بات پوچھنی تھی کہ میں نے وہاں فون کیا تو کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا جس

میں حیران ہوا اور پھر میں خود وہاں گیا تو وہاں دونوں مسلح افراد نہ تھے۔ میں آفس میں گیا تو وہاں نہ ہی وہ مسلح افراد تھے اور نہ میڈم ماریا۔ عقبی راستے کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ میں نے جب مزید معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ عقبی طرف کے دروازے کے سامنے ایک بڑی سی کار دیکھی گئی ہے اور میڈم ماریا کے آفس میں آخری بار دو آدمی گئے تھے جن میں سے ایک مقامی آدمی تھا جبکہ دوسرا ایکریمی دیو قامت حبشی تھا۔ اس مقامی آدمی نے اپنا نام کوبرا بتایا تھا اور اس نے کاؤنٹر پر کہا تھا کہ وہ دولت آباد سے آیا ہے اور میڈم کے لئے کوئی بڑا کام لایا ہے جس پر میڈم نے انہیں اپنے آفس میں بلا اس کے بعد وہ دونوں بھی غائب ہو گئے اور میڈم بھی اور دونوں مسلح محافظ بھی۔ میں نے پارکنگ والے آدمی سے معلومات حاصل ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ دونوں بڑی جہازی سائز کی کار میں آئے اور پھر کار کو پارکنگ میں روک کر کلب میں چلے گئے۔ اس کے بعد وہ مقامی آدمی اکیلا پارکنگ میں آیا اور کار لے کر چلا گیا اور یہ وہی کار ہے جو عقبی دروازے کے سامنے دیکھی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان دونوں نے میڈم اور اس کے دونوں مسلح افراد کو اغوا کیا ہے اور عقبی دروازے سے نکال کر کار میں ڈال کر لے گئے میں نے اپنے آدمیوں کو شہر میں پھیلا دیا ہے تاکہ اس کار کو اور ان لوگوں کو تلاش کیا جائے"...... راگو نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں ماریا کے آفس میں خون کے دھبے وغیرہ تو نہیں ہیں "۔ استاد کالو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" نہیں استاد۔ میں نے خود غور سے چیکنگ کی ہے۔ وہاں ایسی کوئی بات نہیں ہے "...... راگو نے جواب دیا۔

" اپنے آدمیوں کو کہو کہ وہ اس کار کو ہر قیمت پر تلاش کریں اور پھر اگر معلوم ہو جائے تو مجھے میرے آفس کے فون نمبر پر اطلاع دینا "...... استاد کالو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سویٹ ہاؤس سے نکل کر تیزی سے اپنے مخصوص آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس ایکریمی حبشی اور مقامی آدمی کے حوالے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ وہی سنیک کلرز کا سلسلہ ہے اور وہ یہ بھی سمجھ گیا تھا کہ ماسٹر بھی انہیں ہلاک کرنے میں ناکام رہا ہے بلکہ انہوں نے انتہائی دیدہ دلیری سے ماریا کو بھی اغوا کر لیا تھا۔ وہ اب اپنے آفس اس لئے جا رہا تھا تاکہ وہاں سے اپنی پوری ٹیم کو ماریا اور ان افراد کی تلاش کے احکامات دے سکے۔ وہ کار کی عقبی سیٹ پر موجود تھا جبکہ کار اس کا مخصوص ڈرائیور چلا رہا تھا۔

" لیکن انہوں نے ماریا کو کیوں اغوا کیا ہے۔ وہ اس سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں "...... استاد کالو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ آفس پہنچ کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ ایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور لیا۔

" یس "...... استاد کالو نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" راگو بول رہا ہوں استاد کالو۔ کار کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ یہ کار بٹ روڈ اولگا سینما کے سامنے ایک بہت بڑی عمارت جسے رانا ہا جاتا ہے اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھی گئی ہے۔ میرے اس عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں "...... دوسری طرف سے راگو مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے جو آدمی وہاں نگرانی کر رہے ہیں ان کی تعداد کیا "...... استاد کالو نے پوچھا۔

" دو آدمی ہیں۔ وہ سینما کے برآمدے میں موجود ہیں "...... راگو کہا۔

" تم وہاں پہنچ جاؤ۔ میں خود بھی وہیں آ رہا ہوں۔ ہم نے اب اس پر حملہ کرنا ہے "...... استاد کالو نے کہا۔

" ٹھیک ہے استاد "...... دوسری طرف سے راگو نے کہا اور اس ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھانے پر ٹون آنے لگ گئی تو اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع یئے۔

" ماسٹر کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ سنائی دی۔

"استاد کالو بول رہا ہوں۔یہاں نصیر ہو گا اس سے میری بات کراؤ"...... استاد کالو نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا جناب"...... اس بار دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"نصیر بول رہا ہوں استاد۔حکم فرمائیے"......چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"تم دولت آباد میں رہے ہو۔کیا تم وہاں کے کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسے کوبرا کہا جاتا ہو"...... استاد کالو نے کہا۔

"دولت آباد کا کوبرا۔اوہ استاد وہاں تو اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے البتہ یہاں دارالحکومت میں ایک آدمی ٹائیگر ہے وہ کچھ عرصہ قبل اپنے آپ کو دولت آباد کا کوبرا کے نام سے متعارف کرتا رہتا تھا لیکن اب وہ کبھی کبھار ہی اس نام کو استعمال کرتا ہے۔آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے نصیر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس ٹائیگر نے اپنے ایکریمی حبشی ساتھی کے ساتھ ماریا کو سٹار کلب سے اغوا کیا ہے اور مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ ماریا کو رابرٹ روڈ پر اولگا سینما کے سامنے ایک بڑی عمارت جسے رانا ہاؤس کہا جاتا ہے میں لے جایا گیا ہے اور میں ماریا کو بھی برآمد کرانا چاہتا ہوں اور اس کوبرا یا ٹائیگر جو بھی اس کا نام ہے اور اس ایکریمی حبشی کا انتہائی عبرتناک حشر کرنا چاہتا ہوں"...... استاد کالو نے ہونٹ چباتے

دۓ کہا۔

"کیا میڈم ماریا کسی غیر ملکی تنظیم سے متعلق ہے استاد"۔نصیر کہا تو استاد کالو بے اختیار چونک پڑا۔

نہیں۔کیوں تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... استاد کالو نے بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے استاد کہ ٹائیگر صرف غیر ملکی تنظیموں کے سلسلے میں ہی کرتا ہے اور رانا ہاؤس اس کے استاد علی عمران کا مخصوص اڈا ہے علی عمران کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور سیکرٹ وس بھی ظاہر ہے غیر ملکی تنظیموں کے خلاف ہی کام کرتی ہے۔ امی معاملات میں تو وہ دخل نہیں دیا کرتی اس لئے پوچھ رہا "...... نصیر نے کہا۔

"تم ان معاملات کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو"...... استاد نے کہا۔

"ہاں استاد کیونکہ یہ ٹائیگر میرا خاصا گہرا دوست ہے"...... نصیر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماریا کا تو کوئی تعلق کسی غیر ملکی تنظیم سے نہیں ہے"۔ وکالو نے کہا۔

"پھر یقیناً کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو گی۔اگر آپ اجازت دیں تو میں ہاؤس فون کر کے ٹائیگر سے بات کروں۔میں اس کی غلط فہمی لرا سکتا ہوں"...... نصیر نے کہا۔

"کیا تمہیں رانا ہاؤس کا فون نمبر معلوم ہے"...... استاد کالو نے
چونک کر پوچھا۔
"نہیں باس لیکن انکوائری سے معلوم کیا جا سکتا ہے"...... نصیر
نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے کرو بات بلکہ اس کی بات مجھ سے کرا دو۔ میں آفس
میں موجود ہوں"...... استاد کالو نے کہا۔
"ٹھیک ہے استاد میں ابھی بات کرتا ہوں"...... نصیر نے کہا تو
استاد کالو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ البتہ بدستور ستا
ہوا تھا اور وہ مسلسل اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ پھر کافی دیر بعد فون
کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... استاد کالو نے کہا۔
"نصیر بول رہا ہوں استاد۔ ماسٹر کلب سے"...... دوسری طرف
سے نصیر کی آواز سنائی دی۔
"ہاں۔ کیا ہوا"...... استاد کالو نے کہا۔
"میری ٹائیگر سے بھی بات ہوئی ہے بلکہ اس علی عمران سے
بھی۔ ماریا وہاں موجود ہے اور بالکل خیریت سے ہے۔ انہوں نے
ماریا کو اس لئے اغوا کیا ہے کہ وہ اس سے کسی غیر ملکی تنظیم بلیک
ماسک کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے اور ماریا نے
انہیں بتایا کہ اس کا تو بلیک ماسک سے کوئی تعلق نہیں ہے البتہ
اس نے انہیں یہ بتا دیا ہے کہ تمہارا اس بلیک ماسک سے تعلق

ہے"...... نصیر نے کہا۔
"تو پھر وہ کیا چاہتے ہیں"۔ استاد کالو نے ہونٹ چباتے ہوئے

"میری عمران سے بات ہوئی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ استاد
الو سے صرف اتنا چاہتا ہے کہ جب بھی بلیک ماسک کی طرف سے
لحے کی سپلائی پاکیشیا پہنچے وہ انہیں اطلاع کر دے اور خود پیچھے ہٹ
ئے تو وہ تمہیں اور تمہارے علاقے ٹاگورا کو بھول جائیں گے۔ ان
دلچسپی تم سے یا تمہارے آدمیوں اور اڈوں سے نہیں ہے بلکہ
یک ماسک سے ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا استاد کہ وہ غیر
تنظیموں میں دلچسپی لیتے ہیں مقامی معاملات میں نہیں لیتے"۔ نصیر
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا تم میری ان سے بات کرا سکتے ہو"...... استاد کالو نے چند
ے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"وہ خود تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں تمہیں فون نمبر بتا دیتا
تم خود بات کر لو"...... نصیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
ٹیلی فون نمبر بتا دیا۔
"ٹھیک ہے میں تمہارے حوالے سے بات کر لیتا ہوں"۔ استاد
نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ پھر ٹون آنے پر اس نے
ے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو اسے نصیر نے بتائے

"رانا ہاؤس"...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"میں استاد کالو بول رہا ہوں۔ مجھے ماسٹر کلب کے نصیر نے یہ نمبر دیا ہے۔ ٹائیگر یا عمران سے میری بات کراؤ"...... استاد کالو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایک نرم سی اور چہکتی ہوئی سی آواز سنائی دی تو استاد کالو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں استاد کالو بول رہا ہوں۔ کیا تم وہی عمران ہو جو سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"...... استاد کالو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے نام نہیں بتایا کرتے۔ ویسے تم کون سے سکول میں پڑھاتے ہو تاکہ میں بھی وہیں داخلہ لے لوں۔ بڑے عرصے بعد کسی استاد کا اس قدر خوبصورت نام سنا ہے۔ استاد کالو۔ واہ۔ کیا دلکشی ہے اس نام میں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ تم نے یا تمہارے ساتھیوں نے میری بیٹی ماریا کو اغوا کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے۔ مجھے ماسٹر کلب کے نصیر نے بتایا ہے کہ تم نے ماریا سے صرف پوچھ گچھ کی ہے اگر ایسا ہے تو پھر میں تمہیں اس صورت میں معاف کر سکتا ہوں کہ تم ماریا کو فوراً رہا کر

ورنہ تمہیں اس پوری دنیا میں کہیں بھی پناہ نہ ملے گی"...... استاد نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ۔ ماریا بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ بے فکر ۔ ویسے تم نے ناقابل معافی کا لفظ کہا ہے اگر ہم ماریا کے ساتھ رے پاس آکر دست بستہ معافی مانگ لیں تو کیا پھر بھی تم نہیں کرو گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم میری ماریا سے بات کراؤ"...... استاد کالو نے کہا۔

"اچھا۔ چلو بات کر لو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈیڈی میں ماریا بول رہی ہوں۔ ان لوگوں نے مجھے کچھ ہیں کہا۔ صرف یہ مجھ سے بلیک ماسک کی سپلائی کے بارے میں چھتے رہے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ میرا بلیک ماسک سے ئی تعلق نہیں ہے البتہ آپ اس کے لئے کام کرتے ہیں تو انہوں کہا ہے کہ اگر تمہارے ڈیڈی اس سپلائی کے بارے میں ہمیں کر دیں تو وہ ہمارے بارے میں کسی قسم کی کوئی کارروائی کریں گے"...... چند لمحوں بعد ماریا کی آواز سنائی دی۔

"کیا انہوں نے تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں پہنچائی ماریا"۔ استاد نے کہا۔

"نہیں ڈیڈی۔ بالکل نہیں۔ یہ بہت اچھے لوگ ہیں خاص طور پر ن صاحب تو انتہائی دلچسپ باتیں کرتے ہیں"...... ماریا نے ب دیا۔

"یہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ انہیں لے کر آفس جاؤ۔ میں وہاں موجود ہوں۔ ان سے وہاں تفصیل سے بات چیت ہو جائے گی پوری تفصیل کے ساتھ۔ اس عمران، ٹائیگر اور اس حبشی کو ساتھ لے آنا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں ان سے کوئی معاہدہ کر لوں اور بعد میں کوئی باقی رہ جائے اور وہ میرے خلاف کام شروع کر دے"...... استاد کالو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو استاد کالو نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"جیکب بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آفس کے سیکورٹی انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیکب ماریا کے ساتھ تین یا چار آدمی آ رہے ہیں۔ تم نے ان سب کو سپیشل آفس میں بٹھانا ہے اور پھر ان سب کو بے ہوش کر کے انہیں بلیک روم میں زنجیروں سے جکڑ دینا ہے۔ ماریا کو البتہ علیحدہ رکھنا ہے۔ پھر مجھے اطلاع دینا اور سنو یہ لوگ انتہائی ہوشیار اور تیز ہیں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"۔ استاد کالو نے کہا۔

"میں سمجھ گیا استاد"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور استاد کالو نے رسیور رکھ دیا۔

"تم یہاں پہنچو تو سہی پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں"

استاد کالو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پون گھنٹے کے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو استاد کالو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہاں"...... استاد کالو نے کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں استاد۔ حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ میڈم ماریا کے ساتھ تین افراد کار پر آئے تھے جن میں سے دو مقامی اور ایک دیوہیکل حبشی تھا۔ میں نے میڈم ماریا کو بتایا کہ آپ ان سے سپیشل آفس میں ملیں گے۔ چنانچہ میں نے انہیں سپیشل آفس میں پہنچا دیا اور پھر ریڈ ریز سے میڈم ماریا سمیت سب کو بے ہوش کر دیا گیا۔ ان تینوں کو تو بلیک روم میں زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہے البتہ میڈم ماریا ویسے ہی سپیشل آفس میں بے ہوشی کے عالم میں موجود ہیں۔ اب آپ کا کیا حکم ہے"...... جیکب نے کہا۔

"ماریا کو ہوش میں لا کر میرے پاس پہنچا دو اور تم ان تینوں کا خیال رکھو۔ انہیں میرے دوسرے حکم تک ہوش میں نہیں آنا چاہئے"۔ استاد کالو نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی استاد"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور استاد کالو نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ماریا اندر داخل ہوئی۔

"آؤ ماریا۔ مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ میں تمہیں صحیح سلامت دیکھ رہا ہوں"...... استاد کالو نے ماریا کو دیکھ کر مسکراتے

ہوئے کہا۔

" ڈیڈی آپ نے انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا۔ صرف بے ہوش کیوں کیا ہے "...... ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تم چاہتی ہو کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے حالانکہ میرا خیال تھا کہ تم نے عمران سے تعاون کرنے کا وعدہ کیا ہو گا"...... استاد کالو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے واقعی ان سے مکمل تعاون کے وعدے کئے ہیں ڈیڈی لیکن یہ اس وقت کی بات تھی جب میں ان کے قبضے میں تھی۔ اگر میں ان سے وعدہ نہ کرتی تو وہ مجھے ہلاک کر دیتے لیکن ان لوگوں نے شرفو کو ہلاک کیا ہے۔ گو اس وقت آپ نے مجھے یہی بتایا تھا کہ شرفو کا انتقام لے لیا گیا ہے اور یہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوا اس لئے اب میں انہیں ہر صورت میں ہلاک کرانا چاہتی ہوں "۔ ماریا نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ دونوں بار بار مرنے سے کیسے بچ گئے ۔ ایک بار تو ان پر قاتلانہ حملہ ہوا اور یہ زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئے ۔ چلو یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ تندرست ہو گئے لیکن دوسری بار تو اس سارے مکان کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا گیا تھا جس میں یہ موجود تھے اور وہاں اس قدر خوفناک تباہی ہوئی تھی کہ کسی کی ہڈیاں تک سلامت نہ بچی تھیں لیکن پھر بھی یہ لوگ زندہ نظر آ رہے ہیں "...... استاد کالو نے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہی ہوں ڈیڈی کہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے اور یہ کام میں اپنے سامنے کرانا چاہتی ہوں "۔ ماریا نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو اب یہ لوگ زندہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ تم مجھے کہ وہاں تم سے کیا سلوک ہوا اور کیا پوچھ گچھ ہوئی اور تم نے انہیں کیا بتایا"...... استاد کالو نے کہا۔

" ڈیڈی جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک کافی بڑے کمرے میں ایک کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھی ۔ ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے اور دوسرا وہ کوبرا سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دو دیوہیکل حبشی جن میں سے ایک میرے آفس آیا تھا وہ ایکریمین نژاد تھا جبکہ دوسرا افریقی نژاد تھا۔ وہ عمران اور کوبرا کی کرسیوں کے پیچھے دیووں کی طرح کھڑے تھے ۔ اس عمران نے مجھ سے پوچھ گچھ کی۔ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ بلیک ماسک کی طرف سے کمپیوٹرائزڈ بارودی سرنگوں کی سپلائی پاکیشیا کب اور کس طرح پہنچے گی۔ میں نے اسے بتایا کہ بلیک ماسک سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اسے تفصیل سے معلوم تھا کہ آپ یہاں بلیک ماسک کی نمائندگی کرتے ہیں جس پر مجھے اعتراف کرنا پڑا لیکن میں نے انہیں بتایا کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ میں نے انہیں بتایا آپ نے مجھے بتایا تھا کہ بلیک ماسک نے سپلائی کینسل کر دی ہے۔ وہ آپ کے آفس کے بارے میں پوچھتے رہے لیکن میں نے نہیں بتایا کہ مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے کیونکہ میں کبھی وہاں نہیں

گئی۔ پھر نصیر کی کال ٹائیگر کے لئے آ گئی اور پھر اس عمران نے نصیر
سے تفصیل سے بات چیت کی اور اس نے نصیر سے یہی بات کی کہ
اگر استاد کالو بلیک ماسک کے بارے میں تفصیل بتا دے تو وہ تجھے
صحیح سلامت اور زندہ چھوڑ دیں گے جس پر نصیر نے انہیں یقین دلایا
اور پھر آپ کی کال آ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے یہاں آنے کا فیصلہ
کیا اور پھر یہ مجھے ساتھ لے کر یہاں آ گئے۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ آپ
کو معلوم ہے"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ آؤ اب چل کر انہیں ہوش میں لے آئیں
تاکہ انہیں مرنے سے پہلے علم ہو سکے کہ یہ کس کے ہاتھوں ہلاک ہو
رہے ہیں۔ اس کے بعد میں ان کی لاشیں تمہارے سٹار کلب کے
سامنے پھینکوا دوں گا تاکہ سب کو پتہ چل سکے کہ تم پر ہاتھ ڈالنے
والوں کا کیسا عبرتناک انجام ہوتا ہے"...... استاد کالو نے اٹھتے
ہوئے کہا اور ماریا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

درد کی تیز لہر عمران کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور اس کے ساتھ
ی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے چند لمحے تو اس کی
نکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جیسے ہی یہ دھند صاف ہوئی
س نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ذہن میں وہ لمحہ آ
گیا جب وہ ماریا کے ساتھ ایک کمرے میں جا کر بیٹھا ہی تھا کہ چھت
سے سرخ رنگ کی روشنی نکلی اور اس روشنی سے پورا کمرہ بھر گیا اور
اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن پر اس طرح اندھیرا چھا گیا جیسے
کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے جبکہ اب اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ دیوار
کے ساتھ فولادی زنجیروں میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس کے سامنے
کرسیوں پر ماریا اور اس کے ساتھ ہی ایک آدمی موجود ہے جس کے
چہرے پر انتہائی خباثت کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے۔ ان
دونوں کے پیچھے دو غنڈے کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں مشین

گئیں تھیں اور ایک آدمی سب سے آخر میں موجود ٹائیگر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ اپنے لباس اور انداز سے وہ بھی غنڈہ ہی دکھائی دے رہا تھا۔

"تو تمہارا نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو"...... ماریا کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے بڑے طنزیہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرتے ہو نہیں بلکہ کرتے تھے کے الفاظ استعمال کرو استاد کالو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے اب تم نے مجھے گولی مار دینی ہے اس لئے کرتے ہو والی بات تو ختم ہو گئی"...... عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی حقیقت پسند انسان ہو۔ گو تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ماریا کو کوئی تکلیف نہیں دی لیکن تم لوگوں نے ماریا پر ہاتھ ڈال کر ناقابل معافی جرم کیا ہے اور اس جرم کی کم سے کم سزا موت ہے۔ عبرتناک موت"...... استاد کالو نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور زیادہ سے زیادہ کیا سزا ہے وہ بھی بتا دو۔ ویسے آج مجھے ایک محاورے کی سمجھ آئی ہے کہ سگ آزاد ہیں اور پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ میں سوچا کرتا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے لیکن آج یہ سچوئیشن

یکھ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس محاورے کا اصل مقصد کیا ہے۔ ب دیکھو سنیک آزاد ہیں اور کلرز بندھے ہوئے ہیں"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر میں تو آپ کی وجہ سے خاموش ہوں ورنہ"...... عمران کی بات ختم ہوتے ہی جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی خاموش رہو۔ مجھے استاد کالو سے دو چار باتیں کر لینے دو۔ شاید پھر اس کا موقع ملے یا نہ ملے اور بزرگ کہتے ہیں کہ جو موقع بھی ملے اسے غنیمت سمجھنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھ سے یہی پوچھنا چاہتے ہو کہ بلیک ماسک کی سپلائی کب پاکیشیا آئے گی تو میں تمہیں بتا دوں کہ بلیک ماسک کی سپلائی کینسل کر دی گئی ہے"...... استاد کالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ شاید سگ کا مطلب ہی نہ جانتا تھا ورنہ اگر عمران سگ کی بجائے کتے کا لفظ بول دیتا تو شاید استاد کالو اب تک غصے سے پاگل ہو چکا ہوتا۔

"یہ بات تو ماریا نے بھی مجھے بتائی تھی لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ بات غلط ہے کیونکہ اتنی بڑی سپلائی وہ صرف خوف کی وجہ سے کینسل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے لامحالہ اس کے لئے کوئی نیا انتظام کیا ہو گا۔ تم مجھے اس انتظام کے بارے میں بتاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کی انگلیاں اس دوران کلائیوں کے گرد موجود فولادی کڑوں کے بٹنوں کو ٹٹول کر ان پر جم چکی تھیں۔ اس کے دونوں بازوؤں کے گرد کڑے تھے جن کے ساتھ منسلک فولادی

زنجیریں دیوار میں نصب کڑوں میں ڈالی گئی تھیں جبکہ اس کے دونوں پیر کڑوں سے آزاد تھے۔ شاید استاد کالو اور اس کے آدمیوں کے نقطہ نظر سے صرف ہاتھوں میں فولادی کڑے اور زنجیریں ڈال دینا ہی کافی تھا۔ عمران نے یہ چیک کر لیا تھا کہ ٹائیگر کی انگلیاں بھی مڑ کر کڑوں پر موجود بٹنوں پر جمی ہوئی تھیں جبکہ جوانا نے اپنے دونوں بازوؤں کو اس انداز میں آگے کی طرف کر رکھا تھا کہ جیسے وہ جھٹکا دے کر ان زنجیروں کو کڑوں سمیت دیوار سے نکال لینا چاہتا ہو۔

"کوئی انتظام نہیں ہے اور بس اب مزید بات چیت ختم۔ میں نے تمہیں ہوش اس لئے دلایا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہاری موت کس کے ہاتھوں آ رہی ہے اور اب تم تینوں کی لاشیں ماریا کے سٹار کلب کے سامنے سڑک پر پھینک دی جائیں گی تاکہ سب کو معلوم ہو سکے کہ ماریا پر ہاتھ ڈالنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے"...... استاد کالو نے کہا۔

"ڈیڈی یہ شرفو کے قاتل ہیں اس لئے انہیں میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گی"...... ماریا نے اچانک اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اس وقت تو تم کہہ رہی تھیں کہ تمہارے ڈیڈی ہم سے مکمل تعاون کریں گے۔ اب تم خود تعاون سے انکار کر رہی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس وقت کی بات دوسری تھی"...... ماریا نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی وہ عقب میں کھڑے ہوئے آدمی سے مشین گن لینے کے لئے مڑی ہی تھی کہ عمران نے انگلیوں سے بٹن پریس کر دیئے اور کھڑکھڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھوں سے زنجیریں کھل کر دیوار سے جا ٹکرائیں۔ زنجیروں کے اس طرح اچانک کھلنے سے وہ سب بے اختیار اچھل پڑے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران کے ہاتھوں میں مشین پسٹل نظر آیا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ چیخیں ان مسلح افراد کی تھیں۔ اسی لمحے ٹائیگر نے بھی ہاتھ زنجیروں سے آزاد کر لئے جبکہ جوانا نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک زور دار جھٹکا دیا اور ایک ہی جھٹکے سے اس نے دیوار میں نصب دونوں فولادی کنڈے باہر نکال لئے۔ ماریا اور استاد کالو دونوں حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب کچھ ہوتا اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو انتہائی حیرت انگیز شعبدہ دکھاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ استاد کالو ویسے ہی کرسی پر بیٹھے کا بیٹھا رہ گیا تھا جبکہ ماریا کھڑی ہوئی تھی اور مسلح افراد فرش پر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو چکے تھے۔

"ٹائیگر تم اور جوانا باہر جاؤ اور اس بلڈنگ میں جتنے بھی سانپ موجود ہوں سب کا خاتمہ کر دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ ماریا اور تم دونوں سن لو اگر تم نے معمولی سی

بھی غلط حرکت کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے استاد کالو اور ماریا سے مخاطب ہو کر کہا اور ماریا عمران کی بات سن کر اس طرح کرسی پر گر سی گئی جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اس کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

"تم۔ تم کیسے آزاد ہو گئے اور یہ مشین پسٹل۔ یہ تمہارے پاس کہاں سے آ گیا"...... استاد کالو نے رک رک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمی ابھی تلاشی لینے کا فن نہیں جانتے۔ ویسے میں یہاں واقعی اس خیال کے تحت آیا تھا کہ تم سے مذاکرات کر کے غیر ملکی تنظیم پر ہاتھ ڈالوں گا اور تمہاری معافی قبول کر لی جائے گی لیکن یہ میری حماقت تھی کہ میں سانپ کی فطرت کو بھول گیا تھا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا جبکہ اس دوران جوانا اور ٹائیگر دونوں مشین گنیں اٹھائے کمرے سے باہر جا چکے تھے۔ جوانا کے بازوؤں میں موجود کڑے ٹائیگر نے کھول دیئے تھے۔

"تم اب ہمارے ساتھ کیا سلوک کرو گے"...... اچانک ماریا نے کہا۔

"اس کا انحصار تمہارے اپنے رد عمل پر ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معاف کر دو"...... ماریا نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنے باپ سے کہو کہ وہ بلیک ماسک کی سپلائی کے بارے میں تفصیل بتا دے اور پھر اس تفصیل کو کنفرم کرا دے اس کے بعد معافی کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ ہمیں چھوڑ دو گے تو میں تمہیں تفصیل بتا سکتا ہوں"...... استاد کالو نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"وعدہ تو میں نے پہلے ہی ماریا سے کیا تھا لیکن وعدہ خلافی تمہاری طرف سے ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی۔ مجھے یہ خیال نہ رہا تھا کہ تم لوگ ہماری طرح کے نہیں ہو بلکہ انتہائی تربیت یافتہ ہو۔ بہرحال اب میں حتمی وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ نہ ہی کسی غیر ملکی تنظیم کے لئے کام کروں گا اور نہ ہی تم سے کچھ چھپاؤں گا"...... استاد کالو نے کہا۔

"اگر ایسا کرو گے تو فائدے میں رہو گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ سپلائی کتنے روز کے بعد پاکیشیا آنی ہے لیکن اس بار سپلائی بلیک ماسک کی بجائے ڈیسی کراس ئے گا"...... استاد کالو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ڈیسی۔ وہ کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بھی ولنگٹن میں ایک تنظیم کا چیف ہے۔ اس تنظیم کا نام نٹ روز ہے اور اس کا دھندہ منشیات کی بین الاقوامی سپلائی ہے۔

بلیک ماسک اسلحے کا دھندہ کرتی ہے اس نے بہادرستان کی خصوصی سپلائی کرنی تھی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف کی وجہ سے انہوں نے یہ کام خود کرنے کی بجائے ڈیسی کے ذمے لگا دیا۔ ڈیسی نے مجھے فون کیا تھا۔ چونکہ یہاں اسلحے کی سپلائی کا سارا سیٹ اپ میرے پاس ہے اس لئے اس نے کہا تھا کہ میں اس سپلائی کے کام کو مکمل کروں اور میں نے حامی بھر لی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ ایک ہفتے بعد سپلائی آئے گی اور ابھی ایک ہفتے میں تین روز باقی ہیں۔ ڈیسی خود سپلائی کے ساتھ آئے گا"...... استاد کالو نے خود ہی ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو ٹائیگر اور جوانا اندر داخل ہوئے۔

"باس یہاں چار آدمی تھے ان چاروں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویسے اس عمارت میں انتہائی سخت سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں۔ میں نے سارے انتظامات آف کر دیئے ہیں"...... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا آفس کہاں ہے استاد کالو"...... عمران نے استاد کالو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آؤ میرے ساتھ میں تمہیں وہاں لے چلتا ہوں"...... استاد کالو نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ماریا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو"...... عمران نے کہا اور پھر استاد کالو اور ماریا کے پیچھے چلتے ہوئے اس کمرے سے نکلے اور مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک

شاندار انداز کے آفس میں پہنچ گئے۔

"اب اس ڈیسی کو فون کرو اور اس سے پوچھو کہ سپلائی کب پہنچ رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ تین روز بعد آئے گی"...... استاد کالو نے کہا۔

"جو تم سے کہا جا رہا ہے وہ کرو"...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو استاد کالو نے میز پر پڑے ہوئے فونز میں سے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں ان نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دینا"...... عمران نے کہا اور استاد کالو نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"ڈیسی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے استاد کالو بول رہا ہوں۔ چیف ڈیسی سے بات کراؤ"...... استاد کالو نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈیسی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"استاد کالو بول رہا ہوں ڈیسی پاکیشیا سے۔ میں نے سپلائی کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ کب پہنچ رہی ہے یہ سپلائی"

استاد کالو نے کہا۔
" اوہ۔ استاد کالو سپلائی کینسل ہو گئی ہے۔ میں تمہیں اطلاع دینے ہی والا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا اب بلیک ماسک نے خود سپلائی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... استاد کالو نے چونک کر پوچھا۔
" اوہ نہیں۔ بلیک ماسک کے آدمی سپلائی چراتے ہوئے پکڑے گئے ہیں اور انہیں ایکریمین فوج نے گولی مار دی ہے اور اب وہ بلیک ماسک کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کر رہے ہیں اس لئے اب سپلائی نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... استاد کالو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" او کے اب تم بتاؤ کہ بلیک ماسک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا چیف کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔
" نہیں۔ میں نے اس کی رازداری کا حلف لیا ہوا ہے اس لئے میں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ تم نے وعدہ کیا تھا کہ ہمیں زندہ چھوڑ دو گے اس لئے اب تم اپنا وعدہ پورا کرو"...... استاد کالو نے کہا۔
" ماریا تم کیا کہتی ہو۔ تمہیں یقیناً اس بارے میں علم ہو گا"...... عمران نے ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔
" مجھے کچھ نہیں معلوم"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" ٹائیگر آفس کی تلاشی لو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا

ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے بڑی سی آفس ٹیبل کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک استاد کالو نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا۔ وہ شاید اس سے مشین پسٹل چھیننا چاہتا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور سیدھا جوانا کے پیروں میں جا گرا۔ عمران نے اس کے اچھلتے ہی اپنی ایک ٹانگ کو مخصوص انداز میں گھمایا تھا جس کے نتیجے میں استاد کالو ہوا میں قلابازی کھا کر چیختا ہوا ایک دھماکے سے جوانا کے سامنے فرش پر جا گرا تھا اور عین اسی لمحے ماریا نے ٹائیگر پر چھلانگ لگا دی تھی لیکن استاد کالو کی طرح وہ بھی چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل نیچے قالین پر گری تھی۔ جوانا نے اپنے سامنے گرے ہوئے استاد کالو کے سینے پر اپنا پیر رکھ دیا جبکہ ماریا نیچے گر کر ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی تو اس کی ناک سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگ گیا تھا۔ اس کی ناک کرسی سے ٹکرا کر پچک سی گئی تھی۔ وہ بری طرح ہاتھ پیر مارنے لگی تھی۔
" اس کو اٹھا کر لے جاؤ اور اس کی بینڈیج کرو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر نے جھک کر ماریا کو اٹھایا اور اسے اٹھائے ہوئے وہ تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔
" اس کا کیا کرنا ہے ماسٹر۔ یہ سب سے بڑا سنیک ہے"...... جوانا نے پیر کو دباتے ہوئے کہا۔ استاد کالو نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ٹانگ پکڑی ہوئی تھی اور وہ اس کی ٹانگ ہٹانے کی کوشش کر رہا

تھا۔

"تم چیف ہو۔ تم جانو اور تمہارے سنیک"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوانا نے اپنی ٹانگ کو زور سے جھٹکا دیا اور پچاک کی آواز کے ساتھ ہی استاد کالو کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگ گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ مردہ ہو کر نیچے گر گئے تھے جبکہ اس کے جسم نے دو تین جھٹکے کھائے اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔

"باس اس ماریا کا خون ہی نہیں رک رہا۔ وہ تو مرنے کے قریب ہے"...... اچانک دروازہ کھول کر ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم یہاں کی تلاشی لو میں اسے چیک کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر آفس سے باہر نکل گیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے بہت دنوں بعد دانش منزل کا چکر لگایا ہے جبکہ میرا خیال تھا کہ آپ اس بلیک ماسک کے سلسلے میں ایکریمیا جانے کا پروگرام بنائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکریمیا گئے بغیر ہی بلیک ماسک وائٹ ماسک میں تبدیل ہو چکا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ایکریمین ملٹری انٹیلی جنس بلیک ماسک کی تلاش میں سرگرداں

تھی کیونکہ اس نے بہادرستان کے مخالف گروپوں کو کمپیوٹرائز
بارودی سرنگیں سپلائی کرنے کے لئے ملٹری کے خصوصی سٹور سے
چرانے کی کوشش کی اور اس کے آدمی پکڑے گئے۔ اس طرح ملٹری
انٹیلی جنس کو اس کے بارے میں معلومات مل گئیں"۔ عمران نے
کہا۔

" اوہ۔ تو ایکریمین ملٹری انٹیلی جنس نے انہیں ٹریس کر کے ختم
کر دیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ یہ کارنامہ سنیک کلرز نے سرانجام دیا ہے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے
چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" سنیک کلرز نے۔ آپ کا مطلب ہے جوانا نے۔ کیسے۔ کیا جوانا
ایکریمیا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ استاد کالو کے آفس سے بلیک ماسک کے ہیڈ کوارٹر اور
اس کے چیف کے بارے میں معلومات پر مبنی فائل مل گئی تھی جو
جوانا نے سرسلطان کو بھجوا دی اور سرسلطان نے یہ فائل ایکریمیا کے
چیف سیکرٹری کو نوٹ کے ساتھ بھجوا دی کہ یہ فائل پاکیشیا کی
سرکاری تنظیم سنیک کلرز نے ٹریس کی ہے۔ نتیجہ یہ کہ بلیک
ماسک، اس کا چیف، اس کا ہیڈ کوارٹر بلکہ اس کا پورا سیٹ اپ ختم
کر دیا گیا اور حکومت ایکریمیا نے سنیک کلرز کے اس کارنامے پر
باقاعدہ اس کا سرکاری طور پر شکریہ ادا کیا ہے اور جوانا نے یہ

سرٹیفکیٹ فریم کرا کر اپنے کمرے میں لگا رکھا ہے"...... عمران نے
کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسے اس نے زیادتی کی ہے۔ اسے یہ فائل مجھے بھجوانی چاہئے
تھی۔ سنیک کلرز کا چیف بھی میں ہی ہوں"...... بلیک زیرو نے
ہنستے ہوئے کہا۔

" اس نے تو فائل تمہارے ہی پاس بھجوائی تھی لیکن اب کیا کیا
جائے قاصد راستہ بھول کر سرسلطان کی طرف جا نکلا"...... عمران
نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو آپ یہ چاہتے تھے کہ سرسلطان پر سنیک کلرز کی کارکردگی کی
دھاک بٹھائی جائے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے کہاں وہ ناک پر مکھی تو بیٹھنے نہیں دیتے دھاک کو کیسے
بیٹھنے دیں گے۔ اصل میں ایکریمیا کے چیف سیکرٹری ان کے دوست
ہیں اس لئے میں نے ان کے ذریعے یہ فائل ایکریمیا بھجوائی تھی تاکہ
اس پر سنجیدگی سے کام ہو سکے اور ویسے ہی ہوا"...... عمران نے
جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" اور سنیک کلرز کے اپنے مشن کا کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے
ہنستے ہوئے کہا۔

" بڑے اژدھا کو جوانا نے ہلاک کر دیا ہے جبکہ سانپ سنپولیوں
کے خاتمے کا کام سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ذمے لگا دیا گیا کیونکہ ٹاگورا
واقعی سنیکس کا مسکن بن چکا تھا۔ بہرحال اب وہاں سے تمام اڈے

ختم کر دیئے گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ کام تو پولیس کا ہوتا ہے۔ انٹیلی جنس کا تو نہیں ہو سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" فائل ڈیڈی کے پاس پہنچ گئی تھی اور اس میں درج تھا کہ ٹاگورا کے علاقے میں موجود ان اڈوں کے ذریعے اسلحے کی سمگلنگ کی جاتی ہے اور اسلحے کی سمگلنگ کو روکنا انٹیلی جنس کے دائرہ کار میں آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" مطلب ہے کہ قاصد ایک بار پھر راستہ بھول گیا اور فائل سر عبدالرحمن کے پاس پہنچ گئی"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" سپرنٹنڈنٹ فیاض ویسے تو پکڑائی دے ہی نہ سکتا تھا اور جو تفصیل ان اڈوں کی استاد کالو کے آفس سے ملی تھی اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ان کا خاتمہ واقعی ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن آپ نے یہ سب کچھ بالا ہی بالا کر دیا۔ کم از کم مجھے تفصیل تو بتا دیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے ماریا کے اغوا سے لے کر استاد کالو کے آفس میں جانے اور پھر وہاں ہونے والی تمام کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

" ماریا کا کیا ہوا۔ آپ نے یقیناً اسے زندہ چھوڑ دیا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ وہ ایسی بیماری میں مبتلا تھی کہ ایک بار خون اگر اس

کے جسم سے نکلنے لگ جائے تو اسے روکا نہیں جا سکتا تھا۔ میں نے بڑی کوشش کی حتیٰ کہ اسے ہسپتال تک پہنچانے کی بھی کوشش کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکی"...... عمران نے جواب دیا۔

" مطلب ہے کہ اس بار سنیک کلرز نے اپنے مشن کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کا مشن بھی سرانجام دے دیا۔ ٹاگورا کے سنیک بھی ختم کر دیئے اور بین الاقوامی تنظیم بلیک ماسک کا بھی خاتمہ کرا دیا۔ گڈ شو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہ صرف بلیک بلکہ وائٹ کا بھی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" وائٹ۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" منشیات کی سپلائی کرنے والی ایک اور تنظیم وائٹ روز بھی سامنے آئی تھی۔ اس کی تفصیلات بھی ایکریمیا پہنچا دی گئیں۔ نتیجہ یہ کہ بلیک ماسک کے ساتھ ساتھ وائٹ روز کا بھی خاتمہ کر دیا گیا اور اس طرح بلیک اینڈ وائٹ دونوں سنیک ختم ہو گئے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کا ناول

خاص نمبر

سی ٹاپ

مکمل ناول

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

سی ٹاپ ———

ایک انتہائی اہم پاکیشیائی سائنسی فارمولا۔ جو یورپ کی ایک مجرم تنظیم کے ہاتھ لگ گیا۔ پھر؟

سی ٹاپ ———

جس کو خریدنے کے لئے ایکریمیا' اسرائیل سمیت تمام سپر پاورز نے اس مجرم تنظیم سے مذاکرات شروع کر دیئے۔

ٹاسکو ———

ایک ایسی مجرم تنظیم جو عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں پر مشتمل تھی لیکن اہم سائنسی فارمولا فروخت کر رہی تھی۔ کیوں اور کیسے؟

سی ٹاپ ———

جس کے حصول کے مشن میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو باقاعدہ سودے بازی کرنا پڑی۔ کیوں؟

پاکیشیا سیکرٹ سروس ———

جس نے پاکیشیائی فارمولا کے حصول کے لئے مجرم تنظیموں سے لڑنے کی بجائے انہیں رقم دے کر فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کیوں؟

* کیا مجرم تنظیم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ طاقتور تھی۔ یا؟

بلیک سروس ———

ایک دوسری مجرم تنظیم جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے دوبار فارمولا حاصل کر لیا اور ہر بار پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو فارمولے کے حصول کے لئے رقم دینا پڑی۔ کیوں؟

سی ٹاپ ———

ایک ایسا فارمولا جس کے حصول کے لئے ایکسٹو نے بھی مجرم تنظیموں کو رقم دینے کی حمایت کر دی۔ کیوں؟ کیا ایکسٹو بے بس ہو گیا تھا؟

* وہ لمحات جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مجبوراً مجرم تنظیموں سے لڑنے کی بجائے ان سے سودے بازی کرنا پڑی۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشنز
* کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے فارمولا حاصل کر لیا ۔۔۔ یا ۔۔۔؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان